سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
اگست 2024ء/صفر المظفر 1446ھ
(دعوتِ اسلامی)
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
آنکھیں بند کر کے رضا کے پیچھے پیچھے چلتے جایئے اِن شاءَ اللہ الکریم غوثِ پاک کے دامن تک پہنچ جائیں گے اور غوثِ پاک اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں تک لے جائیں گے۔
مخلوقات میں غور و فکر کی قرآنی ترغیبات 4
بچت مگر کس چیز کی؟ 23
امامِ اہلِ سنّت کی مہارت علمِ حدیث کے دو پہلو 30
سفینۂ مدینہ کی یادیں 36
بچوں میں اسکرین کا بڑھتا ہوا رجحان 59

یرقان (Jaundice) کا روحانی علاج

یَاحَسِیْبُ

300 بار پڑھ کر پانی پر دَم کر کے 21 دن تک پلانے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم یرقان سے شِفا حاصِل ہو گی۔ (بیمار عابد، ص30)

(نوٹ: وظیفہ کے اوّل آخر میں تین تین بار دُرود شریف پڑھنا ہے)

نیند نہ آنے کا روحانی علاج

جس کو دَرد وغیرہ کے سبب نیند نہ آتی ہو تواُس کے پاس

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کثرت سے پڑھنے سے اُس کو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم نیند آجائے گی نیز اللہ ربُّ العِزّت کی رَحمت سے مریض جلد صحّت یاب بھی ہو جائے گا۔ (مریض کو پڑھنے کی آواز نہ جائے اِس کی احتیاط کیجئے۔ بیمار عابد، ص26)

قرض سے نجات کا عمل

ہر نماز کے بعد سات بار

سُوْرَۃُ قُرَیْش

پڑھ کر دعا مانگئے۔

پہاڑ جتنا قرض ہو گا تب بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم ادا ہو جائے گا۔ عمل تا حصولِ مراد جاری رکھئے۔ (فیضانِ رمضان (مرمم)، ص112)

(نوٹ: وظیفہ کے اوّل آخر میں تین تین بار دُرود شریف پڑھنا ہے)

گُمشُدہ کو بُلانے کا رُوحانی علاج

ایک بڑے کاغذ کے چاروں کونوں پر

یَاحَقُّ

لکھ کر آدھی رات کو یا کسی بھی وَقت دونوں ہاتھوں پر رکھ کر کھلے آسمان تلے کھڑے ہو کر دعا کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم یا تو گمشدہ فرد جلد واپَس آجائے گا یا اُس کی خبر مل جائے گی۔

(مدّت: تاحُصولِ مُراد - مینڈک سوار بچھو، ص21)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ
رنگین شمارہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
اگست 2024ء/صفر المظفر 1446ھ

جلد: 8 شمارہ: 08

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین و ملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

← قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
← ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
← ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

مخلوقات میں غور و فکر کی قراٰنی ترغیبات

(قسط:01)

مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی*

قراٰنِ کریم میں اللہ ربُّ العزّت کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ کا بیان کئی طرح سے ہوا ہے۔ اسی بیان کی تفہیم کے لئے کئی عقلی دلائل کے ذریعے مخلوقات میں غور و فکر کی دعوت بھی دی گئی ہے۔ مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کی اہمیت و ضرورت اور فوائد و ثمرات نیز غور و فکر نہ کرنے پر وعیدات کا بیان گذشتہ مضمون میں ہوا۔ ذیل میں اِس حوالے سے لکھا جارہا ہے کہ قراٰن کریم نے مخلوقات میں غور و فکر کرنے پر کس کس انداز میں ابھارا ہے؟ خاص طور پر منکرینِ قدرتِ الٰہی کو اللہ کے قادرِ مطلق ہونے کا یقین حاصل کرنے کے لئے جو مخلوقات کے مشاہدہ کی تلقین کی ہے، اس کا انداز کیا کیا ہے؟ یہاں یہ فرق واضح رہے کہ مخلوقات میں غور و فکر کرنے پر ابھارنا الگ موضوع ہے جبکہ مختلف مخلوقات میں سے ہر مخلوق کے بارے میں قراٰنی تعلیمات جاننا الگ موضوع ہے۔ ذیل میں ہمارا موضوع اوّل الذکر ہے۔

قراٰنِ کریم نے مختلف مخلوقاتِ الٰہی کے ذکر سے غور و فکر پر ابھارا ہے جن میں آسمان، زمین، نباتات، حیوانات، رات دن اور دیگر کئی مخلوقات شامل ہیں۔ ہم اسے 11 نکات کے تحت بیان کریں گے:

1. آسمان و زمین کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا۔
2. مراحلِ تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا۔
3. سایہ کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا۔
4. پرندوں کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا۔
5. زمین اور نباتات کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا۔
6. رات اور دن کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا۔
7. تخلیق و تقسیمِ رزق میں غور و فکر پر ابھارنا۔
8. نظامِ آب اور کھیتی کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا۔
9. اللہ کی قدرت و اختیارات میں غور و فکر پر ابھارنا۔
10. چوپایوں کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا۔
11. زمین و آسمان کی نعمتوں کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا۔

1 آسمان و زمین کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

قراٰنِ کریم نے کئی مقامات پر آسمان و زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرنے پر مختلف انداز میں ابھارا ہے، چنانچہ

سورۃُ الاعراف میں فرمایا:

﴿اَوَ لَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَیِّ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ(۱۸۵)﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو چیز اللہ نے پیدا کی ہے اس میں غور نہیں کیا؟ اور اس بات میں کہ شاید ان کی مدت نزدیک آگئی ہو تو اس (قرآن) کے بعد اور کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟[1]

یہ آیتِ مبارکہ واضح دعوتِ تفکر دے رہی ہے کہ کیا اللہ کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ کے منکر آسمانوں، زمین اور اللہ کریم کی دیگر مخلوقات میں غور نہیں کرتے، تاکہ وہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر اِستدلال کریں کیونکہ ان سب میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حکمت و قدرت کے کمال کی بے شمار روشن دلیلیں موجود ہیں۔

سورۂ یونس میں فرمایا:

﴿قُلِ انْظُرُوْا مَا ذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا ہے۔[2]

اس آیت میں بھی زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات پر غور و فکر کرنے پر ابھارا گیا ہے، گویا فرمایا گیا: غور کرو کہ آسمانوں اور زمین میں توحیدِ باری تعالیٰ کی کیا کیا نشانیاں ہیں، اوپر سورج اور چاند ہیں جو کہ دن اور رات کے آنے کی دلیل ہیں، ستارے ہیں جو کہ طلوع اور غروب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے۔ زمین میں پہاڑ، دریا، دفینے، نہریں، درخت نباتات یہ سب اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے اور ان کا خالق ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔[3]

کفارِ مکہ مرنے کے بعد جی اٹھنے کے منکر تھے، قراٰن کریم نے اس عقیدہ کو بہت بار اور کئی اسالیب سے بیان کرتے ہوئے غور و فکر پر ابھارا ہے، چنانچہ سورۂ بنی اسرائیل میں ہے:

﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا(۹۹)﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان لوگوں کی مثل بنا سکتا ہے اور اس نے ان کے لیے ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کیے۔[4]

سورۃُ الاَحقاف میں فرمایا:

﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ َۧ الْمَوْتٰىؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(۳۳)﴾

ترجمہ کنز الایمان: کیا انہوں نے نہ جانا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا قادر ہے کہ مُردے جِلائے (زندہ کرے) کیوں نہیں بے شک وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔[5]

عقیدۂ آخرت کے بارے میں غور و فکر پر ابھارنے کے لئے آسمان و زمین کی تخلیق پر غور کرنے کا فرمایا:

﴿اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ(۸)﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا اور بیشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہیں۔[6]

ان آیات میں زمین و آسمان کی تخلیق اور اس تخلیق سے عدم تھکاوٹ کا ذکر کرتے ہوئے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کی طاقت و قدرت کی جانب توجہ مبذول کروائی گئی ہے اور غور و فکر پر ابھارا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے کسی مثال کے بغیر پہلی بار میں آسمان اور زمین جیسی عظیم مخلوق بنا دی اور انہیں بنانے میں وہ ہر تھکاوٹ سے پاک ہے تو وہ خالق و مالک جب آسمان و زمین بنا سکتا ہے کیا وہ مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں جو کہ زمین و آسمان بنانے سے ظاہراً لوگوں کے اعتبار سے کہیں آسان ہے، کیوں نہیں، وہ ضرور اس پر قادر ہے۔[7]

زمین و آسمان کی تخلیقات میں غور و فکر کرنے اور اس سے نصیحت و بصیرت پانے والوں کو عقل مند فرمایا گیا ہے:

﴿اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَ زَیَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ(۶) وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ(۷) تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ(۸)﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسے بنایا اور سجایا اور اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں مضبوط پہاڑ ڈالے اور اس میں ہر بارونق جوڑا اگایا۔ ہر رجوع کرنے والے بندے کیلئے بصیرت اور نصیحت کیلئے۔[8]

یہاں کفار کو غور و فکر پر ابھارا گیا ہے کہ جب کافروں نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کیا اُس وقت کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا جس کی تخلیق میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں تاکہ وہ اس بات میں غور کرتے کہ ہم نے اسے کیسے اونچا اور بڑا بنایا اور ستونوں کے بغیر بلند کیا اور اسے روشن ستاروں سے سجایا اور اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں، کہیں کوئی عیب اور کمی نہیں۔ تو جو رب تعالیٰ اتنے بڑے آسمان کو بنا سکتا ہے اور ظاہری اسباب کے بغیر اسے بلند کر سکتا اور اس میں ستاروں کو روشن کر سکتا ہے اور اتنے طویل و عریض آسمان کو کسی شگاف اور نقص و عیب کے بغیر بنا سکتا ہے وہی رب تعالیٰ مُردوں کو دوبارہ زندہ کر دے تو اس میں کیا بعید ہے؟[9] اور کیا ان کافروں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے زمین کو پانی کی سطح پر اس طرح پھیلایا کہ پانی میں گھل کر فنا نہیں ہوتی ورنہ مٹی پانی میں گھل جاتی ہے اور زمین پر بڑے بڑے پہاڑ کھڑے کر دیئے ہیں تاکہ زمین قائم رہے اور اس میں ہر سبزے، پھلوں اور پھولوں کے جوڑے اُگائے جو دیکھنے میں خوبصورت لگتے ہیں تو جو رب تعالیٰ زمین کو پیدا فرما سکتا، پہاڑوں کے ذریعے اسے قائم رکھ سکتا اور اس میں نَشْوونما کی قوت پیدا کر سکتا ہے تو مُردوں کو دوبارہ زندہ کر دینا اس کی قدرت سے کہاں بعید ہے۔[10]

﴿اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاۙ(۱۵) وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا(۱۶)﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے؟ اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا۔[11]

اس آیت میں بھی بہت خوب دعوتِ تفکر ہے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا کہ وہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور دنیا والے اس کی روشنی میں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے گھر والے چراغ کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ سورج کی روشنی چاند کے نور سے مضبوط تر ہے۔[12]

ایک مقام پر اونٹ، آسمان، پہاڑ اور زمین کی تخلیق پر غور و فکر کرنے پر ابھارتے ہوئے فرمایا:

﴿اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ(۱۷) وَ اِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ(۱۸) وَ اِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ(۱۹) وَ اِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ(۲۰)﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے۔ اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے۔ اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے۔[13]

جنّتی نعمتوں اور قدرتِ الٰہی کے دیگر شاہکاروں کے منکرین کفار کو غور و فکر پر ابھارا کہ غور کریں اور سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں، اس کی قدرت سے جنّتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابلِ تعجب اور لائقِ انکار ہو سکتا ہے۔ کیا یہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا؟ آسمان کو کیسے ستونوں اور کسی سہارے کے بغیر اونچا کیا گیا، کیا انہوں نے پہاڑوں کو نہیں دیکھا جنہیں زمین میں نَصب کر دیا گیا کہ زمین کے لئے سہارا اور اس کے لئے میخوں کے قائم مقام ہیں۔ اگر یہ منکرین صاف دل سے سوچیں اور سچی نگاہ سے دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو فوراً تسلیم کریں۔

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

---

(1) پ9، الاعراف:185 (2) پ11، یونس:101 (3) تفسیر کبیر، 6/306، یونس، تحت الآیۃ:101-خازن،2/336،یونس، تحت الآیۃ: 101ملتقطاً (4) پ15، بنی اسرآءیل:99 (5) پ26، الاحقاف:33 (6) پ21، الروم:8 (7) صراط الجنان، 9/278 (8) پ26، قٓ:6تا8 (9) مدارک، ص1160،قٓ، تحت الآیۃ:6-روح البیان، 9/106،قٓ، تحت الآیۃ:6ملتقطاً (10) جمل،7/258،قٓ، تحت الآیۃ: 7-روح البیان، 9/107،قٓ، تحت الآیۃ:7ملتقطاً-صراط الجنان، 9/458 (11) پ29، نوح:15تا16 (12) مدارک، ص1284، نوح، تحت الآیۃ:15، 16-خازن، 4/313،نوح، تحت الآیۃ:15، 16- البحر المحیط،8/334،نوح، تحت الآیۃ:15، 16ملتقطاً (13) پ30، الغاشیۃ:17تا20۔

مسجد کو ٹھکانا بنانا

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ: جب کوئی مسلمان نماز اور ذکر کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ کریم اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے کسی غائب کے گھر والے اس کے آنے پر خوش ہوتے ہیں۔[1]

شرحِ حدیث

1 مسجد کو ٹھکانا بنانا: اس سے مراد مسجد میں حاضر ہونے کو اپنے اوپر لازم کرلینا ہے، یہ نہیں کہ مسجد میں اپنے لئے ایک جگہ خاص کرلی جائے کیونکہ ایک اور حدیث پاک میں اس سے منع کیا گیا ہے۔[2]

مِرقاۃُ المفاتیح میں ہے: مسجد کو ٹھکانا بنانے کے فضائل نماز اور ذِکرُ اللہ کے لئے ہیں نہ کہ دنیاوی اغراض و مقاصد اور نفسانی لذتوں کے لئے۔[3]

شرعی ضرورت کی وجہ سے جگہ خاص کرنا کیسا؟

حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ اس حدیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: مسجد میں اپنے لئے کوئی جگہ خاص کرلینا کہ اور جگہ نماز میں دل ہی نہ لگے مکروہ ہے، ہاں شرعی ضرورت کے لئے جگہ مقرر کرلینا جائز ہے، جیسے امام کے لئے محراب مقرر ہے اور بعض مسجدوں میں مُکبِّر (تکبیر کہنے والے) کے لئے امام کے پیچھے کی جگہ، انہیں بھی چاہئے کہ سنتیں اور نفل کچھ ہٹ کر پڑھیں، مسجد میں جس جگہ جو پہلے پہنچے وہاں کا وہی مستحق ہے۔ بعض سلاطین اسلامیہ خاص امام کے پیچھے اپنے لئے جگہ رکھتے تھے وہ معذوری کی بناء پر تھا کیونکہ اور جگہ انہیں جان کا خطرہ تھا۔ یہاں باقاعدہ ان کی حفاظت کا انتظام ہوتا تھا لہٰذا وہ اس حکم سے عذرًا مستثنٰی (یعنی مجبوری کی وجہ سے وہ حکمران اس حکمِ شرعی میں داخل نہیں) ہیں۔[4]

2 ربِّ کائنات کا خوش ہونا: ربِّ کریم کے خوش ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ کریم اس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور اسے بھلائی اور انعام و اکرام سے نوازتا ہے۔[5]

3 غائب سے مراد: غائب "غیب" سے بنا ہے اور غیب سے مراد وہ ہے جو آنکھوں سے اوجھل ہو، چاہے انسان کے دل میں موجود ہو یا نہ ہو۔[6] یہاں غائب سے مراد گمشدہ شخص

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

بھی ہو سکتا ہے اور دیر بعد ملنے والا بھی۔

شرح کا خُلاصہ: اللہ ربُّ العٰلمین مسجد میں کثرت سے حاضر رہنے والے مسلمان سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی انسان اپنے پیارے کو ایک عرصے بعد مل کر خوش ہوتا ہے۔ ربِّ کریم اپنے بندے سے راضی ہو کر انعام واکرام عطا فرماتا ہے۔

مسجد کی مرکزی اہمیت

اسلامی معاشرے میں مسجد کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ مسجد بنانے، اس کی دیکھ بھال اور خدمت کرنے، مسجد سے محبت کرنے، اس کی طرف چلنے، اس میں نماز ادا کرنے، اعتکاف کرنے اور دیگر عبادتوں کے بہت سے فضائل و فوائد احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں۔ ایک حدیث پاک میں ہے: بے شک کچھ لوگ مساجد کے ستون ہوتے ہیں، فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ غائب ہو جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں اور اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر انہیں کوئی حاجت در پیش ہو تو ان کی مدد کرتے ہیں۔[7]

مچھلی پانی میں

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ مؤمن مسجد میں ایسا ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی میں اور منافق ایسا جیسے چڑیا پنجرے میں۔ اسی لئے نماز کے بعد بلا وجہ فوراً مسجد سے بھاگ جانا اچھا نہیں، خدا توفیق دے تو مسجد میں پہلے آؤ اور بعد میں جاؤ، اور جب باہر رہو تو کان اذان کی طرف لگے رہیں کہ کب اذان ہو اور مسجد کو جائیں۔[8]

ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کو مسجد سے کتنی محبت ہوتی تھی اس کی چند جھلکیاں دیکھئے؛

40سال مسجد میں اذان سنی

حضرتِ سیّدُنا سعید بن مسیب رحمۃُ اللہ علیہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیّدُنا بُرد رحمۃُ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: 40 سال سے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اذان کے وقت حضرتِ سیّدُنا سعید بن مسیب رحمۃُ اللہ علیہ مسجد میں نہ ہوں۔[9]

کیا مسجد سے بہتر بھی کوئی جگہ ہے؟

حضرت سیدنا محمد بن منکدر رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا زیاد بن ابوزیاد رحمۃُ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھے اس طرح اپنے نفس کا محاسبہ فرما رہے تھے کہ بیٹھ جا! تو کہاں جانا چاہتا ہے، کیوں جانا چاہتا ہے؟ کیا مسجد سے بھی بہتر کوئی جگہ ہے جہاں تو جانا چاہتا ہے؟ دیکھ تو سہی! یہاں رحمتوں کی کیسی برسات ہے؟ جبکہ تُو چاہتا ہے کہ باہر جا کر کبھی کسی کے گھر کو دیکھے، کبھی کسی کے گھر کو![10]

عصر تا مغرب مسجد میں ٹھہرتے

حضرت سیدنا حسان بن عطیہ رحمۃُ اللہِ علیہ نمازِ عصر کے بعد مسجد میں ذِکرُ اللہ میں مشغول رہتے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جاتا۔[11]

مسجد میں حاضری کے ضمنی فوائد

مسجد میں حاضری کے بہت سارے ضمنی فوائد بھی ہیں، مثلاً: ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی رہتی ہے، سماجی رشتے مضبوط ہوتے ہیں، نئے تعلقات بنتے ہیں، صفائی پسندی کی تربیت ملتی ہے، گالم گلوچ، جھوٹ، غیبت جیسے بہت سے گناہوں سے بچنے کی مشق ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی حسبِ موقع، حسبِ حال ضمنی فوائد حاصل ہوتے ہیں جس سے ہماری معاشرتی زندگی بہتر ہوتی ہے۔

دورِ نبوی میں مسجد کی رونقیں

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاکیزہ دور میں مسجد کی رونقیں عروج پر تھیں کیونکہ کوئی مسلمان مسجد میں حاضری سے پیچھے نہیں رہتا تھا۔ باجماعت نمازیں ادا ہوتیں، تلاوتِ قراٰن کی جاتی، علمِ دین سکھایا جاتا، مجاہدین و مبلغینِ اسلام کے لشکر ترتیب پاتے، بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے والے مختلف وفود کو ٹھہرایا جاتا جہاں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے ملاقات فرمایا کرتے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شریعت سیکھنے کے لئے صحبتِ نبوی پایا کرتے تھے۔

رونق کیسے کم ہوئی؟

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دور تک 100 فیصد مسلمان نماز پڑھتے تھے۔ ان کا دور بہت سنہری دور تھا۔ پھر تابعین کا دور آیا اس میں بھی کثیر تعداد نماز پڑھتی تھی لیکن یہ زمانہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے جیسا نہیں تھا، اس کے بعد تبع تابعین کا زمانہ آیا یہ بھی پیارا دور تھا ان تین ادوار کو قُرُونِ ثَلَاثَہ کہا جاتا ہے ان میں مساجد آباد ہوتی تھیں فاسق اور گناہ گار کم تھے لیکن بعد میں جیسے جیسے دوری ہوتی گئی گناہوں کا سلسلہ بڑھتا گیا نمازیوں کی تعداد بھی کم ہوگئی اور مسلسل کم ہوتی جارہی ہے۔[12]

اب صورتِ حال یہ ہے کہ 2021ء کے ایک سروے کے مطابق دنیا میں تقریباً 3.6 ملین یعنی 36 لاکھ مساجد ہیں۔ (WEB: TRT Word) اور 2 ارب سے زائد مسلمان ہیں۔ (WEB:worldpopulationreview) لیکن بہت ہی کم مسلمان نمازِ باجماعت کے لئے مسجد میں پہنچتے ہیں حالانکہ آج کثیر مساجد میں ایئر کنڈیشن، ہیٹر اور وضو وغیرہ کیلئے جیسی جدید اور وسیع سہولتیں موجود ہیں ان کا ماضی میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا[13]

ہمارا شمار کن میں ہوتا ہے؟

ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے کہ ہمارا شمار مسجد جانے والوں میں ہوتا ہے یا نہ جانے والوں میں؟ اگر خدانخواستہ مسجد میں باجماعت نماز اور دیگر عبادتیں ہمارا معمول نہیں ہیں تو سُستی اور غفلت چھوڑ کر آج اور ابھی سے سنبھل جائیے، بلکہ اپنے گھر والوں اور آس پڑوس کو بھی نیکی کی دعوت پیش کیجئے کیونکہ مسجدیں ہماری ہیں، اگر ہم انہیں بارونق نہیں بنائیں گے تو کون بنائے گا! شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنا واقعہ بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا دعوتِ اسلامی بننے سے پہلے بھی نمازوں کی ترغیب دلانے کا معمول تھا۔ اس وقت میں نے ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کی اور نماز کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ میں فجر میں آپ کو جگانے کے لئے آؤں گا یا کسی کو بھیجوں گا چنانچہ جب ہم ان کے گھر جگانے کے لئے پہنچے تو وہ اسلامی بھائی پہلے ہی اپنے گھر کی بالکونی میں کھڑے ہمارا انتظار کر رہے تھے یعنی ہمارے جگانے سے پہلے ہی وہ جاگ چکے تھے۔ اس واقعے سے معلوم ہوا کہ ہم جس کو یہ کہیں کہ آپ کو جگانے کے لئے آئیں گے تو وہ نفسیاتی اثر ہونے کی وجہ سے بے چین ہوتا ہے کہ کہیں فلاں اسلامی بھائی مجھے جگانے آئیں اور میری آنکھ ہی نہ کھلے تو وہ کیا سوچیں گے؟ اسی وجہ سے وہ پہلے ہی اٹھ جاتا ہے۔[14]

قارئین! ہر کام کا طریقہ ہوتا ہے یہ سیکھنے کے لئے نمازی بنانے اور سنّتیں سکھانے والی انٹر نیشنل تنظیم "دعوتِ اسلامی" سے وابستہ ہوجائیے۔ دعوتِ اسلامی نے مسجد بھرو تحریک چلا رکھی ہے، یہ اکثر دینی کاموں کے لئے مساجد کا ہی انتخاب کرتی ہے۔ ہفتہ وار اجتماع، مدنی مذاکرہ، اجتماعی اعتکاف ہو یا نماز و دیگر شرعی مسائل سکھانے کے مختلف کورسز، مدنی قافلوں کی آمد و رفت اور ٹھہرنے کا انتظام بھی مسجد میں ہوتا ہے۔

مجھے مسجدوں سے دے الفت الٰہی!
کروں خوب تیری عبادت الٰہی!
یہ دل میرا مسجد میں لگ جائے یارب!
نہ سُستی ترے ذکر میں آئے یارب![15]

---

(1) ابن ماجہ، 1/438، حدیث:800 (2) شرح ابن ماجہ للسیوطی، ص360 (3) مرقاۃ المفاتیح، 2/385 (4) مرأۃ المناجیح، 2/87 (5) تیسیر شرح جامع صغیر، 2/347 (6) النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، 3/357 (7) مستدرک، 3/162، حدیث:3559 (8) مرأۃ المناجیح، 1/435 (9) حلیۃ الاولیاء، 2/186، رقم:1874 (10) ذم الھوٰی، ص55 (11) سیر اعلام النبلاء، 6/244 (12) دیکھئے: ملفوظاتِ امیر اہلسنّت، 2/440 (13) ڈاکٹر اقبال (14) ملفوظاتِ امیر اہلسنت، 2/441 (15) فیضانِ نماز، ص235، 236۔

(چوتھی اور آخری قسط)

حضرت سیّدُنا الیاس علیہ السّلام

مولانا ابو عبید عطّاری مَدَنی*

بادشاہ کے نام پیغام لوگوں نے بادشاہ کو کہا: تو نے (حضرت) الیاس کو قتل نہیں کیا تھا اس کی وجہ سے تم پر بعل ناراض ہو گیا ہے، بادشاہ نے جواب دیا: میں اپنے خدا کو خوش کروں گا۔ پھر بادشاہ نے اپنے 400 قاصدوں کو دوسرے باطل معبودوں کے پاس بھیجا کہ وہاں جاکر بیٹے کی صحت یابی کی سفارش کریں، جب یہ لوگ اس پہاڑ کے قریب پہنچے جہاں حضرت الیاس علیہ السّلام رہتے تھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پہاڑ سے اترنے کا حکم ہوا، آپ پہاڑ سے نیچے اتر آئے پھر جب ان لوگوں سے ملے تو فرمایا: مجھے اللہ نے بھیجا ہے اے لوگو! غور سے اللہ کریم کا پیغام سننا اور اپنے بادشاہ تک اس پیغام کو پہنچا دینا اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے "کیا تو نہیں جانتا کہ میں ہی بنی اسرائیل کا ایک خدا ہوں جس نے انہیں پیدا کیا انہیں رزق دیا میں ہی ان کو زندگی اور موت دیتا ہوں، تیری کم علمی اور جہالت نے تجھے اس بات پر ابھارا ہے کہ تو میرے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائے میں تیرے بیٹے کو ضرور موت دوں گا تاکہ تو جان لے کہ میرے علاوہ کوئی بھی کسی چیز کا مالک نہیں ہے" اللہ کا یہ پیغام سن کر آپ علیہ السّلام کا رعب و دبدبہ ان کے دلوں میں بیٹھ گیا آخر کار بادشاہ کے پاس واپس پہنچے اور اسے بتایا: حضرت الیاس پہاڑ سے اتر کر نیچے آئے تھے قد لمبا اور بدن دبلا پتلا تھا کھال کھردری اور خشک تھی[1] اون کا جبہ پہنا ہوا تھا جبکہ ایک چادر سینے پر لٹکی ہوئی تھی ان کا رعب و دبدبہ ہمارے دلوں پر چھا گیا ہماری زبانیں گنگ ہو گئیں وہ اکیلے تھے اور ہم بہت زیادہ لیکن پھر بھی ہم نہ ان سے بات کرنے پر قادر ہو سکے اور نہ ان سے نظر ملا پائے پھر حضرت الیاس کا پیغام بادشاہ کو سنا دیا۔

بادشاہ کا مکر و فریب بادشاہ کہنے لگا: اب کوئی مکر و فریب کر کے حضرت الیاس کو قید کرنا پڑے گا، لہٰذا بادشاہ نے 50 انتہائی طاقتور لوگوں کو منتخب کیا اور مکر و فریب سکھا کر بھیج دیا، یہ لوگ اس پہاڑ پر پہنچے اور سب الگ الگ ہو گئے پھر حضرت الیاس کو پکارنے لگے: اے اللہ کے نبی! ہمارے سامنے آجایئے ہم اور ہمارا بادشاہ آپ پر ایمان لا چکا ہے قوم آپ کو سلام کہہ رہی ہے آپ کے رب کا پیغام ہم تک پہنچ چکا ہے، ہم آپ کی نیکی کی دعوت کو قبول کرتے ہیں ہمارے پاس تشریف لایئے آپ رب کے رسول اور نبی ہیں ہمارے پاس آکر ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیجئے ہم آپ کی فرمانبرداری کریں گے آپ جن باتوں سے روکیں گے ہم رُک جائیں گے۔ یہ لوگ اسی طرح مکر و فریب کرتے ہوئے حضرت الیاس کو تلاش کرتے اور پکارتے رہے۔

فریب کا پردہ چاک ہوا آپ علیہ السّلام نے ان لوگوں کی باتیں سنی تو آپ کے دل میں ان لوگوں کے ایمان لانے کی امید پیدا ہو گئی، آپ نے اللہ سے دعا کی: اے اللہ! اگر یہ لوگ سچے ہیں تو تُو

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

مجھے اجازت عطا فرما کہ میں ان کے سامنے آجاؤں، اگر یہ جھوٹے ہیں تو مجھے ان سے چھٹکارا دے اور ان پر آگ پھینک کر انہیں جلا دے۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور ایک آگ ان سب پر نازل ہوئی جس نے انہیں جلا کر راکھ بنادیا۔(2)

بادشاہ کی دوسری چال بادشاہ کو ان سب کے مرجانے کی خبر پہنچ گئی لیکن اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آیا اور مکر و فریب کی دوسری چال چلی جس سے آپ علیہ السّلام کو اپنی قید میں لاسکے، بادشاہ نے پھر سے 50 زیادہ طاقتور اور مضبوط افراد لئے اور انہیں فریب کا طریقہ سمجھا کر پہاڑ کی جانب بھیج دیا، یہ لوگ پہاڑ کے قریب پہنچ کر بکھر گئے اور آپ کو تلاش کرتے ہوئے کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہم پہلے والے لوگ نہیں ہیں پہلے والے تو منافق تھے وہ ہم سے اور آپ سے حسد رکھتے تھے ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے تھے اگر ہمیں ان کے بارے میں معلومات ہوتیں تو ہم انہیں خود اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیتے اللہ نے ان کو ان کی بری نیتوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ہمارا اور آپ کا ان سے بدلہ لے لیا۔

چال الٹی ہوگئی آپ علیہ السّلام نے ان کی باتیں سنی تو پھر اللہ کی بارگاہ میں وہی دعا کی: اے اللہ! اگر یہ لوگ سچے ہیں تو تُو مجھے اجازت عطا فرما کہ میں ان کے سامنے آجاؤں، اگر یہ جھوٹے ہیں تو مجھے ان سے چھٹکارا دے اور ان پر آگ پھینک کر انہیں جلا دے، اللہ نے ان پر آگ برسادی جس سے یہ سب بھی جل بھن گئے۔ دوسری جانب بادشاہ کے بیٹے کی تکلیف اور بڑھ گئی۔

بادشاہ کا نیا جال بادشاہ کو جب خبر ملی کہ اس کے بھیجے ہوئے آدمی پھر سے ہلاک کر دیئے گئے تو اس کا غصہ اور بڑھ گیا اس نے خود حضرت الیاس کی تلاش میں نکلنا چاہا لیکن بیٹے کی بیماری کے سبب رک گیا، آخر کار مکر و فریب کا نیا جال بنتے ہوئے اس نے حضرت الیاس پر ایمان لائے ہوئے ایک مومن کی طرف توجہ کی اور اسے یقین دلاتے ہوئے کہا: حضرت الیاس کے پاس جاؤ اور کہو کہ بادشاہ اور قوم نے توبہ کرلی ہے اور شرمندہ ہیں اور یہ بھی کہو کہ ہم اپنے باطل معبودوں کو چھوڑ چکے ہیں ہماری توبہ اسی وقت سچی ہوگی جب حضرت الیاس ہمارے پاس آئیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے اور وہ باتیں بتائیں گے جن سے ہم اللہ کو راضی کر سکیں، ہم اپنے معبودوں سے الگ ہو رہے ہیں جب حضرت الیاس آئیں گے تو وہی اپنے ہاتھوں سے ان معبودوں کو آگ لگائیں گے۔ اس کے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنے معبودوں سے الگ ہو جائیں۔(3)

حضرت الیاس شاہی دربار میں وہ مسلمان مرد پہاڑ پر چڑھ گیا اور حضرت الیاس کو آوازیں دیں، حضرت الیاس علیہ السّلام نے اس مسلمان مرد کی آواز کو پہچان لیا اور دل میں اس سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا، اللہ کی طرف سے وحی آئی: اپنے نیک بھائی کے پاس جاؤ اور اس سے ملاقات کرلو، چنانچہ آپ اس مسلمان کے سامنے ظاہر ہوگئے سلام اور خیر خیریت پوچھنے کے بعد فرمایا: کیا خبر ہے؟ مسلمان مرد نے کہا: ظالم بادشاہ اور اس کی قوم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے مجھے ڈر ہے کہ اگر اکیلا جاؤں گا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے اب آپ مجھے حکم دیجئے کہ میں کیا کروں، اکیلا چلا جاؤں اور قتل ہو جاؤں یا پھر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ کے ساتھ رہنے لگ جاؤں؟ آپ علیہ السّلام پر وحی نازل ہوئی: اس مرد کے ساتھ چلے جاؤ، بادشاہ کے نزدیک اس کا عذر قابلِ قبول ہو جائے گا، میں بادشاہ کے بیٹے کی تکلیف کو بڑھادوں گا بادشاہ کسی اور کی طرف توجہ نہ کر پائے گا اور اس کے بیٹے کو بری موت دوں گا پھر تم وہاں مت رکنا اور واپس آجانا، آپ علیہ السّلام اس مسلمان مرد کے ساتھ چل دیئے جب بادشاہ کے سامنے پہنچے تو اللہ کریم نے بادشاہ کے بیٹے کی تکلیف کو بڑھا دیا پھر اسے موت کے شکنجے میں جکڑ دیا، بادشاہ اور اس کے سب درباریوں کی توجہ حضرت الیاس علیہ السّلام سے ہٹ گئی یوں آپ اللہ کی رحمت سے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے اور اس مسلمان مرد کی جان بھی بچ گئی۔(4)

بی بی متّی نے نبی کی خدمت کا شرف پایا پھر پہاڑ پر رہتے ہوئے آپ کو کافی وقت گزر گیا تو آپ پہاڑ سے نیچے تشریف لائے اور بنی اسرائیل کی ایک متّی نامی مومنہ عورت کے گھر پہنچے، یہ مومنہ عورت

حضرت یونس علیہ السّلام کی والدہ تھیں، جس دن حضرت الیاس علیہ السّلام ان کے گھر پہنچے اسی دن حضرت یونس علیہ السّلام کی پیدائش ہوئی، بی بی متّٰی نے حضرت الیاس کی خدمت گزاری اور عزت و تکریم میں کوئی کمی نہ چھوڑی، 6 مہینے تک حضرت الیاس نے (بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سے چھپ کر) بی بی متّٰی کے گھر پر قیام فرمایا، پھر آپ نے پہاڑوں پر جانا پسند فرمالیا۔[5]

حضرت یونس کو نئی زندگی ملی حضرت الیاس علیہ السّلام پہاڑوں پر تشریف لے گئے اس کے کچھ دنوں بعد حضرت یونس علیہ السّلام کا انتقال ہو گیا والدہ بی بی متّٰی بڑی غمگین ہو گئیں آخر کار حضرت الیاس کی تلاش میں نکل گئیں، پہاڑوں میں گھومتی رہیں اور اللہ پاک کے نبی حضرت الیاس کو ڈھونڈتی رہیں یہاں تک کہ ایک دن آپ علیہ السّلام کو پالیا، عرض گزار ہوئیں: میرے بیٹے یونس کا انتقال ہو گیا ہے اور میرے کوئی اور اولاد نہیں ہے آپ رب سے دعا کیجئے کہ وہ میرے بیٹے کو زندہ کر دے اور میری مصیبت کو ٹال دے، میں نے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر رکھا ہے اور ابھی تک دفنایا نہیں ہے، آپ نے فرمایا: اللہ کی جانب سے مجھے جس بات کا حکم ملتا ہے میں وہی کرتا ہوں اور تمہارے بیٹے کے لئے دعا کا مجھے حکم نہیں ملا، یہ سن کر ممتا کی ماری بی بی متّٰی بہت زیادہ رونے لگیں اور گڑ گڑانے لگیں، یہ دیکھ کر آپ نے پوچھا: تمہارا بیٹا کب مرا تھا؟ متّٰی بی بی نے جواب دیا: سات دن ہوئے ہیں۔ آپ علیہ السّلام متّٰی بی بی کے ساتھ چل دیئے سات دن تک چلنے کے بعد ان کے گھر پہنچے، حضرت یونس کے انتقال کو اب 14 دن گزر چکے تھے، اللہ کے پیارے نبی حضرت الیاس نے وضو کیا پھر نماز پڑھی اور اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا کی تو دعا کی برکت ظاہر ہوئی اور حضرت یونس زندہ ہو گئے، آپ علیہ السّلام پھر سے پہاڑوں پر تشریف لے گئے۔[6]

حضرت یسع کو جانشینی عطا ہوئی جب قوم نے اپنے عہد کو توڑا اور کفر کو نہ چھوڑا اور اپنی گمراہی سے منہ نہ موڑا بلکہ شیطان سے ہی اپنا تعلق جوڑا تو حضرت الیاس نے قوم پر عذاب لانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دی، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور فرمایا: فلاں دن کا انتظار کرو، وہ آئے تو فلاں جگہ چلے جانا وہاں ایک چیز تمہارے پاس آئے گی اس پر سوار ہو جانا، جب مطلوبہ دن آیا تو حضرت الیاس حضرت یسع کو ساتھ لے کر اسی مخصوص جگہ پہنچ گئے جہاں پہنچنے کا حکم دیا گیا تھا، وہاں ایک سرخ رنگ کا گھوڑا آیا آپ اس گھوڑے پر سوار ہو گئے گھوڑا آپ کو لے کر چل پڑا، پیچھے سے حضرت یسع علیہ السّلام نے پکارا: میرے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضرت الیاس علیہ السّلام نے اپنی چادر حضرت یسع کی طرف اچھال دی، یہ اس بات کی علامت تھی کہ حضرت یسع اب (زندہ بچ جانے والی) قوم بنی اسرائیل میں حضرت الیاس کے جانشین ہوں گے[7] حضرت یسع علیہ السّلام کو آپ کے بعد نبوت عطا کی گئی۔[8]

قوم کو سزا ملی اللہ تعالیٰ نے بادشاہ آجاب اور اس کی قوم پر ان کے ایک دشمن (بادشاہ) کو مسلط کر دیا، بادشاہ اور اس کی قوم کو احساس بھی نہ ہو سکا کہ دشمن فوج نے انہیں گھیر لیا ہے بادشاہ کو ایک باغ میں قتل کر دیا گیا اور اس کا مردہ جسم اسی جگہ پڑا رہا یہاں تک کہ جسم گل سڑ گیا اور ہڈیاں بکھر گئیں۔[9]

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضرت الیاس علیہ السّلام غار میں 10 سال تک روپوش رہے پھر اللہ پاک نے اس بادشاہ کو ہلاک کر دیا اور اس کی جگہ نیا بادشاہ مقرر فرمایا، آپ نئے بادشاہ کے پاس تشریف لائے اور اسے اللہ واحد پر ایمان لانے کی دعوت دی تو اس نے ایمان قبول کر لیا اور اس کی قوم کا ایک بڑا حصہ ایمان لے آیا دس ہزار لوگ ایمان نہیں لائے بادشاہ نے ان سب کو قتل کروادیا۔[10]

حضرت الیاس ابھی تک حیات ہیں ایک قول کے مطابق آپ (آخری وقت میں) بیمار ہوئے تو رونے لگے اللہ کی طرف سے وحی آئی: دنیا سے جدا ہونے پر رو رہے ہو یا مرنے کی گھبراہٹ ہے یا آگ کا خوف ہے، آپ نے عرض کی: تیری عزت و جلال کی قسم! اس وجہ سے نہیں رو رہا، میری گھبراہٹ تو اس وجہ سے ہے کہ میرے بعد تیری حمد کرنے والے بندے تیری حمد و تعریف کریں گے اور میں تیرا ذکر نہیں کر سکوں گا، میرے بعد روزہ رکھنے والے

روزہ رکھیں گے میں نہیں رکھ سکوں گا، نماز پڑھنے والے نماز پڑھیں گے میں نہیں پڑھ سکوں گا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے الیاس! میری عزت و جلال کی قسم! میں تمہیں اس وقت تک کی زندگی دیتا ہوں جب تک کہ میرا ذکر کرنے والا کوئی باقی نہ رہے یعنی قیامت تک۔[11]

وفات حضرت الیاس علیہ السّلام جنگلوں اور میدانوں میں گشت فرماتے رہتے ہیں اور پہاڑوں اور بیابانوں میں اکیلے اپنے رب کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور آخری زمانے میں وفات پائیں گے۔[12]

بعض خوش نصیب حضرات حضرت سیدنا الیاس علیہ السّلام کی زیارت سے شرف یاب ہوجاتے ہیں اور آپ سے فیض بھی پاتے ہیں، دو واقعات ملاحظہ کیجئے:

نکاح کرلو ایک شخص سیر و سیاحت میں رہتا تھا کہ اس کی ملاقات حضرت الیاس علیہ السّلام سے ہوئی تو آپ نے اسے نکاح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: نکاح نہ کرنے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ تم نکاح کرلو۔[13]

ابدال کی تعداد علامہ حافظ ابنِ عساکر شافعی (سالِ وفات:571) نے اپنی کتاب تاریخِ ابنِ عساکر میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک شخص وادی اردن میں جارہا تھا کہ وادی میں اس نے ایک اجنبی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اس پر دھوپ میں ایک بادل نے سایہ کر رکھا تھا، اس شخص کو یقین گزرا کہ یہ حضرت الیاس علیہ السّلام ہیں، اس شخص نے سلام کردیا اجنبی نے نماز سے فارغ ہوکر اس کے سلام کا جواب دیا، اس نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم کرے! آپ کون ہیں؟ اجنبی نے کوئی جواب نہیں دیا، اس شخص نے دوبارہ وہی سوال کیا تو اجنبی نے جواب دیا: میں الیاس نبی ہوں، یہ سنتے ہی اس شخص پر کپکپی طاری ہوگئی اور اسے خدشہ ہوا کہ اب اس کی عقل زائل ہوجائے گی، اس نے عرض کی: میرے لئے دعا کردیں کہ میری یہ حالت صحیح ہوجائے تاکہ آپ سے فائدہ حاصل کرسکوں، حضرت الیاس علیہ السّلام نے اللہ کریم کو 8 مختلف ناموں سے پکارا تو وہ شخص پہلی حالت پر آگیا، اب اس شخص نے آپ علیہ السّلام سے کچھ سوالات کئے جن کے جوابات آپ نے کچھ یوں عطا فرمائے:

سوال: کیا آج تک آپ پر وحی نازل ہوتی ہے؟

جواب: جب سے نبی آخر الزمان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری ہوئی ہے وحی نہیں آئی۔

سوال: کتنے انبیاءِ کرام حیات ہیں؟

جواب: چار! میں اور حضرت خضر زمین پر جبکہ حضرت ادریس اور حضرت عیسیٰ آسمانوں میں علیہم السّلام۔

سوال: کیا آپ کی حضرت خضر علیہ السّلام سے ملاقات ہوتی ہے؟

جواب: ہاں! ہر سال عرفات اور منیٰ میں۔

سوال: آپ دونوں کے درمیان کیا گفتگو ہوتی ہے؟

جواب: میں ان سے کچھ آگاہی لیتا ہوں وہ مجھ سے کچھ آگاہی لیتے ہیں۔

سوال: ابدال کتنے ہیں؟

جواب: 60، ملک مصر کے بالائی علاقوں سے نہرِ فرات کے کنارے تک 50 ہیں، 7 عرب کے شہروں میں، 2 مصیصہ میں جبکہ ایک ابدال انطاکیہ شہر میں ہیں، ان کے وسیلہ سے بارش برسائی جاتی ہے دشمنوں پر غلبہ دیا جاتا ہے اللہ پاک نے ان کے ذریعے دنیا کا نظام قائم رکھا ہے، (جب ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہونے لگتا ہے تو اللہ کسی اور کو اس کی جگہ مقرر فرمادیتا ہے، پھر) جب اللہ دنیا کو ختم کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو ان تمام ابدالوں کا ایک ساتھ انتقال ہوجائے گا۔[14]

---

(1) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14/17 (2) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14/18 (3) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14/18 تا 19 (4) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14/20 ملخصاً (5) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14/20 (6) تفسیر بغوی، 4/33، الصّٰفّٰت: 123 (7) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14/23 ملخصاً (8) مستدرک، 3/470، حدیث: 4175 (9) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14/23 (10) البدایۃ والنہایۃ، 1/443 (11) الجامع لاحکام القرآن، قرطبی، 8/85، الصّٰفّٰت: 123 (12) عجائب القرآن، ص 294۔ مستدرک، 3/470، حدیث: 4175۔ زرقانی علی المواہب، 7/403 ملخصاً (13) اتحاف، 6/116 (14) تاریخ ابن عساکر، 9/215۔ اتحاف، 6/117، بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب، 1/164۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی وضاحت

سوال: اِس شعر کی وَضاحت فرمادیجئے۔

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص245)

جواب: اِس شعر میں دو جگہ لفظِ "توڑا" اِستعمال ہوا ہے اور دونوں جگہ اِس کا معنیٰ الگ الگ ہے۔ پہلے مِصرعے میں لفظِ "توڑا" سے مُراد "اَشرفیوں کی تھیلی" ہے، پہلے کے دور میں رَقم تھیلیوں میں رکھی جاتی تھی اور گدا کا معنیٰ "فقیر، بھیک مانگنے والا۔" دوسرے مِصرعے میں لفظِ "توڑا" سے مُراد "کمی" ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو بھی مانگنے والا بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں خیرات لینے کے لئے حاضر ہوتا ہے تو اُسے بھر بھر کر خیرات دی جاتی ہے کہ یہ نور کی سرکار ہے اِس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، جیسے بلب کی روشنی ہے کہ کوئی آکر اس کی روشنی میں بیٹھ کر چلا جائے تو اس کے آنے اور چلے جانے سے بلب کی روشنی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

(مدنی مذاکرہ، 9ربیع الاول شریف 1442ھ)

2 اپنی مادری زبان میں دُعا مانگنا کیسا؟

سُوال: کیا اپنی مادری زبان، جیسے پشتو وغیرہ میں دُعا کرسکتے ہیں؟ یا عَرَبی میں دُعا مانگی جائے تبھی قَبول ہوتی ہے؟

جواب: دُعا اپنی زبان میں کی جاسکتی ہے۔ اور اِنسان اپنے قلبی جذبات زیادہ صحیح طریقے سے اپنی زبان ہی میں بیان کرپاتا ہے، کیونکہ ہر شخص کو عَرَبی نہیں آتی۔ ہاں قراٰن و حدیث میں آنے والی دُعائیں جنہیں "دُعائے ماثُورہ" کہا جاتا ہے وہ بھی حُصولِ بَرَکت کے لئے پڑھنی چاہئیں۔

(مدنی مذاکرہ، 17 محرم شریف 1442ھ)

3 قُربانی کا گوشت ماہِ صَفَر میں اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: کیا قُربانی کا گوشت صَفَر شریف میں اِستعمال کرسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! قُربانی کا گوشت سارا سال اِستعمال کرسکتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ڈاکٹروں کے نزدیک گوشت اِستعمال کرنے کی مُدّت الگ ہے۔ بعض ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ "کوئی سا بھی گوشت ہو، 10 یا 15 دِن تک کھالینا چاہئے۔" ہوسکتا ہے کہ یہ رائے سُوکھے ہوئے گوشت کے بارے میں نہ ہو، کیونکہ پہلے تو گوشت سکھالیا جاتا تھا، بلکہ اب بھی سُوکھا ہوا گوشت کھایا جاتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 17 محرم شریف 1442ھ)

4 کام کے وقت مزدور کا سونا کیسا؟

سُوال: اگر کام کے وقت میں مزدور کی آنکھ لگ جائے تو کیا

کٹوتی کروانا ضروری ہے؟

جواب: جتنے وقت کا اجارہ کیا گیا ہو اس وقت میں درمیانی رفتار سے کام کرنا ضروری ہے، البتہ عام طور پر ایک گھنٹا وقفہ دیا جاتا ہے اس دوران کھانا بھی کھا سکتے ہیں، نماز بھی پڑھ سکتے ہیں اور اگر وقت بچے تو آرام بھی کر سکتے ہیں، لیکن اگر کام کے وقت کے دوران عرف سے ہٹ کر سو جائے تو مالک اگر چاہے تو معاف کر سکتا ہے ورنہ مالک کو اس کی اطلاع کر کے کٹوتی کروانی ہوگی۔ (مدنی مذاکرہ، 8ربیع الاول شریف1442ھ)

5 دکان پر "اُدھار مانگ کر شرمندہ نہ کریں" لکھنا کیسا؟

سُوال: بعض دُکانوں پر یہ جملہ لکھا ہوتا ہے "اُدھار مانگ کر شرمندہ نہ کریں" یا "اُدھار محبت کی قینچی ہے" یہ لکھنا کیسا؟

جواب: اس طرح کے جُملے لکھنا مناسب نہیں، کاروبار میں عُموماً اُدھار کا لین دین رہتا ہے، ہو سکتا ہے یہ جُملے لکھنے والا بھی کسی نہ کسی کو اُدھار دے دیتا ہو۔ ضرورت مند کو قرض دینا اسلامی اُخُوّت (یعنی بھائی چارہ) و مَحَبّت اور عُمدہ اَخلاق میں سے ہے اور یہ عمل ثواب سے خالی نہیں اور تنگ دست مقروض کو مُہلَت دینا واجب ہے اور مُہلت دینے والے کو صدقے کا ثواب بھی مِلتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 11ربیع الاول شریف1442ھ)

6 نماز میں آیۃُ الکرسی پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا نماز میں آیۃُ الکرسی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: بالکل پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ بھی قراٰنِ پاک کا حصّہ ہے۔ نماز میں قراٰنِ پاک پڑھنے کا جو طریقہ کار ہے اس کے مطابق پڑھ سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 14ربیع الاول شریف1442ھ)

7 غسل میت کے بعد میت کے ناک کان میں روئی رکھنا کیسا؟

سُوال: میت کو غسل دینے کے بعد اس کی ناک اور کان میں روئی رکھی جاتی ہے، کیا یہ ضروری ہے؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: (میت کو) نہلانے کے بعد اگر ناک، کان، منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں۔

(بہارِ شریعت، 1/ 816- مدنی مذاکرہ، 14ربیع الاول شریف1445ھ)

8 قراٰنِ کریم دیکھ کر پڑھنا افضل ہے

سُوال: قراٰنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل کیوں ہے؟

جواب: قراٰنِ کریم دیکھ کر پڑھنا اس لئے افضل ہے کہ یہ پڑھنا، دیکھنا اور ہاتھ سے چھونا بھی ہے اور یہ سب عبادت ہیں۔ (دیکھئے: بہارِ شریعت، 1/ 550) دیکھ کر پڑھنے میں غلطی کا خطرہ بھی کم ہو جاتا ہے کیونکہ زبانی پڑھنے میں بسا اوقات انسان کو شُبہ لگ جاتا ہے اور وہ کہاں سے کہاں نکل جاتا ہے۔ نیز لوگوں کے سامنے زبانی پڑھنے میں ریاکاری میں مبتلا ہونے کا خدشہ بھی ہے کہ لوگ حافظ صاحب کہیں گے جبکہ زبانی پڑھنے کے مقابلے میں دیکھ کر پڑھنے میں ریاکاری کا امکان کم ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 21ربیع الاول شریف1445ھ)

9 کیا مرحوم والدین کا خواب میں نہ آنا ناراضی کی علامت ہے؟

سُوال: مرحوم والدین خواب میں نہ آئیں تو کیا یہ ان کی ناراضی کے سبب ہے؟

جواب: نہیں یہ کوئی ناراضی کی علامت نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 6ربیع الآخر شریف1445ھ)

10 نماز میں کوئی واجب چھوٹ جائے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر نماز میں کوئی واجب چھوٹ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اگر نماز میں بھولے سے کوئی (نماز کا) واجب چھوٹ جائے تو آخر میں سجدہ سہو کرنے سے نماز دُرست ہو جاتی ہے، اگر جان بوجھ کر ایسا کیا ہو تو اب سجدہ سہو سے نماز دُرست نہیں ہوگی بلکہ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔

(دیکھئے: بہارِ شریعت، 1/ 708- مدنی مذاکرہ، 13ربیع الآخر شریف1445ھ)

دَارُالاِفْتَاء اَھلِسُنَّت

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 دعائے قنوت کے لئے رکوع سے قیام کی طرف پلٹنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی شخص وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے، اور رکوع میں یاد آئے کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی، تو اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اگر اس نے کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھ لی اور پھر رکوع کر کے نماز مکمل کی اور آخر میں سجدہ سہو کر لیا، تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کوئی شخص وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں جا کر یاد آئے تو اب اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ قنوت پڑھنے کے لیے دوبارہ کھڑا نہ ہو اور نہ ہی رکوع میں قنوت پڑھے بلکہ قنوت پڑھے بغیر نماز مکمل کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ اگر اس نے کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھ لی اور پھر رکوع کر کے نماز مکمل کی، تو اس صورت میں وہ گنہگار ہو گا اور ان وتروں کا اعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا واجب ہو گا، چاہے اس نے آخر میں سجدہ سہو کیا ہو، یا نہ کیا ہو؛ کیونکہ اس صورت میں اس نے دوبارہ رکوع کرنے کی وجہ سے قصداً سجدہ میں تاخیر کی اور قصداً رکن کی تاخیر کی وجہ سے نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے، سجدۂ سہو کافی نہیں ہوتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 اجیر پر چھٹی یا تاخیر کا مالی جرمانہ لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض تعلیمی اداروں اور فیکٹریوں میں ایسا ہوتا ہے کہ اگر کوئی اجیر ہفتہ یا سوموار کی چھٹی بغیر اطلاع کے کرے تو اس کی دو دن کی کٹوتی کی جاتی ہے، اسی طرح اگر کلاس میں تین منٹ سے زیادہ تاخیر سے گئے یا حاضری کے وقت سے دو یا تین منٹ لیٹ ہوئے اور ایسا ایک ماہ میں چار مرتبہ ہوا تو پورے ایک دن کی تنخواہ کاٹ لی جاتی ہے۔ ادارے کا یہ کٹوتی کرنا اور ان شرائط پر اجارہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت کے مطابق کسی بھی ادارے یا فیکٹری والوں کا ایک چھٹی پر دو دن کی کٹوتی کرنا، یا چند منٹوں کی تاخیر پر پورے دن کی تنخواہ کاٹ لینا، ظلم و ناجائز و گناہ ہے کہ یہ مالی جرمانے کی صورت ہے اور مالی جرمانہ منسوخ ہے جس پر عمل حرام ہے۔ نیز معاہدے میں یہ شرائط رکھنا بھی ناجائز ہے جس سے معاہدہ ہی فاسد ہو جائے گا اور لازم ہو گا کہ اس معاہدے

* شیخ الحدیث و مفتی
دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

کو ختم کر کے ناجائز شرائط کو حذف کریں اور نئے سرے سے معاہدہ کریں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 کیا حفظِ قرآن کی منت کو پورا کرنا واجب ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے منت مانی کہ میرا کام ہو گیا، تو میں قرآن پاک حفظ کروں گا۔ پھر وہ کام ہو گیا، تو اب اس منت کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں منت واجب نہیں ہو گی اور اسے پورا کرنا لازم نہیں ہو گا کیونکہ مکمل قرآن کا حفظ فرض کفایہ ہے اور جو عمل پہلے ہی سے فرض عین یا فرض کفایہ ہو اس کی منت ماننے سے منت لازم نہیں ہوتی البتہ حفظِ قرآن نہایت اعلیٰ عبادت ہے تو اسے پورا کرنا بہت عمدہ اور احسن ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 گھر کے در و دیوار پر جانداروں کی تصاویر لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ گھروں میں زینت و آرائش کے لیے دیواروں پر شیر، گھوڑوں، اور دوسرے جانوروں کی تصاویر لگاتے ہیں، جن میں ان جانوروں کی شکلیں واضح ہوتی ہیں، کیا ایسی تصاویر لگانا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گھروں میں دیواروں پر جانوروں کی ایسی تصاویر لگانا کہ جس میں ان کی شکلیں واضح ہوں، ناجائز و گناہ اور گھر میں رحمت کے فرشتے آنے سے مانع (رکاوٹ) ہے کیونکہ دیواروں پر کسی جاندار کی تصویر لگانا، اس تصویر کی تعظیم ہے اور شریعت مطہرہ نے کسی جاندار کی تصویر بنانے، بنوانے اور اس کو بطورِ تعظیم رکھنے کو حرام فرمایا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

5 کئی طوافوں کے بعد آخر میں سب کی نمازِ طواف پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں گزشتہ دنوں عمرے پر گیا، وہاں میں نے ایک رات لگاتار کئی طواف کیے لیکن ہر ایک کے بعد نمازِ طواف کرنے کی بجائے آخر میں ہر طواف کی الگ الگ دو رکعتیں ادا کر لیں۔ رہنمائی فرمائیں کہ میرا یوں نماز طواف ادا کیے بغیر لگاتار کئی طواف کرنا کیسا تھا اور وہ طواف درست ہوئے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کردہ صورت میں آپ کا سارے طوافوں کی نماز آخر میں ادا کرنا مکروہ تنزیہی تھا، البتہ طواف درست ہو گئے۔

اس مسئلہ کی تفصیل:

اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، خواہ وہ طواف فرض، واجب، سنت یا نفل ہو، البتہ طواف کے فوراً بعد نمازِ طواف پڑھنا واجب نہیں، لیکن سنت یہ ہے کہ مکروہ وقت نہ ہو (یعنی جس وقت میں نفل نماز پڑھنا جائز ہو) تو فوراً نماز پڑھے، اگر کسی شخص نے چند طواف ایک ساتھ کر لئے اور درمیان میں ہر ایک کی نماز نہ پڑھی، تو ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے، البتہ طواف ہو گئے اور جتنے طواف کئے، غیر مکروہ وقت میں سب کی الگ الگ دو رکعت نماز کی ادائیگی لازم ہے، لیکن اگر ایسے وقت میں طواف ختم کرے کہ وہ وقت مکروہ ہو، تو اب دوسرا طواف کرنا بلا کراہت جائز ہے، جتنے طواف اس وقت کرے گا، غیر مکروہ وقت میں سب کی نماز الگ الگ پڑھے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کام کی باتیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے 6 جون 2024ء کو جامعاتُ المدینہ و مدارسُ المدینہ کے اساتذہ و طلبۂ کرام کے درمیان سنّتوں بھرا تربیتی بیان فرمایا، اس بیان کے اہم نکات ملاحظہ کیجئے:

1 تعلیم سے زیادہ تربیت اہم ہے، معاشرے میں لاکھوں تعلیمی ادارے قائم ہیں پھر بھی بے حیائی، غصہ، طلاق، ناچاقی اور جھگڑے ہو رہے ہیں، کیونکہ تربیت کی کمی ہے۔ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زندگی کا بڑا وقت صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی تربیت پر صَرف فرمایا ہے۔

2 جب کسی کے گھر جائیں تو اجازت لے کر داخل ہوں اور اپنی نظروں کی حفاظت کرتے ہوئے دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے پرہیز کریں، کیونکہ اگر نگاہ بھٹک گئی تو بندہ بھٹک جاتا ہے۔ ہاں اگر کوئی آپ کو اپنے ساتھ لے کر گیا ہے تو اب اجازت کی حاجت نہیں۔

3 نگاہوں کا آوارہ پَن انسان کو آوارہ کر سکتا ہے، لہٰذا اپنی آنکھوں کو آوارَگی سے بچائیں۔

4 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب کسی کے گھر جاؤ تو تین مرتبہ اجازت طلب کرو۔ اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جاؤ۔ (بخاری، 4/170، حدیث: 6245)

گھر میں داخلہ مانگنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ گھر والوں پر باہر والے کی فوراً نظر نہ پڑے۔

5 اپنی سوچوں کو بھٹکنے سے بچائیں اور ان کو شریعت کے دائرے میں بند رکھیں۔

6 ہمارے رویے اور عادتیں ہی ہماری پہچان ہوتی ہیں۔

7 ہمارا آنا جانا، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، ہر چیز میں ایک انداز ہونا چاہئے جو آپ کی پہچان بن جائے۔

8 کسی سے آپ کی پہلی ملاقات آپ کا 70 فیصد تعارف پیش کرتی ہے۔

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

9 جب بچہ بڑا ہو جائے تو والدین کے کمرے میں بھی اجازت لے کر جائے۔

10 اگر کسی سے فون پر بات کر رہے ہوں تو اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے کال نہ کاٹیں کہ یہ مروت کے خلاف ہے اور اختلافات بڑھا سکتا ہے۔

11 لوگ آپ کی عمر کے مطابق نہیں بلکہ آپ کے علم کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں، لہٰذا آپ کے انداز سے محسوس ہونا چاہئے کہ آپ تعلیم یافتہ ہیں۔

12 اپنا مقام ایسا بنائیں کہ کوئی آپ سے بات کرے تو اسے یہ محسوس ہو کہ میں کسی اہلِ علم سے بات کر رہا ہوں۔

13 اچھے اخلاق کی یہ پہچان ہے کہ کوئی آپ کو پتھر مارے تو آپ اسے پھل دیں (یعنی اسے معاف کر دیں) کہ پتھر اسی درخت پر مارا جاتا ہے جو پھل دار ہوتا ہے۔

14 بعض لوگ ایسے حساس اور بہترین تربیت والے ہوتے ہیں کہ کھانے کے وقت میں کسی کے گھر نہیں جاتے۔

15 جو جس ذمہ داری کا اہل ہے اس کو وہی ذمّہ داری دی جائے۔

16 اگر آپ کو کسی موقع پر بولنے کا وقت دیا گیا ہے تو مختصر الفاظ میں اپنی بات ختم کر دیں۔

17 ہمیں رونا نہیں ہے، ہمیں امت کے آنسوؤں کو صاف کرنا ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون 2024ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بنتِ ذوالفقار علی عطّاری (فیصل آباد) 2 ڈاکٹر عاصم عطّاری (سرائے عالمگیر) 3 فصیح الدین (خان بیلہ)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 حضرت سیدنا الیاس علیہ السّلام 2 ایک لاکھ سے زائد صحابۂ کرام۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ● بنتِ نعیم فاروق (سمبڑیال) ● محمد عیان (گوجرانوالہ) ● بنتِ عبد القدیر (ٹنڈو جام) ● بنتِ حامد (خوشاب) ● بنتِ نذیر (اسلام آباد) ● عبد الجبار عطّاری (پاکپتن) ● احمد رضا (فیصل آباد) ● بنتِ منظور احمد عطّاریہ (صادق آباد) ● بنتِ محبت (میانوالی) ● اُمِّ عبد الوہاب (ڈسکہ، سیالکوٹ) ● شہزاد رضا عطّاری (اٹک) ● بنتِ محمد انور (حاصل پور)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون 2024ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد عیان (سیالکوٹ) 2 عبد الرحمٰن (خان بیلہ) 3 ربیع بن صبیح (کراچی)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 جنتی جانور، ص 54 2 حروف ملایئے، ص54 3 بیت بازی کا مقابلہ، ص58 4 آواز کی بلندی، ص55 5 سالانہ چھٹیوں میں بچّے کیا کریں، ص59۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ● محمد شاہ زیب (واہ کینٹ) ● احمد علی عطّاری (بہاول پور) ● بنتِ ارشاد (کراچی) ● بنتِ ظفر (جہلم) ● محمد اویس (ڈی آئی خان) ● گل محمد (حیدرآباد) ● صہیب احمد (راولپنڈی) ● بنتِ محمد اسلم (لاہور) ● بنتِ سرفراز احمد (گوجرانوالہ) ● بنتِ محمد عرفان (کراچی) ● بنتِ غلام حسن (عمر کوٹ)۔

اِصلاحِ خلق اور اصولِ ہدایت

مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

خَلق کی اصلاح کے لئے خصائلِ رذیلہ (یعنی بری عادتوں) اور افعالِ قبیحہ سے باز رکھنے اور خراب عادات اور بُرے اطوار کو مٹا ڈالنے کی تدبیریں ضروری ہیں جب تک یہ نہ ہو تو اُس وقت تک انسان مکارمِ اخلاق و محاسنِ صفات کے ساتھ متصف نہیں ہو سکتا اور دنیا کی عملی حالت اوجِ خوبی پر نہیں پہنچ سکتی۔

اصلاحِ خلق کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسے مقدس نفوس پیدا کئے ہیں جو خود ذمائم صفات و قبائح افعال (بُرے کاموں) سے بالکل پاک ہیں اور اُن کی لوحِ فطرت پر کوئی بھی دھبہ نہیں ہے۔ اس گروہ کو "انبیا" اور ان کی اس طہارت کو "عصمت" کہتے ہیں۔ اس گروہِ پاک انبیاء کی تعلیم بہت گہرے، عمیق اور موثر اصولِ ہدایت پر مبنی ہوتی ہے بلکہ ان کی تعلیمات سے بداہت و حکمت کے اُصول دریافت کئے اور جانے جاتے ہیں۔

بد عملی کو روکنے کے لئے اُس کے مقدمات پر گرفت کرنا اور ان کو ممنوع ٹھہرانا، اس بدی کے اِنسِداد (روک تھام) کی بہترین تدبیر بلکہ ضروری امر ہے اور دنیا کی قومیں اس پر عامل بھی ہیں کہ جس چیز کو وہ روکنا چاہتے ہیں پہلے اُس کے مقدمات کی بندش کر لیتے ہیں۔ اگر مقدمات کی بندش نہ کی جائے تو پھر کسی چیز کا روکنا سہل اور آسان نہیں ہے۔ (بندہ) ایک دیوار کو گرنے سے بچانے والا پُشتہ (دیوار کو گرنے سے بچانے والی سپورٹ) بناتا ہے، پانی کے جمع ہونے کی بندش کرتا ہے، اُس کے گزرنے کا راستہ ٹھیک کر دیتا ہے، تب دیوار قائم اور مضبوط رہتی ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے اور پانی بنیاد میں جاتا رہے تو پھر دیوار کسی امداد سے بھی قائم نہیں رہ سکتی۔

حکومتوں کو باغیوں سے خطرہ ہوتا ہے تو اس کے لئے پہلے سے حفاظتی تدبیریں کی جاتی ہیں۔ خلافِ قانون مجمع روکے جاتے ہیں۔ تقریروں اور تحریروں پر احتساب قائم ہوتا ہے۔ خفیہ ریشہ دوانیوں (سازشوں) کا تجسس کیا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو بغاوت کے مواد بڑھتے بڑھتے ایسی قوت کے ساتھ سامنے آئیں کہ پھر ان کو زیر کرلینا حکومتوں کے لئے دُشوار ہو جائے اور جن حکومتوں نے اس کی طرف سے تغافل کیا ہے اُن کا انجام یہی ہوا کہ وہ تباہ ہو گئیں۔ امراض سے بچنے کے لئے پہلے سے صفائی کے انتظامات کیے جاتے ہیں۔ خطرناک امراض کے لیے پہلے سے ٹیکے لگا دیئے جاتے ہیں اور جسموں میں قبولِ مرض کی صلاحیت تا بہ مقدار نہیں چھوڑی جاتی اور جس چیز سے بھی مرض پھیلنے یا اس کے ترقی کرنے کا اندیشہ ہو اس کو دفع کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے طاعون کی بیماریوں کو محفوظ رقبوں میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔

غرض دنیا میں حفظِ ماتقدم کی تدابیر نہایت عاقلانہ وحکیمانہ فعل مانا جاتا ہے اور جس چیز کی حفاظت منظور ہوتی ہے۔ اُس کے اسباب و مقدمات کی بندش کی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو پیش آنے

والے اُمور کی کوئی سبیل باقی نہ رہے اور جو شخص ایسی تدابیر سے غافل رہے وہ اربابِ خرد (اہلِ عقل) کے نزدیک نادان، سفیہ (بے وقوف)، نافہم کہلانے کا مستحق ہے۔

ہادیوں (یعنی ہدایت کی دعوت دینے والوں) کی نظر اعتقاد، اخلاق و اعمال پر ہوتی ہے اور ان کی توجہ ان سب کو فساد سے محفوظ رکھنے پر ہوتی ہے۔ اعمال کے لئے کچھ مقدمات ہوتے ہیں، جو انسان کے لئے ان کے ارتکاب کا باعث ہوتے ہیں اور باوجود عمل کی برائی اور اُس کے قبح سے واقف ہونے کے بھی وہ امور آدمی کو فعلِ بد کا شوق دلاتے ہیں اور طبیعت کو دَم بہ دَم اُس کی طرف کھینچتے ہیں جو ہادی افعال قبیحہ کا انسداد کرنا چاہتا ہے اُس کے لئے باقتضائے حکمت لازم ہے کہ پہلے وہ مقدماتِ فجور کو روک دے۔ اگر ایسا نہ کیا تو قبائح افعال کے روکنے میں کامیابی ہرگز نہ ہو سکے گی۔

مثلاً زنا ایک فعلِ بد ہے، نہایت قبیح ہے، اس کی قباحت پر تمام عالم کے ہر ملت و مذہب کے لوگ متفق ہیں بلکہ لَا مذہب بھی جو کوئی ملت نہیں رکھتے مگر ذرا سی عقل و شائستگی ان میں ہے وہ بھی اس کو نہایت قبیح جانتے ہیں حتّٰی کہ جانوروں میں بھی جو طبیعتِ سلیمہ رکھتے ہیں، وہ اپنے جوڑے کے سوا دوسرے کی طرف التفات (توجہ) نہیں رکھتے۔ نسلوں کا استحفاظ (نسلوں کی حفاظت)، خاندانوں کی بقاء قوموں کی حفاظت اس پر منحصر ہے کہ حرام کاری معدوم کر دی جائے۔ زنا انسان سے حیا و غیرت کی بہترین صفت کو دور کر دیتا ہے اور اُس کے نفس کو نہایت بے شرم اور ناپاک بنا دیتا ہے۔ اس سے بہت سی خون ریزیاں ہوتی ہیں اور یہ ایک جرم بے شمار جرموں کے ارتکاب کا باعث ہو جاتا ہے۔ زنا سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے اُس کی زندگی کس قدر صعوبتوں (مشکلات) کا شکار ہوتی ہے۔ نہ اُس کا کوئی باپ ہے نہ وہ کسی کو باپ بتا سکتا ہے۔ نہ اپنے نسب کو کسی کی طرف منسوب کر سکتا ہے۔ نہ شفقتِ پدری و تربیتِ آبائی و خاندانی کا فیض اسے حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ تمام عمر دنیا کی نگاہوں میں حقارت و ذلت کے ساتھ بسر کرتا ہے۔ زنا کی برائیاں اس سے بہت زیادہ ہیں کہ کسی مختصر تحریر میں ضبط کیا جا سکے اور زیادہ تفصیل کی حاجت بھی نہیں ہے کیوں کہ اس فعلِ قبیح کے شرمناک عیب اور بدترین جرم ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہے۔ اور بالاعلان کوئی شخص بھی اس کو اچھا کہنے والا نہیں۔

تو جب دنیا نے تسلیم کر لیا کہ یہ بدترین عیب ہے، نہایت قبیح جرم ہے، اور نسلِ انسانی کی حفاظت و بقا اور فسادوں کا دفع اور طبیعتوں کی طہارت اور انسان کی روحانی ترقی، اس کے انسداد پر موقوف ہے تو ہادی کے لئے ضروری ہوا کہ وہ ایسے فعل کے انسداد میں پوری توجہ صَرف کرے اور اس کو روکنے کی تمام تدابیر کام میں لائے تو اب یہ دیکھنا ہے کہ اس کے محرکات کیا کیا ہیں؟

اور کون سے اعمال و اشغال ایسے ہیں جو انسان کو ایسے فعلِ قبیح کے ارتکاب پر ابھارتے ہیں جو فعل بھی اُس کا مُمِد و مُعین (مددگار) ہو سکتا ہو اس کا روک دینا، زنا کے روکنے والے کے لئے بہ مقتضائے حکمت ضروری ہو گا۔ اس لیے اطبائے روحانی اور ان کے سردار یعنی انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے تمام مقدماتِ فجور کو ممنوع فرما دیا۔ گانا بجانا، ولولہ انگیز عاشقانہ نظمیں موسیقی کے آلات و انداز میں ادا کرنا مہیج شہوات ہے۔ حرام کاری کی روکنے والی شریعت اُس کو کب گوارا کر سکتی ہے! اس لیے اس قسم کا راگ اور باجا جو شہوت انگیز ہو ممنوع فرمایا گیا۔ تصویروں کے ذریعہ سے بے حیائی اور بے حجابی اور بدفعلی کے ذوق پیدا کئے جاتے ہیں اگرچہ تصویروں میں اور مفاسد بھی ہیں مگر تصویر کو ممنوع کر دینے سے فجور کے ایک بہت بڑے مقدمہ کی بندش ہو گئی۔ عورتوں کی بے حجابی، ان کا بے پردہ سامنے آنا، دل پسند وضع اور لباس میں مردوں کے سامنے رونما ہونا بالیقین بلکہ قوائے شہوانیہ میں ہیجان پیدا کرتا ہے، حرام کاری، فتنے فساد کا باعث ہے۔ عورت اور مرد دونوں کے جذبات اس سے خراب ہو جاتے ہیں اور نفسِ شہوت پرست کو مبتلائے معصیت ہونے کے بہت سے موقع ہاتھ آتے ہیں۔ اس لئے جس ہادی کو حرام کاری کا بند کرنا منظور ہے اُس نے پردہ لازم کیا۔ زمانوں کے بدلنے سے حالات بھی کچھ بدل جایا کرتے ہیں جس زمانے میں انسان سادہ زندگی کے عادی تھے، طبیعتوں میں شرم و حیا تھی، عورتیں

موٹا اور تمام جسم کو ڈھکنے والا لباس پہنتی تھیں۔ باوجود اس کے جن موقعوں پر مرد ہوں، وہاں سے بچتی تھیں، بے پڑھی تھیں، عشقی قصے کہانیاں ناول سننے دیکھنے کا انہیں کوئی موقع نہ تھا، اس وقت پردہ اتنا ضروری نہ تھا جس قدر آج ضروری ہے۔ اگر دنیا کی قومیں اور دوسری ملتیں بھی زناکاروکنا ضروری سمجھتیں اور اس کے انسداد کا قصد رکھتیں، تو یہ تمام چیزیں جو ذکر کی گئیں وہ انہیں بھی روکنی ہی پڑتیں۔

مگر آج دیکھا جارہا ہے کہ عورتوں کو بے قید، بے باک، بے شرم، بے حیاء، شوخ بنانے ہی پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ ان کی حرص و شہوت کو ابھارنے والے تمام آلات کام میں لائے جاتے ہیں۔

اسی طرح لڑکوں کی ایسی فساد انگیز تربیت کی جاتی ہے، برہنہ تصویریں، بے حیائی کی تصویریں، بدکاریوں کی تصویریں پھیلائی جاتی ہیں، عورتوں کا لباس نیم برہنگی تک تو عام کیا جاچکا ہے، اور زمانے کی موجودہ رفتار بتارہی ہے کہ اس حیاسوز وحشت کا وقت بھی دور نہیں ہے جب عورتیں جانوروں سے زیادہ بد شعوری کے ساتھ برہنہ پھرا کریں گی۔ تعلیم کے حیلوں سے انہیں پردہ دار مکانوں کی حفاظت سے نکالا جاتا ہے۔ قسم قسم کے گانے سننے کا موقع دیا جاتا ہے۔ گراموفون (ریکارڈ پلیئر) کے ریکارڈوں میں بہت حیاسوز اور شہوت انگیز نظموں کے گانے بھرے جاتے ہیں اور وہ عورت مرد سب سنتے ہیں۔ سنیما (کیبل اور انٹرنیٹ کے ذریعے فلموں، ڈراموں وغیرہ) میں عشقی سانگ (Song) اور فاسد جذبات پیدا کرنے والے مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ ناول جس زبوں حالت کو پہنچ گئے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ ان تمام کاموں کی حمایت وہی کرتے ہیں جو شہوت پرستی میں اندھے ہو گئے ہیں اور حرام کاری کے لئے موقع تلاش کرتے رہتے ہیں۔

شریعت کے حامی جو حرام کاری کو روکنا چاہتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ تمام مفاسد کا سدِّ باب کریں لیکن ان کی یہ پاک کوششیں شہوت پرستوں کو اپنے مقصد میں خلل اندازی نظر آتی ہیں اور وہ ان کی جان و آبرو کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج یورپی ہواؤں میں پرورش پانے والا بے قید طبقہ کُل کا کُل علماء کا دشمنِ جان ہو گیا ہے اور رات دن علماء کے شکوے، شکایت اور ان کی بدگوئی کو اس دشمنِ حیاوانسانیت گروہ نے اپنا وظیفہ بنالیا ہے۔ اخبار ہیں تو ان میں علماء پر تبرّا بھرا ہوا ہے۔ (میڈیا، سوشل میڈیا اور) مجلسیں ہیں تو ان میں علما پر سَب و شتم کیا جارہا ہے مگر فرضِ ہدایت ادا کرنے والے کو اس کی کوئی پروا نہیں ہے اور وہ اپنے فرض کی ادائیگی میں سرگرم و مستعد ہیں جو مسلمان غیرت و ناموس کو عزیز رکھتے ہیں اُن کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی آبرو بچانے کے لئے ان مفاسد کو مٹانے میں اپنی تمام طاقتیں صرف کر دیں۔ عورتوں کے پردہ کا اہتمام بہت بلیغ ہونا چاہئے۔ سنیما دیکھنے سے ہر شخص کو احتراز لازم ہے۔ گراموفون (اور دیگر آلات سے میوزک) سننا چھوڑ دو۔ اگر ایسا نہ کیا تو انسانی شرافت اور شرعی حرمت کی حفاظت نہ ہو سکے گی۔

تعلیم کی آڑ میں بھی عورتوں کو بے پردہ کرنے کے لئے سرمستانِ شہوت (شہوت میں مَست) بہت کوشش کر رہے ہیں مسلمان ان مغالطوں سے بچیں اور ان دشمنانِ ملت و حمیت کے ہتھکنڈوں کو پہچانیں، اور انجام کار پر نظر ڈالیں اور اس بلائے عام کو دور کریں اور علمائے دین کے ساتھ ارتباط و عقیدت بڑھائیں اور ان کے احکام کے سامنے سر جھکائیں۔ کبھی غور کریں کہ سنیما اور گراموفون وغیرہ محرکات شہوت بہیمت سے مسلمانوں کو کتنا نقصان پہنچ چکا؟ ان کی کتنی دولتیں بے کار، ضائع ہو چکیں۔ کتنا روپیہ روز مرہ لٹ رہا ہے، کیسے فاسد افعال اور بُرے اخلاق پیدا ہو رہے ہیں۔ مزدور طبقہ اور چھوٹی چھوٹی حیثیت کے لوگ اپنی تمام مزدوری ان لغویات میں برباد کر دیتے ہیں اور ان کے گھر والے اور بچے فاقہ اور تنگی کی مصیبتیں اٹھایا کرتے ہیں۔ ان کی عقلوں پر افسوس ہے!!!

جوان تباہی انگیز طوفانوں کو ترقی کہتے ہیں اور ایسے مفسدات کے رواج دینے میں سعی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت فرمائے کہ مسلمانوں کو بالکل تباہ کر ڈالنے سے وہ اپنی غلطی پر متنبہ ہو جائیں۔ آمین (مقالاتِ صدر الافاضل، ص588 تا 593 ملتقطاً)

بچت مگر کس چیز کی؟

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

بچت (Saving) کا لفظ آپ نے بہت مرتبہ سنا ہو گا عموماً بچت کا تعلق صرف روپے پیسے کے ساتھ سمجھا جاتا ہے کہ مال کی بچت، رقم کی بچت، روپے پیسے کی بچت! پھر مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ بچت کرنے کے بعد جو رقم بچے گی وہ ہماری ضروریات اور سہولیات میں استعمال ہو گی۔ اس طرح کی بچت کے سینکڑوں طریقے ہیں جو ٹپس، وی لاگز، بلاگز، موٹیویشنل لیکچرز کی صورت میں سوشل میڈیا اور میڈیا میں بکھرے پڑے ہیں۔ ذاتی تجربات اور تجربہ کار لوگوں سے میل ملاقات بھی انسان کو مالی بچت کے طریقے (Ways to save money) سکھا دیتی ہے، یہ الگ بات ہے کہ وہ ان طریقوں پر عمل کرتا ہے یا نہیں!

بچت کے حیران کر دینے والے طریقے

بعض لوگ تو بچت کے ایسے حیران کن طریقے استعمال کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے جیسے پُل یا پہاڑی بلندی سے اُترتے وقت گاڑی یا رکشہ وغیرہ کا انجن بند کر دینا تاکہ فیول کم خرچ ہو اور کچھ پیسے بچ جائیں، پریشر کُکر میں کھانا بنانا کہ جلدی بنے گا اور گیس کم خرچ ہو گی جس سے بل کم آئے گا، بجلی کی استری کے بجائے اسٹیل وغیرہ کی پلیٹ گیس کے چولہے پر گرم کر کے یا گیس والی استری سے کپڑے پریس کر لینا کہ گیس کا بل بجلی کے مقابلے میں کافی کم ہوتا ہے یوں کچھ رقم بچ جائے گی۔ اس طرح کے انوکھے معاملات (Strange cases) شاید آپ کے ارد گرد بھی ہوتے ہوں۔

بہر حال! روپے پیسے کی بچت (جس سے شریعت منع نہ کرتی ہو اس) میں حرج نہیں بلکہ اچھی نیت ہو گی تو اس پر ثواب ملے گا، اِن شآءَ اللہ۔ لیکن بچت کی یہی ایک قسم نہیں بلکہ اور بھی اقسام ہیں جیسے توانائی کی بچت، صحت کی بچت، تعلقات کی بچت، عزت و وقار کی بچت! مگر اس تحریر میں مجھے اس بچت پر بات کرنی ہے جو بہت ہی ضروری ہے لیکن اس کی طرف بہت ہی کم لوگوں کی توجہ ہوتی ہے! اور وہ ہے "وقت کی بچت"!

وقت مال سے زیادہ قیمتی ہے

وقت اور مال کا تقابل (Comparison) کیا جائے تو وقت کئی اعتبارات سے مال پر فوقیت (Priority) رکھتا ہے جیسے مال کسی کے پاس کم ہوتا ہے کسی کے پاس زیادہ جبکہ وقت کے 24 گھنٹے ہر شخص کو برابر ملتے ہیں، خرچ یا ضائع ہونے یا ڈکیتی وغیرہ میں مال چھن جانے کے بعد دوبارہ بھی حاصل کیا جاسکتا ہے جب کہ وقت ایک مرتبہ خرچ یا ضائع ہو جانے کے بعد اس کا ایک سیکنڈ یا منٹ کسی بھی قیمت پر دوبارہ نہیں ملتا۔ غور کیجئے! جب ہم کم قیمتی چیز کی بچت کے لئے بہت زیادہ کوششیں (Efforts) کرتے ہیں تو اس سے قیمتی شے وقت کی بچت کے لئے اس سے کہیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہماری دنیا اور آخرت کے معاملات سنور جائیں! ہمارے پیارے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک فرمان سے اس حوالے سے راہنمائی لی جاسکتی ہے، چنانچہ

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

پانچ کی پانچ سے پہلے قدر کرو

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ (چیزوں) کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو: 1 بڑھاپے سے پہلے جوانی کو 2 بیماری سے پہلے تندرُستی کو 3 فقیری سے پہلے اَمیری کو 4 مصروفیت سے پہلے فرصَت کو اور 5 موت سے پہلے زندگی کو۔[1]

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیث شریف کے اس حصے "فرصت کو مشغولیت سے پہلے غنیمت جانو" کے تحت فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اس دنیاوی فرصت کو قیامت کی ان ہولناکیوں میں پڑنے سے پہلے ہی غنیمت (Seize) سمجھو جن کی پہلی منزل قبر ہے۔[2]

ہمارا حیران کن رویہ

ہماری اکثریت دو قسم کے نقصانات میں حیران کر دینے والا رویہ (Attitude) ظاہر کرتی ہے؛ ایک یہ کہ اگر کوئی چور ہمارا مال چرا لے، ڈکیٹ موبائل، بائیک یا گاڑی اور پیسے چھین لے، دھوکے باز فراڈ سے ہماری رقم ہتھیا لے، قبضہ گروپ ہماری زمین یا مکان پر قبضہ کرلے تو ہمیں بڑا صدمہ ہوتا ہے اور ان لوگوں کو ہم ہرگز ہرگز ہرگز اپنا دوست، خیر خواہ اور ہمدرد نہیں سمجھتے جبکہ اس کے برعکس (Opposite) اگر کوئی فالتو اور بے کار قسم کا شخص ہمارا وقت چھین لے یا ضائع کردے کہ ہم سے خوامخواہ کی بحثیں کرے، ملاقات کو مختصر رکھنے کے بجائے جانے کا نام نہ لے، ہمیں فضول مجلس (Sitting) میں بٹھائے رکھے تو ہمیں اس کا کوئی صدمہ نہیں ہوتا بلکہ روزانہ کی بنیاد پر وقت ضائع کرنے والے ہمارے دوستوں میں شامل ہوتے ہیں۔ حالانکہ مال کا نقصان جلد یا دیر سے پورا ہو سکتا ہے لیکن جو وقت ایک مرتبہ چلا گیا وہ واپس نہیں آتا۔

وقت کی بچت کہاں سے سیکھیں؟

بچت کا بنیادی اصول (Basic principle) یہ ہے کہ اس چیز کو ضائع ہونے سے بچایا جائے اور سوچ سمجھ کر خرچ کیا جائے۔ اس کے لئے نہ کرنے کے کاموں اور فضول دوستیوں سے پرہیز لازم ہے کیونکہ جو اپنے وقت کی قدر نہیں کرتا وہ دوسروں کے وقت کی کیا قدر کرے گا؟ یہ حقیقت بھی ہمارے پیشِ نظر ہونی چاہئے کہ کوئی دوسرا ہمارے وقت کو بچانے نہیں آئے گا ہمیں خود ہی کچھ کرنا ہوگا۔ اب رہا یہ سوال کہ وقت کی بچت کا تفصیلی طریقہ کہاں سے سیکھیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وقت کی انمول دولت بچانے کے طریقے بھی انہی ذرائع (Sources) سے سیکھے جاسکتے ہیں جن سے مال کی بچت کے طریقے سیکھتے ہیں یعنی بُکس، وی لاگز، بلاگز، موٹیویشنل لیکچرز، ذاتی تجربات اور تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کرنا۔

ہمارے اسلاف (دینی بزرگ [Pious predecessors]) وقت کے حوالے سے کتنے حساس (Sensitive) تھے اس کی صرف دو جھلکیاں دیکھئے؛ چنانچہ

قراٰنِ کریم کی پچاس آیتوں کی تلاوت

حضرت داؤد طائی رحمۃُ اللہِ علیہ روٹی پانی میں بھگو کر کھالیتے تھے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "جتنا وقت لقمے بنانے میں صرف ہوتا ہے، اتنی دیر میں قراٰنِ کریم کی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہوں۔"[3]

40 سال سے روٹی نہیں کھائی

حضرتِ شیخ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: میں نے شیخ علی بن ابراہیم جرجانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس پسے ہوئے ستو (Sattu) دیکھے، میں نے پوچھا: آپ ستو کے علاوہ اور کچھ کیوں نہیں کھاتے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے کھانا چبانے اور ستو پینے میں 70 تسبیحات کا اندازہ لگایا ہے، چالیس سال ہوئے میں نے روٹی کھائی ہی نہیں تاکہ ان تسبیحات کا وقت ضائع نہ ہو۔[4]

اللہ پاک ہمیں بھی وقت کی ایسی قدر اور اس کی بچت کا شعور عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) شعب الایمان، 7/263، حدیث: 10248 (2) التیسیر شرح جامع الصغیر، 1/177 (3) تذکرۃ الاولیاء، 1/201 - احیاء العلوم، 5/143 (4) مکاشفۃ القلوب، ص 37۔
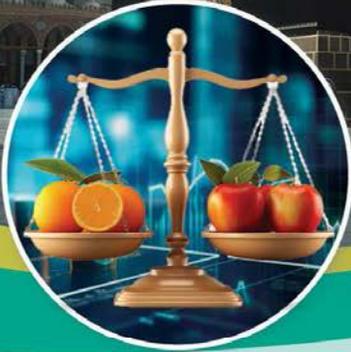
سایۂ عرش دلانے والی نیکیاں (قسط 01)

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

متعدد احادیثِ مبارکہ میں مختلف اعمال کی بنیاد پر کئی لوگوں کو روزِ قیامت سایۂ عرش نصیب ہونے کی خوشخبری بیان کی گئی ہے آیئے! دیکھتے ہیں کہ وہ کون کون خوش نصیب لوگ ہیں تاکہ ہم خود کو بھی ان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنا

رسولِ بے مثال صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ پاک بروزِ قیامت ارشاد فرمائے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو صرف میری عزت و جلال کی وجہ سے باہم محبت رکھتے تھے آج کے دن جبکہ میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں، میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔[1]

انسان مفاد کی خاطر تو بیگانوں سے بھی محبت و اپنائیت کا اظہار کرلیتا ہے مگر اس حدیث شریف سے یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں ذاتی مفادات کے بجائے اللہ پاک کی رضا کے لئے اس کی مخلوق سے بے غرض محبت و اپنائیت رکھنی چاہئے۔

اپنے اَخلاق کو ستھرا کرنا

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے میرے خلیل! بے شک میں نے یہ بات لکھ دی ہے کہ جس نے اپنے اَخلاق کو ستھرا کیا میں اُسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا اور اسے حظیرۃ القدس (یعنی جنّت) سے سیراب کروں گا اور اپنے جوارِ رحمت کا قرب عطا فرماؤں گا۔[2]

لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے رب کو راضی کرکے جنت و قربِ خدا کے حق دار بن جائیں اور روزِ قیامت کڑی دھوپ کے بجائے عرش کی چھاؤں میں ہوں تو ہمیں اپنے گفتار و کردار اور عادات و اطوار کا جائزہ لے کر خامیوں کو دور کرنا چاہئے تاکہ اخلاق میں نکھار آسکے۔

عرش کا سایہ دلانے والی تین عادتیں

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ پاک اُسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا: (1) دشواری کے وقت وُضو کرنا (2) اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چلنا اور (3) بھوکے کو کھانا کھلانا۔[3]

ان میں سے پہلے دو کام اگرچہ دِقّت والے ہیں کہ بسا اوقات سردی میں ٹھنڈے اور گرمیوں میں گرم پانی سے وضو کرنے کی نوبت آجاتی جو کہ مشکل کام ہے لیکن اس روایت میں بیان کی گئی فضیلت کو پیشِ نظر رکھا جائے تو یہ مشکل، اتنی مشکل

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ہفتہ وار رسالہ المدینۃ العلمیہ کراچی

محسوس نہیں ہوگی اور تیسرے کام یعنی کھانا کھلانے کی اسلام میں بہت اہمیت ہے بلکہ احادیث میں اسے اسلام کا بہترین عمل قرار دیا گیا ہے، لہٰذا ہمیں ان کاموں پر کاربند رہنا چاہئے۔

تنگ دست کو مہلت دینا اور ناسمجھ کے ساتھ تعاون کرنا

حضرت جابر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ پاک قیامت کے دن اس شخص کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس نے تنگدست کو مہلت دی یا کسی ناسمجھ کے ساتھ تعاون کیا۔[4]

قراٰنِ پاک میں تنگ دست کو مہلت دینے کا فرمایا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مہلت کے بجائے سِرے سے قرض ہی معاف کردینے کو بہتر قرار دیا گیا ہے اور اس روایت میں تو اس نیک کام پر سایۂ عرش ملنے کی بشارت بھی موجود ہے لہٰذا خیر کیجئے اور خیریت لیجئے۔

7 طرح کے افراد جو عرش کے سائے میں ہوں گے

ایک حدیثِ پاک میں ان 7 افراد کو بھی سایۂ عرش پانے والا بتایا گیا ہے: (1) عادل حکمران (2) وہ نوجوان جس نے اللہ پاک کی عبادت میں اپنی زندگی گزار دی (3) وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہے (4) وہ دو شخص جو اللہ پاک کے لئے محبت کرتے ہوئے جمع ہوئے اور محبت کرتے ہوئے جدا ہوئے (5) وہ شخص جسے منصب و جمال والی کوئی عورت گناہ کے لئے بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ پاک سے ڈرتا ہوں (6) وہ شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں نے کیا صدقہ کیا (7) وہ شخص جو خلوت میں اللہ پاک کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں۔[5]

حضرت سیّدُنا سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ کی روایت میں جن سات قسم کے افراد کا ذکر ہے ان میں 5 تو گزشتہ روایت میں بھی بیان ہو چکے، مزید دو یہ ہیں (1) وہ شخص جو اوقاتِ نماز کے لئے سورج کی رعایت کرتا ہو (یعنی وقت میں نماز پڑھتا ہو) اور (2) وہ شخص کہ اگر بولے تو علم کی بات کرے اور اگر خاموش رہے تو حلم کے سبب خاموش رہے۔[6]

حرام چیزوں سے بچنا، راہِ خدا میں پہرا دینا

ایک روایت میں مزید ان دو افراد کو بھی سایۂ عرش پانے والوں میں شمار کیا گیا ہے: (1) وہ شخص جس نے اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں سے اپنی آنکھ کو بچایا (2) وہ آنکھ جس نے اللہ پاک کی راہ میں پہرا دیا۔[7]

ان تینوں روایات میں جو کام بیان کئے گئے ہیں ان میں سے اکثر کا تعلق اخلاص و عبادت سے، بعض کا رویّے، کردار اور معاشرے کے حسن و بھلائی سے ہے، لہٰذا ہمیں اسلام کی ان خوبصورت تعلیمات میں حتی المقدور خود کو ڈھالنا چاہئے تاکہ دنیا و آخرت کی بہتری کا سامان ہو۔

تجارت میں سچائی کو اختیار کرنا

ایک روایت میں ہے کہ وہ تاجر جو خرید و فروخت میں حق کا معاملہ کرتا ہو (اسے بھی سایۂ عرش نصیب ہوگا)۔[8]

اس فضیلت کے علاوہ بھی ایمانداری سے تجارت کے بہت فضائل روایات میں بیان کئے گئے ہیں جس سے یہ بات خوب واضح ہو جاتی ہے کہ شریعت کو اعمال کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ مال کی پاکیزگی کس قدر مقصود ہے نیز روایات میں ستھری خرید و فروخت کے لئے دی جانے والی یہ ترغیبات حسنِ معاشرت میں دینِ اسلام کے کردار کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔

اللہ پاک ہمیں سایۂ عرش پانے والی نیکیوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جاری ہے

---

(1) موطا امام مالک، 2 / 438، حدیث: 1825 (2) دیکھئے: المعجم الاوسط، 5 / 37، حدیث: 6506 (3) الترغیب الترھیب، 1 / 447، حدیث: 1417 (4) المعجم الاوسط، 6 / 40، حدیث: 7920 (5) دیکھئے: بخاری، 1 / 236، حدیث: 660- مسلم، ص 399، حدیث: 2380 (6) کتاب الزھد لامام احمد بن حنبل، ص 173، حدیث 819 (7) جامع الصغیر، ص 285، حدیث: 4647 (8) الکامل فی ضعفاء الرجال، 8/ 408۔
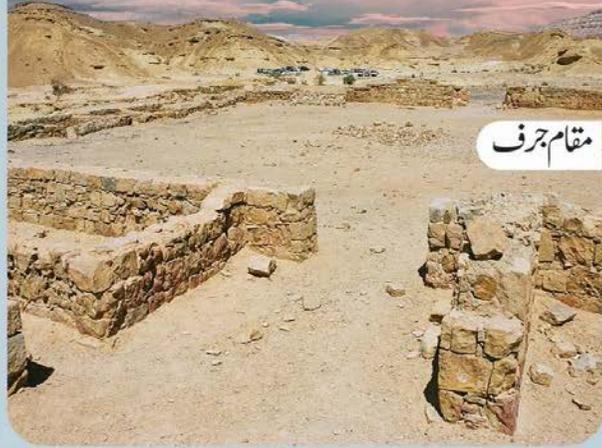
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی*

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ اسامہ سے بھی محبت کرے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے والدِ ماجد مشہور صحابیِ رسول حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جبکہ والدۂ ماجدہ نبیِّ کریم کی رضاعی والدہ حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ عنہا ہیں،[2] آپ مکہ میں پیدا ہوئے اور یہیں پرورش پائی، اسلام کے علاوہ کسی مذہب کے قریب نہ گئے، والد ماجد حضرت زید کے ساتھ ہجرت کی سعادت پائی۔[3] آپ کا قد لمبا اور ناک پتلی اور بلند تھی جبکہ رنگت سیاہ تھی[4] خوش مزاج اور ملنسار تھے، انتظامی معاملات سنبھالنے میں ماہر، سمجھدار اور باہمت و دلیر تھے۔[5]

بارگاہِ رسالت حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں آپ کی حیثیت گھر کے فرد کی طرح تھی آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ سے شدید محبت فرمایا کرتے تھے[6] اور بعض خصوصی مواقع پر اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے چند مثالیں ملاحظہ کیجئے:

سن 7 ہجری میں سرکار دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عمرہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے تو آپ حضور اقدس کے پیچھے اونٹ پر سوار تھے اور اسی حالت میں مکہ میں داخل ہوئے،[7] 8 ہجری فتحِ مکہ کے موقع پر بھی آقا کریم کے پیچھے سواری پر سوار تھے[8] اسی موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کعبۃ اللہ شریف میں داخل ہوئے تو حضرت اسامہ بھی ساتھ تھے[9] حضور پرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ سے ایک ڈول پانی منگاکر بنفسِ نفیس کپڑا تر کرکے کعبہ میں موجود تصاویر کو مٹانے میں شرکت فرمائی۔[10] 10 ہجری حجۃُ الوداع کے موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وقوفِ عرفہ کے بعد حضرت اسامہ کا انتظار کیا اور مزدلفہ روانگی کو مؤخر کئے رکھا یہاں تک کہ جب آپ آئے تو آپ کو عرفات سے مزدلفہ تک اپنے پیچھے سواری پر بیٹھنے کا شرف بخشا۔[11]

سپہ سالار 11 ہجری ماہ صفر میں آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں 700 مجاہدین کا ایک لشکر روانہ کیا جس میں حضرت عمر فاروق اور کئی اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے لیکن پیارے آقا کی ظاہری وفات کے سبب یہ لشکر واپس لوٹ آیا[12] اس وقت آپ کی عمر 18 یا 19 سال تھی[13] پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اسی معرکہ کے لئے دوبارہ روانہ کیا تو آپ 35 دن کے بعد کامیاب وکامران ہوکر پلٹے۔

بارگاہِ فاروقی جب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھتے تو یوں کہتے: یعنی اے امیر! تم پر سلام ہو، ایک بار حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ پوچھی تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اسی طرح "امیر" پکارتا رہوں گا کیونکہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت تم ہمارے امیر (لشکر) تھے۔[14] حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں آپ کی تنخواہ 3500 (درہم) مقرر فرمائی اور اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ کی تنخواہ 3000 ہزار (درہم)

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

مقرر فرمائی، بیٹے نے عرض کی: آپ نے حضرت اسامہ کو مجھ پر فضیلت دی ہے حالانکہ میں ان لڑائیوں میں بھی شریک ہوا ہوں جس میں وہ شرکت نہ کرسکے۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک! بارگاہِ رسالت میں تم سے زیادہ اسامہ محبوب تھے اور تمہارے والد "عمر" سے زیادہ اُسامہ کے والد "زید" محبوب تھے، میں نے رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے کو اپنے پیارے پر ترجیح دی ہے۔[15]

والدہ سے محبت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اپنی والدہ محترمہ سے بہت محبت کیا کرتے تھے ایک مرتبہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کھجور کے ایک درخت کی قیمت ایک ہزار درہم کو پہنچ چکی تھی آپ اس درخت کے پاس گئے اور اس کے اوپری سرے کو کاٹ دیا پھر اندر سے اس کا گوند نکالا اور اپنی والدہ کو کھلایا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے عرض کی: میری ماں نے مجھ سے اس کے کھانے کی خواہش ظاہر کی تھی اور میری والدہ مجھ سے جو بھی چیز مانگتی ہیں اور وہ میرے بس میں ہو تو میں اسے اپنی والدہ کو ضرور پیش کردیتا ہوں (کہتے ہیں کہ کھجور کے درخت کے اندر کے گوند کو کھانا "سل" نامی بیماری میں بہت فائدہ مند ہے)۔[16]

دربارِ امیر معاویہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کی بہت زیادہ عزت و احترم کیا کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے پاس بٹھایا اور نہایت عزت واحترام کا معاملہ کیا۔[17]

عادات آپ ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، ایک مرتبہ غلام نے عرض کی: آپ ضعیف اور کمزور ہوچکے ہیں لیکن پھر بھی خاص ان دنوں کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ان 2 دنوں کے روزے رکھا کرتے تھے۔[18] ایک مرتبہ آپ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور کے دروازے کے پاس لیٹ گئے اور بلند آواز سے اشعار پڑھنے لگے۔ ایک بار روضہ مبارکہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ وہاں سے مروان کا گزر ہوا، مروان نے کہا: کیا تم قبرِ انور کے پاس نماز پڑھ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں حضورِ اکرم سے محبت کرتا ہوں، یہ سن کر مروان نے ایک نہایت بری بات کہی اور وہاں سے چل پڑا، آپ اس کے پیچھے گئے اور ارشاد فرمایا: اے مروان! تو عادۃً بھی اور جان بوجھ کر بھی بے ہودہ گفتگو کرنے والا ہے۔[19]

رہائش ووفات وادی قُریٰ میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی کچھ جائیداد تھی جہاں آپ جایا کرتے تھے[20] آپ نے شہر دمشق کے گردونواح میں ایک بڑی بستی مِزَّہ میں رہائش رکھی پھر وہاں سے مدینے اور شام کے درمیان وادیِ قُریٰ میں سکونت پذیر ہوگئے پھر مدینے تشریف لے آئے، 54 ہجری (مدینے سے 3 میل دور) مقام جُرُف میں آپ نے وصال فرمایا۔[21]

مرویات حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے 128 احادیث مروی ہیں جن میں سے 15 بالاتفاق بخاری و مسلم میں ہیں جبکہ انفرادی طور پر ایک حدیث بخاری میں اور دو حدیثیں مسلم شریف میں ہیں۔[22]

---

(1) سیر اعلام النبلاء، 4/120 (2) مراٰۃ المناجیح، 6/505 (3) تاریخ ابن عساکر، 4/249 (4) بدر المنیر لابن ملقن، 9/698 (5) سیر اعلام النبلاء، 4/120 (6) تاریخ ابن عساکر، 4/249 (7) فیضانِ صدیق اکبر، ص350 (8) بخاری، 2/306، حدیث: 2988 ملخصاً (9) بخاری 1/188، حدیث: 505 ملخصاً (10) فتاویٰ رضویہ، 21/437 بتغیر (11) سیر اعلام النبلاء، 4/121۔ بخاری، 1/563، حدیث: 1686 (12) سیر اعلام النبلاء، 4/119- کنز العمال، جز5، 3/241، حدیث: 14062 (13) سیر اعلام النبلاء، 4/121- البدایۃ والنہایۃ، 5/562 (14) تاریخ ابن عساکر، 2/60۔8/70 (15) ترمذی، 5/445، حدیث: 3839- اسد الغابہ، 1/102 (16) مستدرک، 4/780، حدیث: 6590 (17) سیر اعلام النبلاء، 4/124، 125 (18) مسند احمد، 8/174، حدیث: 21803 (19) سیر اعلام النبلاء، 4/122- مطالب العالیہ، 7/274، حدیث: 2733 (20) سیر اعلام النبلاء، 4/125 (21) الاصابہ فی تمیز الصحابہ، 1/203 (22) سیر اعلام النبلاء، 4/125۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہُ عنہما

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جن خوش نصیب بچوں نے حاضری دی اُن میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہُ عنہما بھی شامل ہیں، آیئے! ان کے بچپن کی مختصر سیرت پڑھتے ہیں:

مختصر تعارف: آپ رضی اللہُ عنہ کی ولادت 2ہجری میں ہوئی، آپ حضرت عبد اللہ بن زبیر اور حضرت نعمان بن بشیر کے ہم عمر تھے،[1] آپ 7سال کی عمر میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی معیت میں حجۃُ الوداع میں شریک ہوئے۔[2] آپ رضی اللہُ عنہ سے 22 احادیثِ مبارکہ مروی ہیں، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہُ عنہ تقریباً8 سال کے تھے۔[3]

بچپن کا یادگار واقعہ: آپ رضی اللہُ عنہ اپنے بچپن کا ایک یادگار واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مجھے یاد ہے کہ جب حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے تو میں بھی بچوں کے ساتھ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے استقبال کے لئے ثنیۃُ الوداع کی طرف گیا تھا۔[4]

حضور نے سَر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دُعا دی: آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مجھے میری خالہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لے گئیں اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرا بھانجا بیمار ہے، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے سَر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت فرمائی، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وُضو فرمایا تو میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وُضو کا پانی پیا، پھر میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت دیکھی۔[5]

سَر کے درمیانی بال کالے: حضرت عطاء رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہُ عنہما کے سَر کے درمیانی حصے کے بال کالے تھے، جبکہ بقیہ سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے، میں نے پوچھا: اے میرے آقا! اللہ پاک کی قسم! میں نے آپ کے سَر کی مثل کوئی سَر نہیں دیکھا کہ سَر کا یہ حصہ سفید اور یہ حصہ کالا۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہُ عنہ نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا میں تمہیں اس بارے میں نہیں بتاؤں؟ میں نے آپ سے کہا کہ کیوں نہیں ضرور بتایئے۔ تو آپ رضی اللہُ عنہ نے کہا: میں بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس سے گزرے تو میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سَلام کیا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سَلام کا جواب دیا اور فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: میں سائب بن یزید ہوں۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے سَر پر دستِ شفقت پھیرا اور مجھے دُعائے برکت سے نوازا۔ اللہ پاک کی قسم! یہ بال کبھی سفید نہیں ہوں گے، ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔[6]

وصال: آپ رضی اللہُ عنہ کا وِصال سِن 94 ہجری میں مدینۂ منورہ میں ہوا۔[7]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 2/144 (2) ترمذی، 2/270، حدیث: 926 (3) الاعلام للزرکلی، 3/68 (4) بخاری، 3/151، حدیث: 4427 (5) بخاری، 1/89، حدیث: 190 (6) دیکھئے: تاریخ ابن عساکر، 20/115 (7) تہذیب الاسماء واللغات، 1/203۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

امامِ اہلِ سنّت کی مہارتِ علمِ حدیث کے دو پہلو

مولانا شہزاد عنبر عطاری مَدَنی*

سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہر علمی و عملی پہلو سے کامل نظر آتی ہے۔ آپ ماہر ترین مفتی بھی ہیں، بے مثال عالمِ دین بھی ہیں اور صِرف عاشقِ رسول نہیں بلکہ عاشقانِ رسول کے امام ہیں، اس کے ساتھ ساتھ آپ علمِ حدیث کے ماہر عالم بلکہ اپنے وقت کے اَمِیْرُ المؤمِنِیْن فِی الْحَدِیْث ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علمِ حدیث میں مہارت کے حوالے سے 2 پہلو بہت اہم ہیں:

(1) علمی اور فَنّی اعتبار سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو علمِ حدیث میں کیسی مہارت تھی؟ یعنی حدیثِ پاک کے جو درجات ہیں، حدیثِ پاک کی مختلف اقسام عُلَمائے کرام نے مقرر کی ہیں، ان درجات اور اقسام کو سمجھنے میں، حدیثِ پاک کا معنیٰ اور مفہوم سمجھنے میں، حدیثِ پاک سے علم کی باتیں اخذ کرنے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کیسی مہارت تھی؟

(2) احادیث پڑھنے میں، احادیث یاد کرنے، یاد رکھنے اور دوسروں تک پہنچانے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا انداز کیا ہے؟

(1) علمِ حدیث میں علمی وفنی مہارت

وہ عُلَمائے کرام جنہوں نے باقاعدہ علمِ حدیث کو سیکھا، اَحادیث کو سمجھا، یاد کیا اور اس میں مہارت حاصل کی، ان عُلَمائے کرام کے مختلف طبقات اور درجے ہیں، کسی کو مُحَدِّث کہا جاتا ہے، کسی کو **حافِظُ الحدیث** کہتے ہیں، کسی کو مُجّت کہا جاتا ہے، کوئی **شَیخُ الحدیث** ہوتے ہیں۔ اسی طرح حدیثِ پاک کے عُلَمائے کرام کا ایک درجہ ہے: اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث۔ علمِ حدیث کا وہ عالِم جو اپنے زمانے کے تمام عُلَمائے کرام میں سب سے زیادہ حدیثِ پاک کا ماہِر ہو، اسے اَمِیْرُ المؤمِنِیْن فِی الْحَدِیْث کہا جاتا ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دَوْرِ مبارک کے ایک بہت بڑے محدّث علامہ وصی احمد سُورتی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دوست بھی تھے، انہوں نے 40 سال حدیثِ پاک کی خِدْمت کی اور حدیثِ پاک کی سب سے معتبر کتاب **بخاری شریف** ان کو زبانی یاد تھی، اتنے پائے کے مُحَدِّث تھے۔

محدّث وَصِی احمد سُورتی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد سید محمد اشرفی میاں جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خود بھی بعد میں بہت بڑے محدّث بنے اور محدّث اعظم ہند کہلائے۔

ایک بار محدّث اعظم ہند سید محمد اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اپنے استادِ محترم محدّث وصی احمد سُورتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حاضر تھے، انہوں نے سُوال پوچھا: عالی جاہ! آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا ذِکْر بہت کثرت سے کرتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ شاگرد کا یہ سُوال سُن کر مُحَدِّث وصی احمد سُورتی رحمۃ اللہ علیہ کی **آنکھوں میں آنسو آگئے** اور جوشِ عقیدت میں تڑپ کر فرمایا: میں اور میرا خاندان اَلْحمدُ لِلّٰہ! پہلے سے مسلمان

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی، المدینۃ العلمیہ فیصل آباد

ہیں مگر جب سے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے لگا ہوں، مجھے ایمان کی حَلاوت مل گئی ہے، بَس جن کے صدقے سے ایمان کی حَلاوت نصیب ہوئی ہے، ان کی یاد سے اپنے دِل کو تسکین دیتا رہتا ہوں۔

محدّث اعظم ہند سید محمد اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: استادِ محترم مُحَدِّث وصی احمد سُورتی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ایمان افروز جواب سُن کر میں نے عرض کیا: عالی جاہ! کیا اعلیٰ حضرت علمِ حدیث میں آپ کے برابر ہیں؟ سُورتی علیہ الرَّحمہ نے برجستہ فرمایا: ہرگز نہیں۔ پھر فرمایا: شہزادے! آپ کچھ سمجھے کہ اس "ہرگز نہیں" کا کیا مطلب ہے؟ سنیئے! اعلیٰ حضرت اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث ہیں اگر میں سالہا سال اعلیٰ حضرت سے علمِ حدیث سیکھتا رہوں، ان کی شاگردی اختیار کروں، تب بھی میں ان کے قدموں کے برابر نہیں پہنچ سکوں گا۔ (ماہنامہ المیزان بمبئی، ص247)

ماہرینِ علمِ حدیث کے لئے اجازتِ سَنَد

محدّثینِ کرام اپنے شاگردوں کو یا جن کو حدیثِ پاک بیان کریں، اُن کو سَنَدِ حدیث کی اجازت دیتے ہیں اور یہ اُصول ہے کہ جس کو یہ اجازت حاصِل نہ ہو، وہ اُس حدیثِ پاک کو اپنی سَنَد سے بیان نہیں کر سکتا۔ یہ ایک اُصول کی بات ہے اور اس اُصول کی تفصیلات ہیں، جنہیں عُلَمائے کرام ہی سمجھتے ہیں۔

دوسرے حج کے موقع پر جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ حاضِر ہوئے تو اس وقت مِصْر، شام اور کئی ملکوں سے عُلَمائے کرام حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ پاک نے شُہرت عطا فرمائی ہے، جب ان عُلَمائے کرام کو پتا چلا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہوئے ہیں تو یہ عُلَمائے کرام جُوق دَر جُوق اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خِدمت میں حاضِر ہونے لگے، ان میں کئی عُلَما تھے جنہوں نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے عِلْمِ دِیْن کے بعض مشکل مسائل سمجھے، کئی وہ تھے جنہوں نے بعض عُلُوم حاصِل کئے اور اُس وقت کے بڑے بڑے محدّثین کی ایک تعداد تھی جنہوں نے اس موقع پر باقاعِدہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے حدیثِ پاک کی سَندیں بھی حاصِل کیں۔

یہ تمام اجازتِ اَسْنَاد اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ کے نام سے شائع بھی ہو چکی ہیں۔

پیلی بھیت میں 3 گھنٹے کا بیان

1303 ہجری میں محدث وصی احمد سُورتی رحمۃ اللہ علیہ نے پیلی بھیت میں مَدرسۃُ الْحَدِیث کی بنیاد رکھی، اس موقع پر مُحَدِّث سُورتی رحمۃ اللہ علیہ نے مُلک کے بڑے بڑے عُلَمائے کرام کو دعوت دی، عظیم الشان اجتماع کا اِنعقاد کیا گیا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے، محدّث سُورتی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خِدمت میں بیان کرنے کی درخواست پیش کی، چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے بڑے عُلَما، محدّثین، مفکرین کی موجودگی میں علمِ حدیث کے موضوع پر 3 گھنٹے علمِ حدیث کے موضوع پر زبردست علمی نِکات بیان فرمائے، جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان ختم کیا تو محدّث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے بے ساختہ اُٹھے اور آگے بڑھ کر جلدی سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں کو بوسہ دِیا اور فرمایا: اس وقت اگر والدِ ماجد (احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ) ہوتے تو آپ کی تبحّرِ علمی کی دل کھول کر داد دیتے۔ (جہانِ امام احمد رضا، 10/388)

2 اعلیٰ حضرت اور حدیثِ پاک کا مُطالعہ

ایک بار سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آپ نے حدیثِ پاک کی کون کون سی کتابیں دَرْس کی (یعنی پڑھی، پڑھائی) ہیں؟ اس پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے تو علمِ حدیث کی چند کتابوں کے نام گنوائے مثلاً مُسْنَدِ امامِ اعظم، مؤطا امام محمد، کتابُ الآثار، کتابُ الخراج، شرح مَعانی الآثار، مؤطا امام مالک، مسندِ شافعی، مسندِ امام احمد، سُنَنِ دارمی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ، بُلُوغُ المرام، عَمَلُ الْیَوْمِ وَ اللَّیْلَۃ، الترغیب والترہیب یُوں کتابوں کے نام گنوانے

کے بعد فرمایا: یہ اور ان سمیت علمِ حدیث کی 50 سے زائد کتابیں میرے دَرْس وتَدْرِیس اور مُطالعہ میں رہیں۔

(جہانِ امام احمد رضا، 10/ 462)

سُبْحٰنَ اللہ! 50 سے زائد کتابیں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے دَرْس وتَدْرِیس اور مُطالعہ میں رہی ہیں۔ بظاہر شاید محسوس ہو رہا ہو کہ "صِرْف 50 کتابیں...!"

اگر ان کتابوں کی تفصیلات میں جائیں تو یہ صِرْف نہیں ہے، 50 کتابوں کا مطلب ہے: ہزاروں صفحات اور لاکھوں حدیثیں۔ یہ چند کتابیں جن کے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے نام گنوائے ہیں، صرف ان کی ہی تفصیل دیکھی جائے تو یہ ٹوٹل: 49 جلدیں ہیں، جن کے کل صفحات 29 ہزار 900 سے زائد اور ان میں کل احادیث 1 لاکھ 34 ہزار سے زائد ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اور تبلیغِ حدیث

بے شک اَحادیث پڑھنا، انہیں سمجھنا بڑے کمال کی بات ہے، پھر اس سے بھی بڑا کمال ہے: اَحادیث کو یاد رکھنا، انہیں دوسروں تک پہنچانا۔ الحمد للہ! اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ احادیث پڑھتے بھی تھے، انہیں یاد بھی رکھتے تھے اور دوسروں تک پہنچایا بھی کرتے تھے۔ آپ جوبات کہتے اُسے قرآنی آیات یا اَحادیث سے ثابت کیا کرتے، آپ سے سُوال ہوتا تو اس کے جواب میں کَثْرت سے احادیث ذِکْر کرتے، اُن اَحادیث کے مَعَانی بیان فرماتے، اَحادیث کی شَرْح بیان کیا کرتے تھے، جیسا کہ

◎ سوال ہوا: سجدۂ تعظیمی (یعنی کسی کو خُدا سمجھ کر نہیں بلکہ اسے بندہ سمجھ کر صِرْف اس کی تعظیم کے لئے، اسے سجدہ کرنا) جائز ہے یا نہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے قرآنی آیات اور 40 احادیث کی روشنی میں ثابت کیا کہ غیرِ خُدا کی تعظیم کے لئے سجدہ کرنا پہلی شریعتوں میں جائز تھا، ہماری شریعت میں حرام ہے۔

◎ سُوال ہوا: کچھ لوگ کہتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دافعُ البلا (یعنی مصیبت دُور کرنے والے) کہنا شِرْک ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کے جواب میں 300 احادیث ذِکْر کر کے بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کی عطا سے دافعِ رنج وبلا ہیں۔

◎ سُوال ہوا: بعض لوگ کہتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اگر تمام نبیوں سے افضل ہیں تو اس پر قراٰن و حدیث سے دلیل لاؤ۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس سُوال کا ایمان افروز جواب لکھا اور 100 احادیث سے ثابت کیا کہ اللہ پاک کے فضل سے ہمارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام نبیوں کے سردار ہیں۔

◎ فرشتوں کی پیدائش کیسے ہوتی ہے؟ اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے 24 احادیث ذِکْر فرمائیں۔

◎ ہمارے آقا و مولیٰ، محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم روزِ قیامت شفاعت فرمائیں گے، اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے 40 احادیث ذکر کیں۔

◎ داڑھی کی ضرورت واہمیت پر 56 احادیث۔

◎ والدین کے حُقُوق کے متعلق 91 احادیث۔

اسی طرح اور بے شُمار موضوعات پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے سینکڑوں احادیث ذِکر فرمائیں، ان احادیث سے مسائل اَخذ فرمائے، ان احادیث کے مَعَانی بیان کئے، پھر یہ نہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے صِرْف حدیث بیان کر دی، بلکہ آپ جب بھی حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں، اس حدیثِ پاک کا حوالہ بھی لکھتے ہیں۔

قارئینِ کرام! امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت کا یہ پہلو نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، علمِ حدیث میں امامِ اہلِ سنّت کی خدمات کو ایک دو مضامین تو کیا مجلدات میں بھی سمیٹا نہیں جاسکتا۔ اللہ کریم ہمیں امامِ اہلِ سنّت کا فیضان تاحیات عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حاضر جوابی

اللہ ربُّ العزّت نے امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو کثیر علمی، عملی اور فکری خوبیوں سے نوازا، ان میں سے ایک بڑی خوبی حاضر جوابی بھی ہے۔ آپ کی بارگاہ میں آنے والے کسی بھی مسئلے یا استفتاء کا جواب بلا کسی تردد اور تامل کے فی البدیہہ جاری ہوتا، آپ کی سوانح میں کثیر ایسے واقعات و ملاقاتیں منقول ہیں جو آپ کی حاضر جوابی کو عیاں کرتی ہیں۔ آیئے ان میں سے چند نمونے ملاحظہ کریں:

علم ہیئت میں مہارت

مولانا حسین صاحب بریلوی کا بیان ہے کہ جناب حاجی علاء الدین صاحب، میرٹھ کے ایک بہت بڑے رئیس اور بڑے دیندار تھے جنہوں نے گیارہ حج کیے تھے۔ حاجی صاحب نے ایک مسئلہ ہیئت کا دریافت کیا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کی دس قسمیں ہیں پہلی کا نام یہ ہے، دوسری کا یہ، تیسری کا یہ اسی طرح دسوں کا نام بتایا۔ پھر فرمایا: ان دسوں میں سے سب سے پہلی قسم کی بیس قسمیں ہیں۔ پہلی کا نام یہ ہے، دوسری کا یہ، تیسری کا یہ اسی طرح بیسوں کا نام نمبر وار بتایا۔ پھر فرمایا کہ ان بیس میں سے جو سب سے پہلے ہے اس کی چالیس قسمیں ہیں اتنا سن کر حاجی صاحب نے عرض کیا: میں سب کو معلوم نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ اس ترتیب سے بتانے پر اس قدر حیرت ہوتی ہے کہ گویا آپ یہی مسئلہ ملاحظہ فرما کر تشریف لائے تھے۔ (1)

اعلیٰ حضرت کی حاضر جوابی

جناب سید ایوب علی صاحب رضوی کا بیان ہے کہ بعد نمازِ جمعہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پھاٹک میں تشریف فرما ہیں حاضرین کا مجمع ہے لوگ سوال پوچھتے جاتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ جواب دیتے جا رہے ہیں۔ اس وقت جناب سید محمود جان قادری برکاتی نوری عرض کرتے ہیں حضور میں دیکھتا ہوں کہ ہر مسئلہ کا جواب آپ کی نوک زبان پر ہے کبھی کسی مسئلہ کی نسبت حضور کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ کتاب دیکھ کر جواب دیا جائے گا۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی قدر آب دیدہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: سید صاحب! قبر میں مجھ سے اگر ہر مسئلہ کی نسبت سوال ہوگا کہ اس میں تیرا کیا عقیدہ ہے تو وہاں کتابیں کہاں سے لاؤں گا۔ (2)

مولانا نوید کمال عطّاری مَدَنی*

*مدرس جامعۃ المدینہ نواب شاہ

دندان شکن جواب

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے کہا کہ انگریز کہتے ہیں داڑھی رکھنا فطرت کے خلاف ہے کیونکہ بچہ بغیر داڑھی کے پیدا ہوتا ہے اس لیے داڑھی منڈوا دینی چاہیے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے برجستہ ارشاد فرمایا: پھر تو دانت بھی تڑوا دینے چاہیے کیونکہ بچہ بغیر دانتوں کے پیدا ہوتا ہے۔

اس پر کسی نے مجلس میں اٹھ کر کہا: واہ حضرت! کیا دندان شکن جواب دیا ہے۔

ہر شخص کے لئے اسمِ اعظم جدا ہے

سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ بعد نمازِ جمعہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ پھاٹک میں تشریف فرما ہیں حاضرین کا چاروں طرف مجمع ہے ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ اسمِ اعظم کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کے لیے اسمِ اعظم جدا جدا ہے اس کے بعد ہی ایک جانب سے نظر مبارک حاضرین پر دورہ فرماتی ہے اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہر ایک سے بلا تکلف فرماتے جاتے ہیں یہ تمہارے لیے اسمِ اعظم ہے، یہ تمہارے لیے اسمِ اعظم ہے چنانچہ فقیر (سید ایوب علی) سے فرمایا یَا لَطِیفُ یَا اَللّٰہُ پڑھا کرو۔ پھر آخر میں فرمایا کہ ہر ایک صاحب کے نام میں جو حروف ہیں ان کے بقاعدہ ابجد جو مجموعی تعداد ہے اس کے ہم عدد اسمائے الٰہیہ میں ایک اسم ورنہ دو اسم دگنی مرتبہ ہر روز پڑھا کریں یہ اس کے لیے مفید ہے۔

مثلاً ایوب علی کے اعداد ۱۲۹ ہیں اور لَطِیف کے بھی ۱۲۹۔ لہٰذا دس روز سے فقیر ۲۵۸ بار بلاناغہ پڑھ لیتا ہے اور اس کے بے شمار برکات بکرمہ تعالیٰ میں نے پائے ہیں۔[3]

استقبالِ قبلہ کا درست مفہوم

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ دہلی کی کسی مسجد میں نماز پڑھ کر وظیفے میں مشغول تھے کہ ایک صاحب نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگے۔ جب قیام کیا تو دیوار مسجد کو تکتے رہے جب رکوع میں گئے تو ٹھوڑی اوپر اٹھا کر دیوار مسجد کی طرف دیکھتے رہے، جب نماز سے فارغ ہوئے اس وقت تک اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بھی وظیفے سے فارغ ہو چکے تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان کو پاس بلا کر مسئلہ بتایا کہ نماز پڑھنے میں کس کس حالت میں کہاں کہاں نگاہ ہونی چاہئے اور فرمایا بحالتِ رکوع پاؤں کی انگلیوں پر نگاہ ہونی چاہئے۔ یہ سن کر وہ قابو سے باہر ہو گئے اور کہنے لگے واہ صاحب بڑے مولانا بنتے ہیں، میرا منہ قبلہ سے پھیر دیتے ہیں نماز میں قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری ہے۔ یہ سن کر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان کی سمجھ کے مطابق کلام فرمایا اور دریافت کیا کہ سجدہ میں کیا کریں گے؟ پیشانی زمین پر لگانے کے بدلے ٹھوڑی زمین پر لگائیں گے؟ یہ چبھتا ہوا فقرہ سن کر بالکل خاموش ہو گئے اور ان کی سمجھ میں بات آگئی کہ قبلہ رو ہونے کے یہ معنٰی ہیں کہ قیام کے وقت نہ کہ از اول تا آخر قبلہ کی طرف منہ کرکے دیوارِ مسجد کو تکا کرے۔[4]

محرم کے کھچڑے کا ثبوت

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے محرم کے کھچڑے کے متعلق سوال کیا کہ یہ کہاں سے ثابت ہے؟ تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: رہا یہ کہ کھچڑا کہاں سے ثابت ہوا، جہاں سے شادی کا پلاؤ (اور) دعوت کا زردہ ثابت ہوا، یہ تخصیصات عرفیہ ہیں نہ (کہ) شرعیہ۔[5]

یعنی جس طرح شادی کے زردہ اور پلاؤ کے ناجائز ہونے پر کوئی دلیل نہیں اسی طرح محرم کے کھچڑے کے ناجائز ہونے پر بھی کوئی دلیل نہیں۔

محدث سورتی کا احترام

پیلی بھیت میں ایک دعوت میں حضرت وصی احمد محدث

سورتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے دستر خوان بچھانے سے پیشتر میزبان نے آفتابہ و طشت لیا کہ ہاتھ دھلایا جائے۔ حضرت محدث صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عام عرفی دستور کے مطابق میزبان کو اشارہ کیا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے برجستہ فرمایا کہ آپ محدث ہیں اور عالم بالسنہ ہیں آپ کا فیصلہ بالکل حق اور آپ کی شان کے لائق ہے کیونکہ سنت یہ ہے کہ ایک مجمع مہمانوں کا ہو تو سب سے پہلے چھوٹوں کا ہاتھ دھلایا جائے اور آخر میں بڑے کا ہاتھ دھلایا جائے تاکہ بزرگ کو ہاتھ دھونے کے بعد دوسروں کے ہاتھ دھونے کا انتظار نہ کرنا پڑے اور کھانا ختم ہو جانے کے بعد سب سے پہلے بڑے کا ہاتھ دھلایا جائے۔ میں شروع میں ابتدا کرتا ہوں لیکن کھا چکنے کے بعد آپ کو ابتدا کرنی ہو گی۔ مولانا سید محمد صاحب محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس دستر خوان پر میں بھی حاضر تھا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پر حضرت محدث صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ بڑھا کر طشت کو اپنی طرف کھینچا کہ سب سے پہلے میرے ہاتھ دھلائے جائیں اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے چہرے سے فرمایا کہ اپنے فیصلہ کے خلاف عملدرآمد آپ کی شان کے خلاف ہے۔ یہ دلچسپ اور خوش گوار نقشہ جب آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو اس کا لطف تازہ ہو جاتا ہے۔[6]

محدث کچھوچھوی کی فتویٰ نویسی

ملک العلماء مفتی ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک مرتبہ پندرہ بطن کا مناسخہ (علم میراث کی اصطلاح) آیا، چونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی رائے میں مولانا سید محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فن حساب کی تکمیل باضابطہ کی تھی اور آنہ پائی کا حساب بالکل آسانی سے کرتے تھے لہٰذا یہ مناسخہ انہیں کے سپرد کیا گیا۔ مولانا سید محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ان کا سارا دن اسی مناسخہ کے حل کرنے میں لگ گیا، شام کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ کریمہ کے مطابق جب بعد نماز عصر پھاٹک میں نشست ہوئی اور فتاویٰ پیش کیے جانے لگے تو میں نے بھی اپنا قلم بند کیا ہوا جواب اس امید کے ساتھ پیش کیا کہ آج اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی داد لوں گا۔ پہلے استفتا سنایا، فلاں مرا اور اتنے وارث چھوڑے اور فلاں مرا اتنے وارث چھوڑے۔ غرض پندرہ موتیں واقع ہونے کے بعد زندوں پر ان کے حق شرعی کے مطابق ترکہ تقسیم کرنا تھا۔ مرنے والے تو پندرہ تھے لیکن زندہ وارثوں کی تعداد پچاس سے اوپر تھی۔ استفتا ختم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ نے فلاں کو اتنا فلاں کو اتنا حصہ دیا ہو گا۔ اس وقت میرا حال دنیا کی کوئی زبان ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔ علوم اور معارف کی یہ حاضر جوابیاں جس کی کوئی مثال سننے میں نہیں آئی۔[7]

---

(1) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/227 (2) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/225 (3) حیاتِ اعلیٰ حضرت 1/229 (4) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/305 (5) فتاویٰ رضویہ، 24/494 (6) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/138 (7) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/139۔

سفینۂ مدینہ کی یادیں

مولانا محمد صفدر عطّاری مدنی*

ایک وقت تھا کہ جب لوگ بحری جہازوں کے ذریعے بھی حج کے لئے جاتے تھے۔ عاشقِ مکہ و مدینہ، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ سے ایک بار سوال ہوا کہ کیا آپ نے بحری جہاز کے ذریعے سفرِ حج کیا ہے؟ تو آپ نے جو اُس سفر کی یادیں بیان کیں ان کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے سفینے کے ذریعے سفرِ حج کیا ہے۔ یہ غالباً 1990 یا 1991ء کی بات ہے۔ سفینے پر سفر کو کم ہی لوگ ترجیح دیتے تھے کیونکہ ہوائی جہاز ساڑھے تین سے پونے چار گھنٹے میں جدہ پہنچا دیتا ہے جبکہ بحری جہاز تقریباً سات سے آٹھ دن لے لیتا ہے۔ پھر بعض اوقات اس میں سمندری طوفان کا مسئلہ بھی رہتا ہے۔ اسی طرح شروع شروع میں کئی لوگوں کو متلی اور قے آنے لگتی ہے جس سے بیچارے مسافر بہت آزمائش میں آجاتے ہیں۔ ہمیں رخصت کرنے کے لئے اتنے لوگ ساتھ آئے کہ ایک اچھا خاصا جلوس بن گیا جو کھارادر سے بندر گاہ تک ہمارے ساتھ چلا، کھارادر سے بندر گاہ زیادہ دور نہیں ہے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ شاید ہم پیدل جلوس کی صورت میں وہاں پہنچے تھے۔ اُس وقت کے مناظر انتہائی رقت انگیز تھے اور عُشّاقِ یادِ مدینہ میں آہیں بھر بھر کر رو رہے تھے۔ جب ہم سفینے میں سوار ہوئے تو باہر کھڑے اسلامی بھائیوں پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ ایک دو افراد تو شاید بے ہوش ہوگئے اور کچھ تو شوق کے عالم میں سفینے کی طرف یوں بھاگے کہ سمندر میں گرتے گرتے بچے۔ ایک سید صاحب بے تاب ہو کر یوں دوڑے کہ اگر کسی نے انہیں پیچھے سے دبوچ کر پکڑ نہ لیا ہوتا تو شاید وہ سمندر میں گر جاتے، غالباً انہیں ہوش ہی نہیں تھا اس لئے انہیں کھینچ کر واپس لایا گیا۔ اُس وقت عشقِ رسول کا ایسا ماحول تھا۔ اِدھر سفینے نے چلنا شروع کیا اور اُدھر باہر کھڑے دیوانوں نے مچلنا شروع کیا۔ وہ بیچارے دیر تک روتے رہے اور بعض لوگوں نے تو کشتیوں کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔ مجھے تب پتا چلا جب یہ دیکھا کہ بعض کشتیاں ہمارے سفینے کا پیچھا کر رہی تھیں کیونکہ ان دنوں جزیروں پر بھی ہمارا کام شروع ہو چکا تھا اور میں منوڑہ، بابا بھٹ اور اس طرح کے بعض جزائر میں جا جا کر سنتوں بھرے بیانات بھی کرتا تھا۔ جب بھی کسی جزیرے پر ہمارا اجتماع ہوتا تو ہم لوگ اسی طرح سفینے میں بیٹھ کر جاتے اور عموماً میں ہی وہاں جا کر بیانات کرتا تھا۔ اس اجتماع کی بہت دھوم مچتی تھی اور بعض اوقات تو اس کے لئے سفینے سجائے جاتے تھے اور کشتیاں روانہ ہوتی تھیں۔ ماشآءَ اللہ! وہ جو قافلہ بنتا تھا وہ بھی اپنی جگہ بہت قابلِ دید ہوتا تھا کیونکہ عموماً سمندر میں سب کو مزہ آتا ہے تو اس بہانے ہمارا قافلہ بھی بڑا ہوتا تھا۔ کشتیاں ہمارے سفینے کا پیچھا کرتے ہوئے آرہی تھیں، کہیں کھڑی ہوئی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دینی کاموں کی تحریرات، المدینۃ العلمیہ فیصل آباد

کشتی پر لوگ ہاتھ ہلا رہے تھے۔ یہ ایسے خوبصورت مناظر تھے کہ اگر اُس وقت مدنی چینل ہوتا تو ایک عجیب سماں ہوتا۔ ہمارا سفینہ اب گہرے سمندر میں پہنچ چکا تھا اور کشتیاں واپس لوٹ گئی تھیں بعض اِکا دُکا کشتیاں بہت دور تک ہمارے ساتھ چلتی رہیں لیکن چونکہ کشتیوں کی طاقت کی بھی ایک حد تک ہوتی ہے، یہ زیادہ گہرے پانی میں نہیں چل سکتیں اور ان کے اُلٹنے کا خطرہ ہوتا ہے لہٰذا یہ اپنے اپنے پانیوں کے حساب سے واپس لوٹ گئے۔ جس سے جتنا ہو سکا اس نے مجھے دور تک رخصت کیا۔ (امیرِ اہلِ سنت کی کہانی انہی کی زبانی، قسط28)

بحری سفر کے یادگار شب و روز

سفینے میں دو مسجدیں تھیں جن میں سے ایک میں ہم نے مصلیٰ سنبھال لیا اور وہاں نمازیں پڑھاتے تھے۔ سفینے پر ہمارا اجتماع ہوتا تھا جس میں ہم بیانات کرتے اور حج کا طریقہ بتاتے تھے۔ پھر اسلامی بھائی سفینے میں میرے بیان کا کیسٹ بھی چلاتے تھے۔ سب لوگ بہت متأثر تھے کہ یہ کون لوگ آگئے، بعض تو حیران ہوتے تھے کہ ہم نے کبھی ایسے حاجی نہیں دیکھے تھے، تم لوگ عجیب ہو جن کا یوں رونا دھونا اور اس طرح کا انداز ہے۔ بعض بیچارے تو ہماری بہت خدمت بھی کرتے تھے۔ یہ سفینہ بہت بڑا تھا اور ہم نے اس کے اندر کیبن لئے تھے لیکن جو لوگ عرشے پر ہوتے تھے اُن کی حالت بہت بری تھی۔ بیچاروں کو اُلٹیاں اور چکر آتے تھے اور دو تین دن تک انہیں کافی تکلیف رہی۔ ہمارے ساتھ جو مسافر تھے ان میں سے بھی اکثر بلکہ میرے اور ایک دوسرے اسلامی بھائی کے علاوہ سبھی لوگ بیمار ہوگئے اور برداشت نہیں کر سکے۔ جن کا پہلا سمندری سفر ہو وہ اس طرح کی آزمائشوں سے گزرتے ہیں لیکن جو عادی ہو جائیں انہیں پتا بھی نہیں چلتا۔ اگر کبھی آپ لوگوں کو بھی سفر کے دوران اس طرح اجتماع کرنے یا بیانات چلانے کا موقع ملے تو ضرور کرنا چاہئے مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے، جہاں موقع ملے نیکی کی دعوت سے نہ رُکے، ہو سکے تو موقع نکالے اور نیکی کی دعوت پیش کرنے کے حالات بنائے۔

سفینے کا انوکھا مسافر

ہمارے سفینے میں سفید لباس میں ملبوس، سنّتوں کا پابند ایک عمامے والا اسلامی بھائی بھی تھا جو اپنے طور پر (یعنی انفرادی طور پر) حج پہ جارہا تھا لیکن ہم نے اسے بھی اپنے قافلے میں شامل کرلیا۔ وہ اتنا سادہ تھا کہ اگر میں اُن کی سادگی کے بارے میں آپ کو بتاؤں تو آپ اچھل پڑیں گے کہ کیا ایسے لوگ بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ یہ بہت غریب شخص تھا، کسی نے اس بیچارے کو پیسے دیئے تو یہ بھی مدینے کا مسافر بن گیا۔ یہاں کراچی میں اُس کا یہ حال تھا کہ اپنے ساتھ ایک تھیلی میں مٹی کے برتن رکھتا تھا اور جہاں کھانے کا موقع آتا وہاں عام برتنوں کے بجائے اپنے مٹی کے برتن نکال کر اُن میں کھانا کھاتا۔ یہ بیچارہ اتنا سیدھا اور شریف تھا کہ اسے کمرے میں لگے ہوئے اے سی کے بارے میں پتا نہیں تھا کہ اس کو اے سی بولتے ہیں۔ اس کی سادگی کے اور بھی بہت سے واقعات تھے لیکن وہ سب مجھے یاد نہیں ہیں، اللہ پاک اُس کے صدقے میری مغفرت فرمائے۔ جب ہم نے اسے سفینے پر دیکھا تو اپنے ساتھ شامل کرلیا کیونکہ میں نے پہلے بھی یہ سفر کیا تھا اور مجھے پتا تھا کہ وہاں بہت آزمائشیں ہوتی ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بیچارہ گُم ہو جائے کیونکہ اُسے پتا نہیں تھا کہ وہاں جا کر کیا کرنا ہے اس لئے میں نے کہا کہ تم ہمارے ساتھ ہی رہو۔

(امیرِ اہلِ سنت کی کہانی انہی کی زبانی، قسط28، قسط29)

سفینۂ مدینہ میں لکھا گیا کلام (منتخب اشعار)

خُوشا جھومتا جارہا ہے سفینہ
پہنچ جائیں گے اِنْ شاءَاللہ مدینہ
نہیں روتے عُشّاق دنیا کی خاطر
رُلاتی ہے اُن کو تو یادِ مدینہ
اَب آیا کہ اَب آیا جدّہ کا ساحل
اَب آئے گا مکّہ چلیں گے مدینہ

میں مکّے میں جَاکر کروں گا طواف اور
نصیب آبِ زم زم مُجھے ہو گا پینا
تڑپ اٹھے آقا کے دیوانے عطّار
مدینے کی جانب چلا جب سفینہ
(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص370)

یہ بڑا ہی پُرکیف سفر تھا، جب جہاز میں اعلان ہوا کہ اب احرام باندھ لو تو حاجی اپنے اپنے کمروں سے احرام باندھ کر باہر نکلے اور لبیک کی صدائیں بلند ہوئیں اُس وقت کا منظر بیان سے باہر ہے۔ ایک سی مین (Seaman) ان چیزوں سے متأثر ہو کر ہم سے بڑی محبت کرنے لگے اور ہماری بہت خدمت کرتے تھے۔ ایک بار انہوں نے مجھ سے کہا کہ مجھے معاف کر دو، میں آپ لوگوں کی بہت مخالفت کرتا تھا، مجھے پتا نہیں تھا کہ تم لوگ ایسے ہو۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صرف ہمیں دیکھ کر ہی اُس کی غلط فہمی دور ہوگئی۔ (حاجی عبد الحبیب عطّاری نے بتایا:) اُس سی مین کے بیٹے "رضوان بھائی" آج دعوتِ اسلامی کے مبلغ ہیں اور انہوں نے اپنے والد سے اُس سفینے کا جو احوال سنا وہ سنتے ہیں۔ (رضوان عطّاری نے عرض کی:) امیرِ اہلِ سنّت نے جس سفینے کا ذکر کیا ہے اُس کا نام "سفینۂ شمس" تھا میرے والد صاحب اس سفینے میں "سی مین" تھے، والد صاحب نے بتایا تھا: "اُس جہاز کا کیپٹن بھی امیرِ اہلِ سنت کو دیکھ کر حیران تھا کہ میں کئی بار حاجیوں کو لے کر گیا ہوں اور خود بھی حج کیا ہے لیکن ایسا شخص پہلی بار دیکھا ہے جو نمازِ فجر میں لوگوں کو اُٹھا رہا ہے۔"

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ارشاد فرمایا: اس سفر سے واپسی پر میں نے جدہ شریف میں یہ کلام لکھا تھا جسے ہمارے واپس پہنچنے پر حاجی مشتاق عطّاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیماڑی بندر گاہ پر پڑھا تھا:

آہ! مسجدِ نبوی، ہائے گنبدِ خَضرا
آہ! روضۂ انور، میں مدینہ چھوڑ آیا
(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص192)

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (مئی 2024ء)

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اور آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، مئی 2024ء میں دیئے گئے 5 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: (1) 107 سنّتیں اور آداب: 27لاکھ، 52ہزار128 (2) امیر اہلسنت سے جھوٹ کے بارے میں 24 سوال جواب: 27لاکھ، 62ہزار316 (3) جہنم کیا ہے؟: 28لاکھ، 97ہزار68 (4) خشوع و خضوع والی نماز: 27لاکھ، 20ہزار186 (5) کیا تنگدستی بھی نعمت ہے؟: 27لاکھ، 56ہزار810۔

مئی 2024ء میں امیراہل سنت کی جانب سے جاری کئے گئے پیغامات کی تفصیل

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے مئی 2024ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 3530 پیغامات جاری فرمائے جن میں 521 تعزیت کے، 2851 عیادت کے جبکہ 158 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات کے ذریعے امیر اہل سنت نے بیماروں سے عیادت کی، انہیں بیماری پر صبر کا ذہن دیا جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

مزار حضرت نعیم اللہ بہرائچی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت شاہ مینا شیخ نظام الدین محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
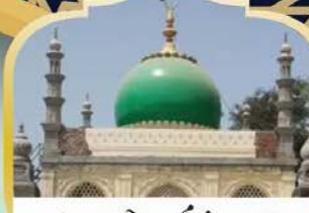
مزار حضرت شاہ محمود راجن رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مقبول احمد شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اپنے بُزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

صَفَرُ الْمُظفر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 81 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" صَفَرُ الْمُظفر 1439ھ تا 1444ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمایئے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان 1 حضرت ابو لیلیٰ اوسی انصاری رضی اللہُ عنہ نے غزوۂ بدر کے علاوہ سب غزوات میں شرکت فرمائی، بعد میں کوفہ منتقل ہوگئے تھے، حضرت علی رضی اللہُ عنہ کے ساتھ تمام جنگوں میں حصہ لیا، آپ کی شہادت جنگِ صِفّین (صفر 37ھ) میں ہوئی۔[1] 2 حضرت ہاشم بن عُتبہ قُرَشی زُہری رضی اللہُ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے تھے، فتحِ مکہ کے دن ایمان لائے اور کئی معرکوں بالخصوص جنگ یرموک، قادسیہ اور جلولاء میں شاندار خدمات پیش کیں، آپ قریش کے بہادروں اور فضلا میں شامل تھے، جنگ صفین (صفر 37ھ) میں آپ حضرت علی کے لشکر کے علم بردار تھے، اسی میں بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام 3 بانی خانقاہ مینائیہ لکھنؤ حضرت مخدوم شاہ مینا شیخ نظام الدین محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک صدیقی صوفی خاندان میں ہوئی اور 23 صفر 884ھ کو وصال فرمایا۔ آپ مادر زاد ولی، علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، صاحبِ مجاہدہ، تارکُ الدنیا، قطبِ وقت، سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے مشہور شیخِ طریقت، علمِ شریعت و روحانیت کے جامع اور علما و عوام کے مرجع تھے۔[3] 4 ولیِّ شہیر شاہ راجن حضرت شیخ محمود چشتی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک صوفی گھرانے میں ہوئی، والدِ گرامی سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے شیخ طریقت تھے، آپ انہیں کے مرید و خلیفہ تھے، اہلِ گجرات نے آپ سے خوب ظاہری و باطنی فیض حاصل کیا۔ وصال 22 صفر 900ھ میں ہوا۔ مزار بکارت پورہ، اناوڑہ، پیران پٹن، صوبہ گجرات ہند میں ہے۔[4] 5 قطب الکبیر حضرت شیخ عبد الرزاق حَمَوِی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ حماہ شام میں موجود خاندانِ غوث الاعظم کے چشم و چراغ، شیخ المشائخ، سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت، خاص و عام میں مقبول، حلب، دمشق اور طرابلس وغیرہ میں کثیر سیاحت کرنے والے

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

تھے، آپ کا وصال 6 صفر 901ھ کو ہوا، اپنے دادا کے مزار کے ساتھ (باب الناعورہ حماہ میں) دفن کئے گئے۔[5] 6 ولیِ کامل حضرت خواجہ محمد اسحاق قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش پاکھڑی شریف ہند کے ایک صوفی گھرانے میں ہوئی اور وصال 10 صفر 1010ھ کو میانہ گوندل (نزد فتح پور) گجرات پاکستان میں ہوا، آپ سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت، صاحب مجاہدہ اور مستجاب الدعوات تھے۔[6] 7 سیدُ العاشقین حضرت بابا بلھے شاہ سید محمد عبد اللہ جیلانی قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1061ھ میں اُچ شریف (احمد پور شرقیہ، ضلع بہاول پور) پاکستان میں ہوئی اور وصال 6 صفر 1181ھ کو فرمایا، مزار قصور (پنجاب) پاکستان میں ہے۔ آپ عالم باعمل، ولی کامل اور مشہور صوفی پنجابی شاعر ہیں۔[7] 8 نقشبندی بزرگ حضرت علّامہ نعیم اللہ بہرائچی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1153ھ کو موضع بھدوانی ضلع بہرائچ میں ہوئی اور 5 صفر المظفر 1218ھ بہرائچ میں نماز کی حالت میں وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، شیخ طریقت اور مصنف کتب تھے۔ بہرائچ اور لکھنؤ میں درس و تدریس اور رشد و ہدایت میں مصروف رہے، دو درجن کتب میں سے معمولات مظہریہ، بشارات مظہریہ اور رسالہ در احوالِ خود بھی ہیں۔[8]

علمائے کرام رحمہم اللہ السّلام 9 شرف الملت والدین حضرت شیخ عبد الرحیم صدیقی جرہی شیرازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے آباء و اجداد کا تعلق جرہ نزد کازرون (صوبہ فارس، ایران) سے ہے۔ آپ کی ولادت 3 صفر 744ھ کو شیراز (ایران) میں اور وصال 17 صفر 828ھ کو لار (Lar، صوبہ فارس، ایران) میں ہوا۔ حفظِ قراٰن کے بعد آپ نے عرب و عجم کے کثیر علما سے استفادہ کیا، آپ محدث، متکلم، صاحبِ تصوف اور کثیرُ الفیض بزرگ تھے، شیراز، عراق، مصر، شام اور فلسطین کے علما آپ سے مستفیض ہوئے، آپ عبادت و تلاوت میں کثرت کرنے، نفلی روزے رکھنے اور پنج وقتہ باجماعت نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرنے میں حریص تھے۔[9] 10 حسامُ الملت والدین حضرت امام ابو محمد حسن بن محمد بن ایوب شریف النسابہ حسنی حسینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت قاہرہ مصر میں 767ھ کے آخر میں ہوئی، حفظِ قراٰن کے بعد علمائے مصر، علمائے حرمین اور علمائے شام و بیتُ المقدس سے علوم اسلامیہ حاصل کئے، فراغت کے بعد اسکندریہ شہر میں تدریس و تصنیف میں مصروف ہوگئے، خلق کثیر نے آپ سے استفادہ کیا، آپ فقیہ و فاضل، صابر و شاکر، متواضع و سلیم الفطرت اور مرجع خاص و عام تھے۔ ابتدائے صفر المظفر 866ھ کو وصال فرمایا، تدفین باب النصر (قاہرہ مصر) سے باہر ہوئی۔[10]

11 شمسُ العلماء حضرت مولانا خواجہ مقبول احمد شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1313ھ کو ڈنگی وچھ ضلع بارہمالہ کشمیر میں ہوئی اور وصال 5 صفر 1390ھ کو فرمایا، مزار مبارک قلعہ محلہ، قصبہ ہانگل، دھارواڑ، کرناٹک ہند میں ہے۔ آپ مدرسہ نعمانیہ دہلی، جامعۃ الازہر مصر اور بریلی شریف میں امام احمد رضا خان سے مستفیض ہوئے، آپ عالم دین، شیخ طریقت اور مصلح امت تھے۔[11] 12 مصنفِ کُتبِ کثیرہ حضرت علّامہ ولیُّ اللہ فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1186ھ مطابق 1768ء میں ہوئی اور آپ نے صفر 1271ھ مطابق 1853ء میں وصال فرمایا۔ آپ علمی بلندیوں پر فائز تھے، مالی و دنیاوی طور پر بھی مضبوط تھے۔ ساری زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزاری، فارسی میں تفسیرِ قراٰن سمیت 20 تصانیف و حواشی تالیف فرمائے۔[12]

---

(1) الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 7/292 (2) الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 6/404، 405- الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 4/107 (3) خزینۃ الاصفیاء، 2/297 تا 299- کتابی سلسلہ 10، سلطان المشائخ نمبر، ص409 (4) تذکرۃ الانساب، ص83 (5) اتحاف الاکابر، ص401 (6) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/147 (7) فیضان بابا بلھے شاہ، ص3- اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 4/850 (8) تاریخ مشائخ نقشبندیہ از علامہ نفیس احمد مصباحی، ص696 تا 702 (9) الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، 4/180، 181 (10) ہدیۃ العارفین، 1/286- الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، 3/121 (11) تذکرہ سید مقبول احمد شاہ کشمیری، ص59 (12) ممتاز علمائے فرنگی محل، ص118 تا 121۔

ثَرِید

مولانا احمد رضا عطاری مَدَنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مرغوب غذاؤں میں ثرید بھی شامل ہے۔ شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی کو "ثَرِید" کہتے ہیں، لذت اور فائدے سے لبریز ثَرِید ہزاروں سال سے لوگوں کی غذاؤں میں شامل ہے۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ثَرِید تیار کیا تھا۔ (1)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پر دادا ہاشم نام سے مشہور ہیں حالانکہ ان کا اصلی نام "عمرو" تھا، چونکہ ایک بار آپ نے روٹیوں کا چورا کرکے اونٹ کے گوشت کے شوربے میں ثَرِید بنا کر لوگوں کو خوب پیٹ بھر کر کھلایا تھا چنانچہ اس دن سے لوگ آپ کو "ہاشم" (روٹیوں کا چورا کرنے والا) کہنے لگے۔ (2)

ثرید سے متعلق احادیث

ثرید سے متعلق کئی احادیث موجود ہیں۔ یہاں ان احادیث کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلی قسم میں ان احادیث کو ذکر کیا ہے جن میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ثرید تناول فرمانے کا ذکر ہے جبکہ دوسری قسم میں وہ احادیث ذکر کی ہیں جن میں صرف ثَرِید کا ذکر ہے۔ آیئے: احادیثِ پاک ملاحظہ کیجئے:

پہلی قسم

1 حضرت انس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گوشت اور کدو شریف سے بنایا گیا ثرید تناول فرمایا۔ (3)

2 حضرت جابر رضی اللہُ عنہ نے ایک بکری ذبح کرکے اس کا گوشت پکایا اور روٹیوں کا چورہ کرکے ثَرِید بنایا اور اس کو بارگاہِ نبوت میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے اس کو تناول فرمایا، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمانے لگے کہ کھاؤ مگر ہڈی مت توڑنا، جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے تو حضور رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمام ہڈیوں کو ایک برتن میں جمع فرمایا اور ان ہڈیوں پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر کچھ کلمات پڑھے تو یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ وہ بکری (زندہ ہوکر) کان جھاڑتی ہوئی کھڑی ہوگئی۔ (4)

3 حضرت عکراش رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ثَرِید اور چربی کا پیالہ لایا گیا تو ہم کھانے کے لئے آگے بڑھے، میں اس کے کناروں سے کھانے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ پیغاماتِ عطار المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

لگا تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے عکراش ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے۔ پھر ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کے چھوہارے تھے تو میں اپنے سامنے سے کھانے لگا اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہاتھ تھال میں گھومنے لگا پھر آپ نے فرمایا: اے عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک طرح کا نہیں ہے۔ [5]

حدیثِ پاک کی شرح

- نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اپنے سامنے سے کھانا حضرت عکراش کی تعلیم کے لئے تھا ورنہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر طرف سے کھا سکتے تھے کیونکہ آپ اپنے خادم کے ساتھ کھا رہے تھے۔
- اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر پھل، مٹھائی بھی ایک قسم کی ہو تو ہر شخص اپنے سامنے سے ہی کھائے، اگر چند قسم کی ہو تو جہاں سے جو چاہے اٹھالے مگر پھر بھی درمیان سے نہ کھائے بلکہ دوسرے کناروں سے کھا سکتا ہے۔
- خیال رہے کہ اگر برتن میں اکیلا آدمی ہی کھا رہا ہے تب بھی اپنے سامنے سے ہی کھائے کہ یہ ہی سنت ہے جبکہ ایک ہی کھانا ہو۔ [6]

4 حضرت عبدُاللہ بن سرجس رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ گوشت روٹی کھائی یا فرمایا ثرید کھایا۔ [7]

دوسری قسم 1 حضرت عبدُاللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا محبوب ترین کھانا روٹی کا ثرید تھا اور کھجور و مکھن کا ثرید تھا۔ [8] 2 حضرت سلمان رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں برکت ہے، جماعت، ثرید اور سحری میں۔ [9] 3 حضرت واثِلہ بن اسقع رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ اَصحابِ صفہ نے ایک دفعہ بھوک کی شکایت کی اور مجھ سے کہنے لگے کہ آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جایئے! اور ہمارے لئے کھانا طلب کیجئے، میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا سے کھانے کا پوچھا تو انہوں نے روٹی کے چند خشک ٹکڑے پیش کئے۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور روٹی کے ٹکڑے اس میں ڈال کر دستِ مبارک سے ثرید بنانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے پیالہ ثرید سے بھر گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے واثِلہ! جاؤ اور 10 اَصحاب کو لے آؤ چنانچہ، میں گیا اور دس لوگوں کو بلا لایا پھر اسی طرح مزید تین بار دس دس افراد آئے اور سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ جبکہ پیالہ جوں کا توں بھرا ہوا تھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے واثِلہ! اسے عائشہ کے پاس لے جاؤ۔ [10]

ثرید کے فوائد جہاں ثرید لذت میں اپنی مثال آپ ہے وہیں ثرید کے طبی فوائد بھی بہت زیادہ ہیں، آیئے: چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

- آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔
- ثرید کے ٹکڑے پیٹ اور معدے کے لئے بہت مفید ہیں۔
- جسم اور اعصاب کو قوت بخشتا ہے۔ کیونکہ ثرید میں روٹی اور گوشت جیسے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ثرید کھائیں اور اپنے معزز مہمانوں کا بھی ثرید سے اکرام کریں۔ سنت پر بھی عمل ہو جائے گا اور مذکورہ بالا فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ [11]

---

(1) مرقاۃ، 8 / 265 (2) مدارج النبوۃ، 2 / 8 (3) دیکھئے: ابن ماجہ، 4 / 28، حدیث: 3303 (4) المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، 7 / 66 (5) ابن ماجہ، 4 / 15، حدیث: 3274- ترمذی، 3 / 335، حدیث: 1855 ملخصاً (6) مراٰۃ المناجیح، 6 / 45 (7) دیکھئے: مسلم، ص982، حدیث: 6088 (8) ابوداؤد، 3 / 492، حدیث: 3783 (9) معجم کبیر، 6 / 251، حدیث: 6127 (10) دیکھئے: معجم الکبیر، 22 / 86، حدیث: 208 (11) مختلف طبی ویب سائٹس۔

تاریخ کے اوراق

مدینہ طیبہ کے تاریخی و مقدس مقامات

مولانا محمد آصف اقبال عطاری مَدَنی*

کائنات کے عظیم شہر مدینۂ منوّرہ میں ایسے بہت سے مقامات ہیں جو اپنی نسبتوں اور تاریخی یادوں کے سبب بابرکت اور مقدس ہوگئے، اہلِ ایمان شروعِ اسلام سے ہی ان کے ساتھ اپنی عقیدتوں کا اظہار کرتے چلے آرہے ہیں، بعض متبرک مقامات کا تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے۔

جنت البقیع

یہ مسجدِ نبوی شریف کے جوارِ رحمت میں جنوب مشرقی جانب واقع مدینۂ منورہ کا قدیم اور مشہور و مبارک قبرستان ہے، بعدِ وصال صحابۂ کرام کی تدفین کے لیے خاص طور پر یہ جگہ منتخب کی گئی، رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس جگہ (بقیع کے انتخاب) کا حکم ہوا ہے۔[1] عربی میں بقیع درخت والے میدان کو کہتے ہیں اس میدان میں پہلے غَرْقَد کے درخت تھے اسی لئے اس جگہ کا نام "بقیعُ الْغَرقد" ہوگیا۔[2] عرب لوگ عُمُوماً اپنے قبرستانوں کو جنّت کہہ کر پکارتے ہیں اسی لئے "جنت البقیع" پکارا جانے لگا۔[3] یہاں تقریباً 10ہزار صحابۂ کرام، اَجِلَّہ اہلِ بیتِ اطہار، بے شمار تابعینِ کرام، تبع تابعین اور اولیائے عظام اور دیگر خوش بخت مسلمان مدفون ہیں۔[4] چند مشہور نام یہ ہیں: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی، امیر المومنین حضرت امام حسن مجتبیٰ، سیدہ کائنات خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراء، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عباس بن عبد المطلب، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، اُمُّ المؤمنین عائشہ صدیقہ و دیگر اُمہات المؤمنین، حضرت ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، حضرت ابوہریرہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم اجمعین۔[5] مہاجرین میں سے سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون اور انصار میں سے سب سے پہلے حضرت اسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہما جنت البقیع میں دَفن ہوئے۔[6] زائرینِ مدینہ کے لیے علمائے کرام فرماتے ہیں: قبرستان جنت البقیع کی زیارت سنت ہے روضۂ منورہ کی زیارت کرکے وہاں جائے خصوصاً جمعہ کے دن۔[7]

جبل احد

یہ ایک جنّتی پہاڑ ہے جو مدینہ پاک کے شمال میں واقع ہے، اس کی بلندی 3533 فٹ ہے، غزوہ اُحد اسی پہاڑ کے دامن میں پیش آیا تھا۔ بہت سی احادیثِ مبارکہ میں ثواب اور گناہ کو بیان کرنے کے لئے اس پہاڑ کی مثال دی گئی ہے، حضور پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس پہاڑ سے محبت ہے، ارشاد فرمایا: احد یحبنا و نحبہ جبل من جبال الجنۃ ترجمہ: احد جنّتی پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں۔[8] ایک روز نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر تھے کہ یکایک وہ ہلنے لگا تو رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اثبت احد فانما علیك نبی و صدیق و شهیدان یعنی اے احد! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔[9]

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

مزاراتِ شہدائے احد

3ہجری میں غزوۂ احد پیش آیا، اس تاریخی جنگ میں 70 مسلمان شہید ہوئے، ان کی شہادت کے 46 سال بعد میدانِ احد سے ایک نہر کی کھدائی کے دوران بعض شہدائے اُحد کی قبریں کھل گئیں۔ اَہلِ مدینہ اور دوسرے لوگوں نے دیکھا کہ شہدائے کرام کے کفن سلامت اور بدن تَرو تازہ ہیں اور انہوں نے اپنے ہاتھ زخموں پر رکھے ہوئے ہیں۔ جب زخم سے ہاتھ اٹھایا جاتا تو تازہ خون نکل کر بہنے لگتا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ پُر سکون نیند سو رہے ہیں۔[10] حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر سال کے شروع میں شہدائے اُحد کی قبروں (مزارات) پر تشریف لاتے اور یوں سلام فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔[11] امام المحدثین حضرت شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلَوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جو شخص ان شُہدائے اُحد سے گزرے اور ان کو سلام کرے یہ قیامت تک اُس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ شُہدائے اُحد اور خاص طور پر مزارِ امیر حمزہ سے بارہا سلام کے جواب کی آواز سنی گئی ہے۔[12]

مزار سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

جبلِ احد کے دامن میں شہدائے احد کے مزارات میں حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا مزار فائضُ الانوار خصوصی اہمیت کا حامل ہے، عاشقانِ رسول بڑی عقیدت و احترام کے ساتھ یہاں حاضری دیتے ہیں اور خوب برکتیں پاتے ہیں۔ آپ حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حقیقی چچا، رضاعی بھائی، بہت بہادر و دلیر تھے، اسد اللہ، اسد الرسول، فاعل الخیرات، کاشف الکربات اور سید الشہدا آپ کے القابات ہیں، آپ بھی غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ میدان احد میں نہر کی کھدائی کے دوران اتفاق سے بیلچہ آپ کے پاؤں مبارک میں لگ گیا جس کی وجہ سے زخم سے تازہ خون بہہ نکلا۔[13]

یہ ہیں شہرِ محبت مدینہ طیبہ کی کچھ خوشبودار باتیں اور تذکرۂ خیر ورنہ اس کے فضائل و کمالات، خصوصیات، خوبیاں، عظمتیں اور رفعتیں بے شمار ہیں، اس شہر کی عظمت و رفعت کے کیا کہنے جس کی شان و شوکت کو خالق ارض و سما اللہ پاک بیان کرے، جس کی فضیلتیں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبانِ حق ترجمان سے ظاہر ہوں، جس کی محبت میں دنیا بھر کے عاشقانِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تڑپتے ہوں، جہاں پہنچنے پر اہلِ محبت کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو اور جدائی پر غم کے آنسو رواں ہو جاتے ہو، جس کے در و دیوار اور ذرہ ذرہ چومنے کو دل چاہتا ہو، جس کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بنایا جاتا ہو، جس کی چاہت و الفت میں دل دھڑکتے ہوں، جہاں زندگی بسر کرنے کی تمنا اور موت کی آرزو کی جاتی ہیں، الغرض یہ مدینہ پاک خالق و مخلوق کی محبوب ترین جگہوں میں سے ایک ہے اور وجہ صرف یہ ہے کہ یہ اللہ کے حبیب، تاجدارِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا شہر مبارک ہے، وہاں آپ تشریف فرما ہیں۔ عاشقِ رسول امیرِ اہلِ سنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری مُدَّظِلُّہُ العالی کہتے ہیں:

مدینہ اس لیے عطّار جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں[14]

خلاصہ یہ کہ مدینہ منورہ گویا دونوں جہاں کا تاج ہے، بقول شاعر

وہ مدینہ جو "کونین کا تاج" ہے جس کا دِیدار مومن کی معراج ہے
زندگی میں خدا ہر مسلمان کو وہ مدینہ دکھادے تو کیا بات ہے

---

(1) مستدرک، 4/191، حدیث: 4919 (2) مراٰۃ المناجیح، 2/525 (3) جستجوئے مدینہ، ص598 (4) جنتی زیور، ص390، عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص262 (5) وفاء الوفا، 3/1411 وغیرہ (6) شرح ابوداؤد عینی، 5/272 (7) جنتی زیور، ص390 (8) معجم کبیر، 17/18، حدیث: 19 (9) بخاری، 2/527، حدیث: 3686 (10) سبل الہدیٰ والرشاد، 4/252- کتاب المغازی للواقدی، 1/267- دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/291 (11) مصنف عبدالرزاق، 3/381، حدیث: 6745 (12) جذب القلوب، ص177 (13) طبقات ابن سعد، 3/7 (14) وسائل بخشش (مرمم)، ص283۔

پیشانی پر محراب

مولانا احمد رضا مغل عطاری مدنی*

بعض نمازی لوگوں کی پیشانی پر گہرے سانولے یا بھورے (Dark Brown) رنگ کے نشان ہوتے ہیں جسے محراب بھی کہتے ہیں۔ نمازیوں کے چہرے پر نشان کا تذکرہ قراٰن وحدیث میں بھی ملتا ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚۛ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل ورضا چاہتے ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے۔[1]

اس آیت کی تفسیر میں مفتی محمد قاسم عطاری مَدَّ ظِلُّہُ العالی تحریر فرماتے ہیں: ان کی عبادت کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ظاہر ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ علامت وہ نور ہے جو قیامت کے دن اُن کے چہروں سے تاباں ہوگا اور اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بہت سجدے کئے ہیں۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ وہ علامت یہ ہے کہ ان کے چہروں میں سجدے کا مقام چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔ حضرت عطاء رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول ہے کہ رات کی لمبی نمازوں سے اُن کے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: ”جو رات میں کثرت سے نماز پڑھتا ہے تو صبح کو اس کا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے۔“ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے۔[2]

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِی فَرِیْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ یعنی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی شے محبوب نہیں۔ (دو قطروں میں سے ایک) آنسو کا وہ قطرہ جو اللہ پاک کے خوف سے نکلے، (دوسرا) خون کا وہ قطرہ جو اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے نکلے۔ دو نشانوں میں سے ایک نشان وہ ہے جو اللہ پاک کے راستے میں پڑے، دوسرا نشان وہ ہے جو اللہ پاک کے فرائض میں سے کسی فریضے کو سرانجام دیتے ہوئے پڑے۔[3]

محمد بن علّان الشافعی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث پاک کی روشنی میں لکھتے ہیں: پہلا نشان وہ ہے جو اللہ پاک کے راستے میں پڑے، یعنی تلوار یا نیزہ لگنے کے بعد زخم کا جو نشان باقی رہے اور دوسرا نشان وہ جو اللہ پاک کے فرائض میں سے کسی فریضے کو سرانجام دیتے ہوئے پڑے، جیسے (سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے کی وجہ سے) اعضاءِ وضو کا پھٹنا اور سجدے کا نشان۔[4]

حضرت ابومالک اَشْعَری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلصَّلَاةُ نُوْرٌ یعنی نماز نور ہے۔[5]

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی نماز مسلمان کے دل کی، چہرے کی، قبر کی، قیامت کی روشنی ہے۔ پُل صراط پر سجدے کا نشان بیٹری (ٹارچ) کا کام دے گا۔ رب فرماتا ہے: ﴿نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ﴾ (ترجَمۂ کنزُالایمان: ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے)۔[6]

پڑھتے رہو نماز تو چہرے پہ نور ہے
پڑھتا نہیں نماز وہ جنّت سے دور ہے

(1) پ 26، الفتح: 29 (2) صراط الجنان، 9/389-خازن، الفتح، تحت الآیۃ: 29، 4/162- مدارک، الفتح، تحت الآیۃ: 29، ص1148 ملتقطا (3) ترمذی، 3/253، حدیث: 1675 (4) دلیل الفالحین، 2/373، تحت الحدیث: 455 ملخصاً (5) مسلم، ص115، حدیث: 534 (6) پ 28، التحریم: 8- مراٰۃ المناجیح، 1/232۔

* مدنی چینل فیضانِ مدینہ، کراچی

فاس کا سفر (قسط:03)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

فاس کی طرف روانگی اس کے بعد ہم انٹرنیٹ کی مدد سے راستہ معلوم کرتے ہوئے فاس (Fes) کے سفر پر روانہ ہوئے۔ صبح ہم نے باقاعدہ ناشتہ نہیں کیا تھا اور اب نماز ظہر اور (Lunch) کا بھی انتظام کرنا تھا۔ ایک مناسب مقام پر رُک کر ہم نے دونوں کام کئے اور آگے سفر شروع کیا۔ راستے میں ایک مقام پر کینو (Orange) کے باغات اور بیچنے والے نظر آئے تو ہم نے خرید کر کھائے۔

مالٹا اور کینو کے فوائد ❁ مالٹا اور کینو وٹامن سی (Vitamin C) کا خزانہ ہیں ❁ ان کا استعمال دل کی بیماریوں سے بچاتا اور بلڈ پریشر (Pressure Blood) کو نارمل رکھتا ہے ❁ انہیں کھانے سے نظامِ انہضام (System Digestive) میں بہتری آتی ہے ❁ بخار اور یرقان (Hepatitis) میں بھی ان کا استعمال مفید ہے ❁ دل و دماغ کو راحت بخشتا ہے ❁ جسم سے پانی کی کمی کو دور کرتا ہے۔

ہم نے نمازِ عصر بھی اسی جگہ ادا کی۔ یہاں ہمیں معلوم ہوا کہ راستے میں سیدھی جانب زرھون (Zerhoun) شہر آتا ہے جس کا دوسرا نام مولائی ادریس (Moulay Idriss) ہے۔ مراکش میں اب اکثر لوگ اس شہر کو مولائی ادریس ہی کہتے ہیں، یہاں ایک پہاڑ کی چوٹی پر حضرت سیدنا مولائی ادریس اول رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے۔

ہماری اصل منزل تو فاس تھی لیکن چونکہ ہمارے سفر کا اصل مقصد ہی مزاراتِ اولیا پر حاضری تھا اس لئے ہم نے اپنی گاڑیوں کا رخ زرھون شہر کی طرف کرلیا۔

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جُمُعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پاکر اس وقت اللہ پاک سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ پاک اسے ضرور دے گا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔[1]

قبولیتِ دُعا کے اس وقت سے متعلق ایک دوسری حدیث میں اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جُمُعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عَصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔[2]

صدرُ الشّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قَبولیّتِ دُعا کی ساعتوں کے بارے میں دو قول قوی ہیں: 1 امام کے خطبے کے لئے بیٹھنے سے ختم نَماز تک 2 جُمُعہ کی پچھلی (یعنی آخری) ساعت۔[3]

جمعہ کے دن غروبِ آفتاب سے پہلے ہمارا قافلہ زرھون شہر کی طرف رواں دواں تھا، گاڑی کے اندر ہی اسلامی بھائیوں نے دُعا کا اہتمام کیا۔

حضرت مولائی ادریس اوّل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری

حضرت سیدنا مولائی ادریس اوّل رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف بھی پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے۔ ہم نے مزار پر حاضری دی اور نمازِ مغرب بھی وہیں ادا کی۔ یہاں ہر سال 12 ربیعُ الاول شریف کو بڑے پیمانے پر محفلِ عید میلادالنبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انعقاد ہوتا ہے، اسی طرح ہر سال 26 رمضانُ المبارک کو ایک محفل منعقد ہوتی ہے جس میں بخاری شریف کا ختم کیا جاتا ہے۔

مزار شریف کے قریب اسلامی بھائیوں نے قصیدۂ بُردہ شریف پڑھا اور اجتماعی دُعا کا سلسلہ ہوا، اس موقع پر کئی زائرین بھی جمع ہوگئے اور ان سے ملاقات ہوئی۔

مختصر حالاتِ زندگی حضرت سیدنا مولائی ادریس اوّل رحمۃ اللہ علیہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب یہ ہے: مولائی ادریس اوّل بن عبد اللہ الکامل بن حسن مُثنّٰی بن امام حسن مجتبیٰ بن مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہم۔ عباسی خلیفہ موسیٰ الہادی کے دورِ حکومت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک وفادار خادم راشد کے ہمراہ پہلے مصر روانہ ہوئے اور پھر 172ھ میں بلادِ مغرب کی طرف ہجرت کی۔ یہاں پر بَربَر قبیلہ کے سردار اسحاق بن محمد نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور پھر اسی سردار کی تحریک اور کوششوں سے دوسرے قبائل نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یکم ربیعُ الآخر 177ھ کو کسی نے آپ کو زہر دیا جس کی وجہ سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ (4)

اس پورے خطے میں اسلام پھیلنے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نمایاں کردار ہے۔

فاس شہر کی زیارات نمازِ مغرب کے بعد ہم نے ایک بار پھر فاس کی طرف سفر شروع کیا۔ اب تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا سفر باقی تھا، رات شروع ہوچکی تھی اور راستہ بھی پہاڑی تھا۔ فاس میں بابُ الْفُتُوح کے نام سے ایک مشہور قبرستان ہے۔ وہاں جن اولیائے کرام کے مزارات ہیں ان میں سے کچھ نام یہ ہیں:

1. حضرت سیدنا قاضی ابو بکر ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ
2. حضرت سیدنا ابو الحسن بن علی حرازمی رحمۃ اللہ علیہ
3. حضرت سیدنا یوسف الفاسی رحمۃ اللہ علیہ
4. حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
5. حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالعزیز دباغ کے مزار پر حاضری فاس پہنچ کر ہم سیدھے حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کافی پہلے سے پڑھا ہوا تھا اور میرے دل میں ان کی بہت عظمت وعقیدت ہے۔ حاضری کے موقع پر میں بہت خوش تھا اور اپنی قسمت پر ناز کررہا تھا کہ آج میں کس عظیم ہستی کے قدموں میں حاضر ہوں۔ یقیناً یہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت ہے کہ دعوتِ اسلامی والوں کو حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃ اللہ علیہ سمیت اللہ پاک کے ہر ولی سے پیار ہے۔

غوث و خواجہ داتا اور احمد رضا
سے بھی اور ہر اِک ولی سے پیار ہے

شیخ عبدالعزیز دَبّاغ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکرِ خیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبد العزیز بن مسعود دَبّاغ ہے، آپ حسنی سیّد ہیں۔ آپ کی ولادت مراکش کے شہر فاس میں 1095ھ میں جبکہ 1132ھ میں 37 برس کی عمر میں اسی شہر میں وفات ہوئی۔

آپ کے شاگرد حضرت سیدنا احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ کے ملفوظات اور آپ کی سیرت کے کچھ گوشے ایک کتاب میں جمع کئے ہیں جس کا نام ”اَلاِبریز مِن کَلامِ سیدی عبدِ العزیز“ ہے۔ (5)

ولادت کی پیشن گوئی حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت مسعود رحمۃ اللہ علیہ شیخ عربی فشتالی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے، شیخ فَشتالی کا شمار اولیائے کاملین میں ہوتا ہے اور آپ علمِ فقہ و علمِ قرأت میں بھی بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بھانجی آپ کی تربیت میں تھی جس کی شادی آپ نے اپنے شاگرد حضرت مسعود دَبّاغ سے کروائی اور ان کے یہاں حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ میرے ماموں شیخ عربی فَشتالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تمہارے یہاں ایک بچہ پیدا ہوگا جس کا نام عبد العزیز ہوگا اور وہ ولایت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوگا۔

شیخ عربی فشتالی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ خواب میں نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بشارت دی تھی کہ عنقریب تمہاری بھانجی کے ہاں ایک بڑا ولی پیدا ہوگا۔ شیخ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اس بچے کا باپ کون ہوگا؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جواب دیا: اس کا باپ مسعود دباغ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ فَشتالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بھانجی کا نکاح اپنے شاگرد حضرت مسعود دباغ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا۔ (6)

شیخ فشتالی کے تبرکات شیخ عربی فَشتالی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ خواہش تھی کہ ان کی زندگی میں ہی حضرت سیدنا عبد العزیز دبّاغ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہو جائے لیکن 1090ھ میں انہیں یہ محسوس ہوا کہ میری موت کا وقت قریب آچکا ہے تو انہوں نے آپ کے والدین کو بلوا کر فرمایا: میں اللہ پاک کی ایک امانت تم دونوں کے سپرد کر رہا ہوں، جب تمہارے یہاں عبد العزیز کی پیدائش ہو تو تم یہ امانت اسے دے دینا۔ یہ امانت کپڑے کے ایک ٹکڑے اور جوتوں پر مشتمل تھی۔ والدہ نے یہ دونوں چیزیں سنبھال کر رکھ لیں اور پھر کچھ عرصے بعد آپ کی ولادت ہوئی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بالغ ہوئے اور رمضان المبارک کا روزہ رکھا تو 1109ھ رمضان کے مہینے میں آپ کی امی جان کو وہ امانت یاد آگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب شیخ فشتالی کی طرف سے ملنے والے کپڑے کو سر پر رکھا اور جوتا پاؤں میں پہنا تو اچانک آپ کو شدید گرمی کا احساس ہوا یہاں تک کہ آنکھوں میں آنسو آگئے اور شیخ عربی فشتالی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے بارے میں جو پیشین گوئی کی تھی اس کا مفہوم آپ کے سامنے واضح ہو گیا جس پر آپ شکرِ خداوندی بجالائے۔[7]

حضرت علی بن حرازمی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری

حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دبّاغ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف سے رخصت ہو کر ہم حضرت علی بن حرازمی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور وہاں سے فارغ ہو کر فاس شہر میں اپنے میزبان کے گھر گئے جنہوں نے ہماری خیر خواہی اور آرام کا انتظام کیا تھا۔ یہاں ہم نے مراکش میں دینی کاموں کے آغاز کے بارے میں بھی مشورہ کیا۔

دورانِ سفر امیرِ اہلِ سنّت کی خاص توجہ اگلے دن یعنی 17 دسمبر 2022ء بروز ہفتہ ہمیں بذریعہ ٹرین تقریباً ساڑھے 6 گھنٹے کا سفر کرکے موروکو (Morocco) کے شہر مراکش (Marrakesh) جانا تھا۔ ٹرین اپنے مقررہ وقت پر 10 بج کر 40 منٹ پر روانہ ہوئی اور راستے میں مختلف پلیٹ فارمز پر رکتی رہی۔ دورانِ سفر نمازِ ظہر کا وقت شروع ہونے کے بعد جب ایک جگہ ٹرین رکی تو ہم نے نمازِ ظہر ادا کی۔ راستے بھر دلائلُ الخیرات شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ ذکرِ امیرِ اہلِ سنّت بھی ہوتا رہا۔ اسی دوران شرکائے قافلہ کی ایک ویڈیو بنائی گئی جس میں دلائلُ الخیرات شریف پڑھنے کے مناظر بھی تھے۔ یہ ویڈیو امیرِ اہلِ سنّت کو بھیجی گئی تو آپ کا دعاؤں بھرا پیغام تشریف لایا۔ اس دوران ہمارے ساتھ موجود ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ان کے بھائی کو کینسر ہے، امیرِ اہلِ سنّت سے دعا کروادیں۔ ان کی یہ درخواست امیرِ اہلِ سنّت کو بھیجی گئی تو اسی وقت آپ کی طرف سے دعاؤں بھرا پیغام آیا۔ امیرِ اہلِ سنّت کا یہ شفقت بھرا انداز دیکھ کر وہ اسلامی بھائی خوشی سے سرشار تھے، اس موقع پر انہیں ترغیب دلائی گئی کہ ایک مٹھی داڑھی رکھنے کی نیت کرلیں تو انہوں نے فوراً نیت کرلی۔ جب ان کی اس نیت کا پیغام امیرِ اہلِ سنّت کو بھیجا گیا تو کرم بالائے کرم ایسا ہوا کہ ان کے لئے بھی نیکی کی دعوت بھرا ایک پیغام تشریف لے آیا۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! ذرا اندازہ لگائیں کہ یہ سفر کتنا پُرکیف ہوگا۔

دورانِ سفر آسٹریلیا ریجن کے ذمہ داران کے ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں بذریعہ ویڈیو کال شرکت اور دیگر دینی کاموں کے حوالے سے مشاورت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

دورانِ سفر مدنی مذاکرے میں شرکت ہمارا یہ سفر ہفتے کے دن جاری تھا اور ہر ہفتے کو پاکستان میں نمازِ عشا کے بعد عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں مدنی مذاکرے میں کا سلسلہ ہوتا ہے جو مدنی چینل کے ذریعے براہِ راست (Live) دکھایا جاتا ہے۔ پاکستان کا وقت موروکو (Morocco) سے 5 گھنٹے آگے ہے، موروکو میں جب عصر کا وقت قریب آیا تو پاکستان میں عشا کی نماز کے بعد مدنی مذاکرے کا وقت تھا اس لئے دورانِ سفر مدنی مذاکرہ دیکھنے کا سلسلہ بھی رہا۔

ہماری ٹرین جب مراکش شہر پہنچی تو ہم نے اسٹیشن پر ہی نمازِ عصر ادا کی۔ (جاری ہے)

---

(1) مسلم، ص330، حدیث: 1973 (2) ترمذی، 2/30، حدیث: 489 (3) بہارِ شریعت، 1/754 (4) الاعلام للزرکلی، 1/279-3/11 ماخوذاً (5) الاعلام للزرکلی، 4/28 ماخوذاً (6) الابریز، 1/39 تا 41 ماخوذاً (7) الابریز، 1/41، 42۔

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی قراٰنی نصیحتیں

ابو ثوبان عبد الرحمٰن عطاری
(درجۂ دورۂ حدیث جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)

نصیحت کا لغوی معنی "اچھی صلاح، نیک مشورہ" کے ہیں۔ اسی کا ایک دوسرا لفظ ہے نصیحت آمیز یعنی عبرت دلانے والی بات۔ (فیروز اللغات، ص1430)

نصیحت قولی بھی ہوتی ہے اور فعلی بھی۔ لوگوں کو اللہ و رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پسندیدہ باتوں کی طرف بلانے اور ناپسندیدہ باتوں سے بچانے اور دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ وعظ و نصیحت بھی ہے۔ وعظ و نصیحت دینی، اخلاقی، روحانی اور معاشرتی زندگی کے لئے ایسے ہی ضروری ہے جیسے طبیعت خراب ہونے کی صورت میں دوا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام اپنی قوموں کو وعظ و نصیحت فرماتے رہے، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے بھی اپنی قوم کو مختلف مواقع پر مختلف انداز میں نصیحتیں فرمائیں جن کا ذکر قراٰنِ پاک میں کئی مقامات پر کیا گیا ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

1 اللہ پاک سے ڈرنے کی نصیحت: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ(۵۰)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ (پ3، اٰل عمرٰن:50)

2 اللہ کی عبادت اور سیدھے راستے کی نصیحت: قراٰنِ کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی ایک نصیحت کا ذکر کچھ یوں ملتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ(۵۱)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اللہ میرا اور تمہارا سب کا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ (پ3، اٰل عمرٰن:51)

3 شرک کی مذمت کرتے ہوئے اس سے بچنے کی نصیحت: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو نصیحت فرمائی کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اللہ پاک کے ساتھ شرک کرنے والوں پر اللہ پاک نے جنت حرام اور جہنم حلال فرما دی ہے اور اسی طرح ظالموں کا بھی کوئی مددگار نہیں جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ(۷۲)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور

تمہارا رب بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنّت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔(پ6، المآئدۃ:72)

4 **مستحقِ عبادت صرف اللہ پاک ہے:** مستحقِ عبادت وہی ہو سکتا ہے جو نفع نقصان وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو اور جو ایسا نہ ہو وہ مستحقِ عبادت نہیں ہو سکتا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا قول قراٰنِ پاک میں یوں بیان فرمایا گیا ہے: ﴿قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ وَ اللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ(۷۶)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے۔(پ6، المآئدۃ:76)

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی مبارک نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے صدقے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں فیضانِ انبیا سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دو چیزوں کے بیان سے تربیت فرمانا

علی اکبر
(درجۂ خامسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی لاہور)

تربیت کا لغوی معنیٰ کسی کو نشوونما کر کے حدِ کمال تک پہنچانا ہے۔ انسان کو پستی سے نکال کر بلندی پر گامزن کرنے اور انہیں آگے بڑھانے میں جن صفات کی ضرورت ہو ان کی دیکھ بھال کر کے پروان چڑھانے کا نام تربیت ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس دنیا میں تشریف لائے اور اپنے مبارک فرامین کے ذریعے مختلف انداز میں پوری دنیا کی اصلاح فرمائی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک انداز یہ بھی تھا کہ دو چیزوں کو بیان کر کے اصلاح فرماتے تھے۔ یہاں وہ 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ذکر کئے جارہے ہیں جن میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو چیزوں کو بیان کر کے تربیت فرمائی ہے:

1 **حسد نہیں مگر دو میں:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حَسَد نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ جسے اللہ پاک نے قراٰن سکھایا وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کے پڑوسی نے سنا تو کہنے لگا: کاش! مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جو فُلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اُس کی طرح عمل کرتا۔ دوسرا وہ شخص کہ جسے اللہ پاک نے مال دیا وہ راہِ حق میں مال کو خَرچ کرتا ہے، کسی نے کہا: کاش! مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فُلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اُسی کی طرح عمل کرتا۔

(بخاری،3/410، حدیث:5026)

2 **دو ناپسندیدہ چیزیں:** پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں جنہیں انسان ناپسند کرتا ہے۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت مومن کے لئے فتنے سے بہتر ہے اور مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی حساب کو کم کر دے گی۔(مراٰۃ المناجیح،7/72)

3 **دو نعمتیں:** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں ہیں، ایک صحت اور دوسری فراغت۔(بخاری،4/222، حدیث:6412)

4 **اللہ پاک کی پسندیدہ دو خصلتیں:** حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبیلہ عبدالقیس کے سردار سے فرمایا: تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ پاک پسند فرماتا ہے۔ بُردباری اور وقار۔(ترمذی،3/407، حدیث:2018)

5 **دو کلمے زبان پر ہلکے میزان پر بھاری:** آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دو کلمے رحمٰن کو بہت زیادہ محبوب ہیں یہ زبان پر بہت ہی ہلکے اور میزانِ عمل میں بہت ہی بھاری ہیں۔(وہ دو کلمے یہ ہیں:) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

(بخاری،4/600، حدیث:7563)

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک فرامین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں کے مطابق

زندگی گزارنے کی سعادت نصیب فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مہمان کے حقوق

محمد ابو بکر عطّاری
(درجۂ سابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی لاہور)

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں اللہ ربُّ العزت نے زندگی گزارنے کے تمام تر معاملات میں انسان کی راہنمائی فرمائی اور جہاں دیگر کثیر احکام بیان فرمائے وہیں مہمان نوازی کو بھی ایک بنیادی وصف اور اعلیٰ خلق کے طور پر بتایا گیا ہے اور مہمان کی تعظیم، خدمت اور ضیافت وغیرہ کا اہتمام میزبان پر اس کی حیثیت کے مطابق لازم قرار دیا۔ ذیل میں انہیں حقوق میں سے پانچ حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے:

1 خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کرنا: مہمان کے حقوق میں سے ہے کہ ان کا پرتپاک استقبال کیا جائے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مختلف قبائل سے آنے والے وفود کے اِستقبال اور ان کی ملاقات کا خاص طور پر اہتمام فرمایا کرتے تھے اور ہر وفد کے آنے پر آپ علیہ السّلام نہایت ہی عمدہ پوشاک زیبِ تن فرما کر کاشانۂ اقدس سے نکلتے اور اپنے خصوصی اصحاب رضی اللہُ عنہم کو بھی حکم دیتے تھے کہ بہترین لباس پہن کر آئیں۔

(صراط الجنان،7/498)

2 عزت و احترام سے پیش آنا: مہمان کے حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ ان کے ساتھ عزت و احترام والا معاملہ کیا جائے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: جو اللہ پاک اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ مہمان کا احترام کرے۔ (بخاری،4/136، حدیث:6136)

اس حدیثِ مبارکہ کا مطلب یہ نہیں کہ جو مہمان کی خدمت نہ کرے وہ کافر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مہمان کی خاطر تواضع کرنا ایمان کا تقاضا اور مؤمن کی علامت ہے۔

(دیکھئے: مراٰۃ المناجیح،6/52)

3 اچھا کھانا کھلانا: مہمان کے بنیادی حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میزبان ان کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق عمدہ و لذیذ کھانے کا اہتمام کرے۔ قراٰنِ پاک میں جلیل القدر پیغمبر حضرت سیدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام کا اسی (ضیافت) کے ساتھ وصف بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ جب آپ علیہ السّلام کے پاس فرشتے بصورتِ انسان تشریف لائے تو آپ نے بچھڑے کے بھنے ہوئے گوشت سے ان کی ضیافت فرمائی۔

(صراط الجنان،4/464)

4 مہمان نوازی میں خود مشغول ہو اور کھانے میں شامل ہو: بہارِ شریعت میں ہے: میزبان کو چاہئے کہ مہمان کی خاطر داری میں خود مشغول ہو، خادموں کے ذمہ اس کو نہ چھوڑے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سنت ہے اگر مہمان تھوڑے ہوں تو میزبان ان کے ساتھ کھانے پر بیٹھ جائے کہ یہی تقاضائے مُروت ہے اور بہت سے مہمان ہوں تو ان کے ساتھ نہ بیٹھے بلکہ ان کی خدمت اور کھلانے میں مشغول ہو۔

(بہار شریعت،3/394)

5 رخصت کرنے کے لئے دروازے تک چھوڑنا: میزبان کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمانوں کو رخصت کرنے کیلئے دروازے تک چھوڑنے آئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا یہ سنت سے ہے کہ انسان اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جائے۔ (ابن ماجہ،4/52، حدیث:3358)

مہمان کو دروازے تک پہنچانے میں اس کا احترام ہے، پڑوسیوں کا اطمینان کہ وہ جان لیں گے کہ ان کا دوست عزیز آیا ہے کوئی اجنبی نہیں آیا۔ اس میں اور بہت حکمتیں ہیں: آنے والے کی کبھی محبت میں کھڑا ہو جانا بھی سنت ہے۔

(دیکھئے: مراٰۃ المناجیح،6/67)

دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ مہمانوں کی تعظیم کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ میں موصول 140 مضامین کے مؤلفین

لاہور: سید عبد النبی، سید عمر گیلانی، سید ابو امین عطّاری، علی شان، محمد ابو بکر عطّاری، مسعود احمد، علی رضا، وارث علی عطاری، علی زین، محمد جنید عطاری، رضائے مصطفٰی، محمد عثمان سعید، محمد عدیل عطاری، محمد مبشر عطاری، حافظ محمد اسامہ، عادل رضا عطاری، تنویر احمد عطاری، کاشف علی عطّاری، احمد حسن، احمد رضا عطاری، ارسلان حسن عطاری، آصف علی، حافظ محمد ابو بکر عطاری، حسن فرید، حسنین علی عطاری، سلطان مدنی، صبیح اسد جوہری، عبد الرحمٰن عطاری، عبد الحنان، علی اکبر، گل محمد عطّاری، مبین علی، محمد روحان طاہر، محمد سرور خان قادری، محمد شعبان عبد الغفور، عمیر، محمد فہیم ندیم، محمد فیصل فانی بدایونی، محمد نعمان، محمد ہارون عطاری، وقاص سمی محمد، محمد یاسر رضا عطاری، وقاص جمیل، محمد ندیم عطاری، محمد یعقوب عطاری، ابو ثوبان عبد الرحمٰن عطاری، محمد قمر شہزاد عطاری، سانول فیاض، محمد جمیل عطاری، عبد الرحیم عطاری، سلیمان رضا عطاری، محمد تیمور عطاری، ابو واصف محمد کاشف علی عطّاری، صفی الرحمٰن عطاری، حافظ مبین ضمیر رضوی عطاری، احمد افتخار عطاری، اسد عطاری، اشتیاق احمد عطاری، جنید یونس، حاجی محمد فیضان، حافظ محمد احمد عطّاری، حافظ محمد حماس، خیال محمد، ذوالفقار یوسف، ذیشان علی، راشد فرید، سلمان علی، شہاب الدین عطّاری، شہزاد، ظہور احمد عُمرانی، عبد المنان عطاری، عبید الرحمٰن عطّاری، عتیق الرحمٰن، عظمت فرید عطاری، علی رضا، فاحد علی عطاری، فخر الحبیب عطاری، کلیم اللہ چشتی عطاری، مبشر حسین عطاری، محمد احسان عطاری، محمد احمد رضا عطاری، محمد اسامہ عطّاری، محمد اسجد نوید، محمد اسد جاوید عطاری، محمد آفتاب اعجاز، محمد اکرام، محمد انس، محمد بلال منظور، محمد ذوالقرنین، محمد زبیر، محمد زین عطاری، محمد سرفراز علی عطاری، محمد شاہزیب سلیم عطاری، محمد شعیب رضا قادری، محمد طاہر رضا، محمد عارف خان عطّاری، محمد عبد اللہ امین عطاری، محمد عدنان عطّاری، محمد عرفان عطاری، محمد عمر فاروق عطاری، محمد فیضان مصطفٰی عطاری، محمد کاشف، محمد مبشر رضا قادری، محمد مدثر رضوی عطاری، محمد مسلم عطّاری، محمد معین عطاری، محمد واجد، وقاص عبد الغفور، مدثر عطاری، مزمل حسن خان، محسن رضا، احمد رضا، نعمان عطاری، یاسر عباس، ضمیر احمد رضا عطّاری۔ راولپنڈی: ذیشان علی، محمد عمر عظیم قادری۔ رائیونڈ: عبد العلی مدنی، محمد حماد۔ سیالکوٹ: امیر حمزہ، فیصل منظور۔ قصور: حافظ محمد عمران عطّاری، محمد ابو بکر عطّاری۔ ملتان: محمد فہیم عزیز عطاری، فہد ریاض عطاری۔ متفرق شہر: محمد جاوید عطّاری مدنی (لیاقت آباد کراچی)، محمد اشفاق عطاری (اٹک)، امجد عالم (اڈیالہ)، محمد اویس خالد (پاکپتن)، محمد عبد المبین عطاری (فیصل آباد)، عبید رضا عطّاری (سرائے عالمگیر، گجرات)، دانیال احمد عطّاری (واہ کینٹ)۔

تحریری مقابلہ عنوانات برائے نومبر 2024ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لئے

مقابلہ نمبر: 57

01 حضرت لوط علیہ السّلام کی قرآنی نصیحتیں

02 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا 5 چیزوں کے بیان سے تربیت فرمانا

03 اولاد کے حقوق

+923012619734

صرف اسلامی بہنوں کے لئے

مقابلہ نمبر: 29

01 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نماز سے محبت

02 معذرت قبول نہ کرنا

03 رعایا کے حقوق

+923486422931

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 اگست 2024ء

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

شخصیات کے تأثرات و تجاویز

1 صاحبزادہ الحاج میاں محمد سالم جان ہاشمی (امیر مرکزی جماعتِ اہلِ سنّت پاکستان، ضلع شکارپور، سندھ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میری ہر مہینے کی پہلی ضرورت ہے جس کا میں مطالعہ کرتا ہوں، اس سے بہت زیادہ اسلامی معلومات ملتی ہے، نوجوانوں سے میری درخواست ہے کہ ہر مہینے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ضرور پڑھا کریں، ربِّ کریم سے دُعا ہے کہ اس ماہنامہ کو مزید ترقیاں عطا فرمائے، اٰمین۔

متفرق تأثرات و تجاویز

2 اَلحمدُ لِلّٰہ مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے وہ مسائل سیکھنے کو ملے ہیں جو میں نے کبھی بھی نہیں سنے تھے۔ (عبد المجید، بیلہ، بلوچستان) 3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر موضوع بہت اعلیٰ ہوتا ہے، بالخصوص اس میگزین کا موضوع "کتابِ زندگی" مجھے بہت پسند ہے، اس سے میری زندگی کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ (محمد سہیل عطاری، طالبِ علم درجہ سادسہ جامعۃُ المدینہ جوہر ٹاؤن، لاہور) 4 مَاشَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" گھر گھر دھوم مچا رہا ہے، مجھے ماہنامہ کے مضامین بہت دل چسپ لگتے ہیں۔ (عبد الحق عطاری، لاڑکانہ، سندھ) 5 میرا ناقص مشورہ یہ ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو جامعۃُ المدینہ کے نصاب میں شامل کروایا جائے۔ (اویس مشتاق، گوجرانوالہ، پنجاب) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں پہلے صحت کے حوالے سے "مدنی کلینک" کا مضمون آتا تھا، اب وہ نہیں آرہا، اُس مضمون کو دوبارہ شامل کرنے کی گزارش ہے۔ (محمد عابد، لودھراں، پنجاب) 7 اَلحمدُ لِلّٰہ میں تین سال سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھ رہی ہوں، مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کا بہت شوق ہے، یہ علمِ دین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ (بنتِ افسر علی، کراچی) 8 مَاشَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت ہی معلوماتی اور دل چسپ ہوتا ہے، اس میں ہر عمر کے افراد کے لئے بہت ہی اہم باتیں ہوتی ہیں اور بالخصوص امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے مہکے مہکے مدنی پھولوں کی تو کیا ہی بات ہے، اللہ پاک ہمیں امیرِ اہلِ سنّت کے فیضان سے مالا مال فرمائے، اٰمین۔ (بنتِ انور زیب، کراچی) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو پہلے میں کچھ خاص توجہ نہیں دیتی تھی، لیکن جب سے جامعۃُ المدینہ گرلز جاکر اس کو پڑھنا شروع کیا تو یہ میرا پسندیدہ ماہنامہ بن گیا، اور اب پورے مہینے مجھے اس ماہنامے کا انتظار ہوتا ہے، اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی عطا فرمائے، اٰمین۔ (بنتِ ذوالفقار علی، طالبہ درجہ ثانیہ جامعۃُ المدینہ گرلز، سیالوی کالونی، فیصل آباد) 10 مَاشَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے بہت معلومات ملتی ہے، میرا پسندیدہ موضوع "مدنی مذاکرے کے سوال جواب" ہے۔ (بنتِ محمد عارف، طالبہ درجہ اولیٰ جامعۃُ المدینہ گرلز، راولپنڈی) 11 ہمیں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا بہت شدت سے انتظار ہوتا ہے، اس کا ہر موضوع ہی شاندار ہوتا ہے جس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ (بنتِ اشفاق، گجرات)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

بڑوں کی عزت کیجئے

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

مکی مدنی آقا، حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا یعنی جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(ترمذی، 3/369، حدیث:1926)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ اس طرح کی احادیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری اُمت یا ہماری ملت سے نہیں۔ (دیکھئے: مراٰۃ المناجیح،6/560)

پیارے بچو! ہمارا پیارا دین، دینِ اسلام ہماری ہر پہلو پر تربیت کرتا ہے اور معاشرے میں لوگوں کے ساتھ ہمارا انداز و رویہ کیسا ہونا چاہئے؟ اس بارے میں بھی ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اس کی عزت کی جائے، اسے اچھے الفاظ کے ساتھ پُکارا جائے وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا آپ کو بھی چاہئے کہ جو آپ سے علم یا عمر میں بڑے ہوں ان کی عزت کریں، اچھے انداز و الفاظ کے ساتھ ان کو پُکاریں اور ان کی بے ادبی نہ کریں۔ اور جو بچے عمر میں آپ سے چھوٹے ہیں حدیثِ پاک پر عمل کرتے ہوئے ان کے ساتھ شفقت اور پیار و محبت سے پیش آئیں، بلاوجہ ان کو ڈرانے، مارنے اور دھمکانے سے پرہیز کریں۔

اللہ پاک ہمیں احادیثِ مبارکہ پڑھ کر ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

صفر المظفر کے مہینے میں انتقال کرنے والے بزرگوں میں ایک نام سلطان صلاح الدین رحمۃُ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ علامہ جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسلامی بادشاہوں میں سلطان صلاحُ الدّین ایوبی جیسا کوئی نہیں۔ (حسن المحاضرۃ،2/224) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃُ اللہ علیہ کثرت سے قراٰن کی تلاوت کرنے اور سننے والے، علم اور علما سے محبت کرنے والے، اللہ کی رضا کی خاطر اپنا مال خرچ کرنے والے اور بہت بڑے عاشقِ رسول تھے۔ ان کی اچھی عادتوں کی وجہ سے اللہ پاک نے ان کو ایسا مرتبہ دیا کہ علما فرماتے ہیں: صلاحُ الدّین ایوبی رحمۃُ اللہ علیہ کی قبر کے پاس دُعا قبول ہوتی ہے۔ (الانس الجلیل،1/542)

پیارے بچّو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ ”ایوبی“ تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کئے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 اسلام 2 قراٰن 3 علم 4 علما 5 دُعا۔

ا	ز	ہ	ا	د	خ	ہ	ا	ر
ع	ف	ہ	ی	ف	ط	ص	م	د
ل	ز	د	ی	ا	ا	ق	ب	ع
م	ح	ی	ب	س	ت	ر	ر	ل
ہ	ع	ی	ب	و	ی	ا	ا	م
ر	ل	س	ت	غ	ف	ن	م	ا
ح	د	ی	ا	ع	د	و	ح	ق
ی	م	ا	ل	س	ا	ر	ق	ر
ر	ک	ذ	س	ر	م	ی	ع	ا
ر	ق	ا	ل	ع	د	ا	ل	س

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

کلاس روم

میرے وطن

مولانا حیدر علی مدنی*

میرے وطن یہ عقیدتیں اور پیار تجھ پہ نثار کردوں
محبتوں کے یہ سلسلے بے شمار تجھ پہ نثار کردوں

کلاس روم کی سب سے پیاری اور مترنم آواز والے بچے نعمان رضا نے جیسے ہی کلام ختم کیا تو پہلی ہی قطار میں بیٹھے محمد معاویہ نے سر بلال کی طرف دیکھا تو ایسا محسوس ہوا جیسے سر کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی چمک رہی تھی جسے سر نے جلدی سے ہتھیلی سے پونچھ لیا۔ دراصل اگست شروع ہو چکا جس کے آغاز ہی سے یومِ آزادی منانے کا جوش و ولولہ نظر آنے لگتا ہے، اسی لیے آج سر نے کلاس کی ابتدا میں وطن سے محبت پر مبنی کلام سننے کی فرمائش کر دی تھی جس کے لئے سبھی بچّوں نے بیک زبان نعمان رضا کا نام پیش کیا تھا۔

تو بچو آج کا سبق میں آپ لوگوں کو نہیں پڑھاؤں گا بلکہ آپ لوگ مجھے بتائیں گے کہ آپ لوگ اپنے وطنِ عزیز پاکستان کے لئے کیا کرنا چاہتے ہیں؟ چلیں ہم اس طرف سے شروع کرتے ہیں، سر بلال نے اپنی دہنی طرف والی قطار کی جانب اشارہ کیا۔

آگے بیٹھے اُسید رضا کھڑے ہو کر بولے: سر میں پولیس کا ایک Honest اور Responsible انسپکٹر بننا چاہتا ہوں اور پبلک کی خدمت کرنا چاہتا ہوں، چور ڈاکو میرے نام سے کانپیں گے۔

آخری بات پر بچّوں کے ساتھ ساتھ سر بھی مسکرا دیئے، کہنے لگے: شاباش بیٹا پولیس تو ایک بہت ہی اہم اور اچھا پروفیشن ہے جس کے ذریعے آپ Directly اپنی سوسائٹی کو سدھارنے میں شریک ہو سکتے ہیں لیکن بیٹا اسید رضا! ایک بات کا خیال رہے کہ اچھا پولیس والا ایک اچھے ڈاکٹر کی طرح ہوتا ہے جس کی کوشش ہوتی ہے کہ بیماری ختم کی جائے نہ کہ بیمار؛ اسی لئے ہماری پولیس کا نعرہ ہے کہ ”نفرت جرم سے ہے، مجرم سے نہیں۔“

سر خاموش ہوئے تو دوسرے نمبر پر بیٹھے حذیفہ نے سر کی اجازت سے بولنا شروع کیا: سر میں تو یونیورسٹی پڑھنے کے لئے باہر چلا جاؤں گا اور ڈاکٹر بن کر وہیں جاب کروں گا، میرے ایک کزن بھی بیرونِ ملک گئے تھے، امی جان بتاتی ہیں اب ان کا اپنا اسپتال، گاڑی اور بنگلا سب کچھ ہے۔

حذیفہ رکے تو سر بلال نے کہا: بیٹا! ایک بہترین ڈاکٹر بن کر آپ اپنے ہم وطنوں کی خدمت بھی تو کر سکتے ہیں۔

سر پاکستان میں رکھا ہی کیا ہے؟ حذیفہ نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ پنکھا بند ہو گیا، مسکراتے ہوئے کہنے لگا: لیجئے سر بجلی چلی گئی، میرے پاپا بتا رہے تھے باہر کے ملکوں میں سڑکوں سے کار یں چارج کرنے کی ٹیکنالوجی پر بھی کام شروع ہو چکا ہے اور ایک ہمارا پاکستان ہے کہ ابھی تک بجلی ہی پوری نہیں ہو رہی۔

حذیفہ نے بات ختم کی تو سر نے کہا: اس سے پہلے کہ میں حذیفہ کی بات کا جواب دوں کیا کسی اور اسٹوڈنٹ کے ذہن میں بھی ملکِ عزیز پاکستان کے متعلق اس طرح کی سوچ ہے؟

سر کے سوال پر کچھ مزید بچوں کی آواز آئی: جی ہاں سر ہم بھی یہی سوچ رہے ہیں۔

سر بلال نے سبھی بچوں کے چہروں پر ایک نظر دوڑائی اور بولنا شروع کیا: دیکھیں بچو! کوئی بھی ملک، وطن، اچھا یا بُرا ایا

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

بے کار نہیں ہوتا اس کے شہری اسے اچھا، برا یا مفید بناتے ہیں اگر پاکستان کا ہر شہری ایمان داری، محنت اور لگن کے ساتھ اپنا کام کرے گا تو وہ دن دور نہیں جب پاکستان بھی ترقی یافتہ ملکوں کی پہلی قطار میں نظر آئے گا۔

سر تھوڑی دیر رُک کر دوبارہ بولے: بچو! کیا آپ کو معلوم ہے برائی کیسے پھیلتی ہے؟ جب اچھے لوگ اچھائی پھیلانا چھوڑ دیتے ہیں، جب ہر کسی کو اپنی پڑی ہو، صرف اچھی نوکری، زیادہ پیسوں کی خاطر اپنی ساری تعلیم و قابلیت کا فائدہ اپنے ملک کے بجائے دوسرے ممالک کو پہنچائیں گے، تب یہی ہو گا ناں کہ ملک باصلاحیت افراد سے خالی ہو جائے گا اور ہمارے وطنِ عزیز میں ہر اہم جگہ نکمے لوگ آتے جائیں گے۔

پیارے بچو! ہمارے بزرگوں نے جس قدر قربانیاں دے کر اور جتنی پریشانیاں جھیل کر یہ وطن حاصل کیا تھا ان کے مقابلے میں ہماری موجودہ پریشانیاں کچھ بھی نہیں ان سب کے باوجود انہوں نے نہ تو کوئی شکایت کی اور نہ ہی وطن چھوڑا بلکہ یہی پیغام دیا:

ہم لائے ہیں طوفان سے کشتی نکال کے
اس ملک کو رکھنا میرے بچو سنبھال کے

بات مکمل کرکے سر جانے کے لیے اُٹھنے ہی والے تھے کہ حذیفہ نے کھڑے ہو کر کہا: Thank you سر! آپ نے میری غلط سوچ کو صحیح رُخ دیا، اِن شآءَ اللہ! میں اپنی قابلیت اپنے ملک کے لئے وقف کروں گا۔

فوراً ہی باقی بچوں نے بھی پُرجوش انداز میں اپنے وطن سے محبت کے جذبے کا اظہار کیا اور پاکستان زندہ باد کے نعرے بلند کیے۔

سر نے مسکرا کر گردن ہلاتے ہوئے ان کے جذبوں کو سراہا اور کلاس سے باہر کی طرف چل دیئے۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 مل بانٹ کر کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ 2 دوسروں کی ضرورت کا بھی احساس ہونا چاہئے۔ 3 سونے کے وقت کا ایک آرام دہ معمول بنائیں۔ 4 جو آپ سے علم یا عمر میں بڑے ہوں ان کی عزت کریں۔ 5 علم اور علما سے محبت کرنے والے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال نمبر 01: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

سوال نمبر 02: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دادا کا اصل نام بتائیے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے › 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
محمد	عبدالقوی	قُوّت دینے والے کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظ "عبد" کی اضافت کے ساتھ
محمد	سُلطان	بادشاہ، حجت، قوی دلیل	اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	سُلَیْمان	بے عیب شخص	اللہ کے نبی علیہ السّلام کا بابرکت نام

بچیوں کے 3 نام

نام	معنیٰ	نسبت
زُرَیْنہ	سنہری	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
فُرَیْعہ	لمبے بالوں والی	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابیہ کا مبارک نام
سِدْرَہ	بیری کا درخت	حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بہو کا نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اگست 2024ء)

نام مع ولدیت:.................. عمر:...... مکمل پتا:..................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................. (1) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اکتوبر 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اگست 2024ء)

جواب 1:.................. جواب 2:..................

نام:.................. ولدیت:.................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..................

مکمل پتا:..................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اکتوبر 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

دستِ مبارک کی برکت

مولانا سید عمران اختر عطاری مَدَنی*

سب سے آخری نبی، محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جامعُ المعجزات تھے، وقتاً فوقتاً آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات سے طرح طرح کے حیرت انگیز معجزے ظاہر ہوا کرتے تھے۔ آیئے! نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک باکمال معجزہ پڑھئے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عُقبہ بن ابی مُعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

ایک دن رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: اے لڑکے! کیا تمہارے پاس دودھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، لیکن میں اس پر امین ہوں۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس پر نَر جانور نہ آیا ہو (یعنی جو ابھی دودھ نہ دینے لگی ہو)؟ تو میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایسی بکری لے آیا، نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو اُس کے تھنوں میں دودھ اُتر آیا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک برتن میں اُس کا دودھ دوہا، خود بھی پیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا، پھر بکری کے تھنوں سے فرمایا کہ سکڑ جاؤ تو بکری کے تھن سکڑ گئے۔ میں کچھ دیر بعد رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آیا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے بھی یہ سکھا دیجئے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے سَر پر دستِ شفقت پھیرا اور مجھے دُعا دی کہ اللہ پاک تم پر رحمتیں نازِل فرمائے، بے شک تم سمجھ دار لڑکے ہو۔

(مسند احمد، 6/82، حدیث:3598)

معجزے سے حاصل ہونے والے نکات:

یاد رہے کہ بکری ہمیشہ دودھ نہیں دیتی بلکہ مخصوص حالات والایّام میں اس کے تھنوں میں دودھ اترتا ہے، ان ایام کے علاوہ اس کے تھن خشک ہوتے ہیں، مگر اس واقعے میں بغیر دودھ والی بکری کے تھن دودھ سے بھر جانا نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک ہاتھوں کے لَمْس (یعنی چھونے) کا عظیم معجزہ ہے۔

- اگر ہم کسی کی چیز پر امین و محافظ ہوں تو ہمیں امانت کا حق ادا کرنا چاہئے۔
- کسی کام کو کرنے کے لئے اس کا بہتر اور صحیح پہلو اختیار کرنا چاہئے۔
- یا شیخ اپنی اپنی دیکھ کے بجائے اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کی ضرورت کا بھی احساس ہونا چاہئے۔
- کھانے پینے اور استعمال کی چیزیں ضرورت کے وقت دوسروں کے ساتھ شیئر کرنی چاہئیں مل بانٹ کر کھانے میں برکت ہوتی ہے۔
- ہمیں چاہئے کہ اگر کسی کی چیز استعمال کے لئے لیں تو اسے صحیح حالت میں واپس کریں۔
- بڑوں کو چاہئے کہ سارے کام چھوٹوں سے کروانے کے بجائے اپنی حیثیت وشان کے مطابق کچھ کام خود اپنے ہاتھ سے بھی کریں کہ چھوٹوں پر شفقت بھی ہو اور ان کی تربیت بھی۔
- اگر ہم چھوٹوں کی کوئی بات پوری نہ کرنا چاہیں یا کسی بات کا جواب دینا مناسب نہ سمجھیں تب بھی ہمیں چاہئے کہ انہیں اس بات پر جھڑکنے سے گریز کریں اور نرمی و شفقت کے ساتھ بات کو کوئی اچھا پہلو دے کر ختم کر دیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

بچوں میں اسکرین کا بڑھتا ہوا رجحان

ڈاکٹر ظہور احمد دانش عطاری مدنی*

جدید دور کی نت نئی ٹیکنالوجی نے جہاں انسان کے لئے آسانیاں پیدا کیں وہاں انسانی زندگی میں منفی اثرات بھی مرتب کئے۔ لیکن یہاں ہم آپ کو ٹیکنالوجی کے منفی اثرات کے بارے میں تو نہیں البتہ اپنے بچّوں کو اسکرین کے سحر سے نکالنے کے طریقے ضرور بتائیں گے۔

آج والدین اور بچّوں کے درمیان بہت گیپ آچکا ہے بچے موبائل اور لیپ ٹاپ پر انٹرنیٹ کی دنیا سے اس قدر مانوس ہو چکے ہیں کہ ان کے پاس والدین کے لئے وقت ہی نہیں اور والدین نے بھی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے انہیں اسکرین کے حوالے کر دیا ہے۔ چنانچہ جب بچے ہاتھ سے نکل گئے تو سر پکڑ کر والدین اب اسکرین سے جان چھڑانے کے طریقے تلاش کر رہے ہیں۔

اس مضمون میں مختلف ٹپس دی گئی ہیں جن کی مدد سے آپ حکمت اور دانائی کے ساتھ اس مسئلے سے نکل سکتے ہیں۔

آیئے وہ ٹپس جانتے ہیں:

حدود مقرر کریں (Set Limits)

دور حاضر میں اسکرین کا استعمال تو ایک ضرورت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ چنانچہ اب آپ بچوں کو سرے سے اس کے استعمال سے منع تو نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اس کا بہترین حل یہ ہے کہ آپ کچھ حدود و قیود قائم کریں بچوں کو بتادیں کہ بیٹا یہ یہ آپ استعمال کیجئے۔ اس کے علاوہ آپ کا کام نہیں۔ ان اصولوں کو مستقل طور پر نافذ کریں اور یقینی بنائیں۔

مثال بنیں

بچے اکثر بڑوں کے رویّے کی نقل کرتے ہیں اس لئے اپنے اسکرین کے استعمال کا خیال رکھیں۔ اپنے اسکرین کے وقت کو محدود کر کے پڑھنے، مشاغل یا باہر وقت گزارنے جیسی متبادل سرگرمیوں میں مشغول ہو کر ان کے لئے ایک مثال بنیں تاکہ بچے بھی آپ کو دیکھ کر ڈیجیٹل ڈیوائسز کے معاملے میں ٹائم ٹیبل بنا سکیں۔

* مدنی چینل فیضانِ مدینہ، کراچی

ایک جگہ منتخب کیجئے

اپنے گھر کے ہر کمرے میں ڈیجیٹل ڈیوائسز کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ اس عادت سے بچے بھی اسکرین کے استعمال میں بے باک ہوں گے اور وہ بھی ہر جگہ موبائل، لیپ ٹاپ کے استعمال میں جھجک محسوس نہیں کریں گے۔ لہٰذا اس کے لئے گھر میں جگہ مخصوص کردیں کہ بچے جہاں اپنے ڈاکومینٹس اور انٹرنیٹ سے متعلق کام کرسکیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ بچے ہر وقت موبائل لئے لئے پھرتے نہیں رہیں گے۔ خاندان کے افراد کے ساتھ آمنے سامنے بات چیت کو فروغ دیجئے اس وقت کوئی اسکرین کو نہ دیکھے۔

متبادل سرگرمیاں فراہم کریں

اسکرین ٹائم کو تبدیل کرنے کے لئے مختلف قسم کی مشغول سرگرمیاں پیش کریں، جیسے آرٹس اور دستکاری، کھیل، بورڈ گیمز یا کھیل کود۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنی دلچسپیاں اور مشاغل تلاش کریں تاکہ وہ لطف اندوز ہونے والی سرگرمیاں تلاش کریں۔

اوقات مقرر کریں

دن کے دوران مخصوص اوقات قائم کریں۔ جب اسکرین کی حد بند ہو اس وقت بچے کسی بھی طور پر اسے استعمال نہ کریں جیسے کھانے کے دوران، سونے سے پہلے یا خاندانی سرگرمیوں کے دوران۔ اس وقت کو اپنے بچوں سے جوڑنے اور خاندانی رشتوں کو مضبوط کرنے کے لئے استعمال کریں۔

تعلیمی مواد فراہم کریں

جب بچے اسکرین میں مگن ہوں تو ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ تعلیمی اور عمر کے لحاظ سے موزوں مواد کے ساتھ مشغول ہوں۔ ایسی ایپس، گیمز اور ویڈیوز تلاش کریں جو سیکھنے، تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کی مہارت کو فروغ دیتے ہیں جس میں بچوں کی پروفیشنل اسکلز کو بڑھانے کے مواقع ہوں۔

بچوں کی اخلاقی و تعلیمی تربیت کے لئے دعوتِ اسلامی کی جانب سے تیار کئے گئے کارٹون "غلام رسول کے مدنی پھول"، "سعد اور سعدیہ" اور کڈز مدنی چینل کے دیگر پروگرامز بھی بہت مفید ہیں۔

کھلے دل سے بات چیت کریں

اپنے بچوں سے اسکرین ٹائم کو دیگر سرگرمیوں کے ساتھ متوازن کرنے کی اہمیت کے بارے میں بات کریں۔ ضرورت سے زیادہ اسکرین استعمال کرنے کے منفی اثرات کو سمجھنے میں ان کی مدد کریں، جیسے کہ نظر کمزور ہونے، ذہن پر برا اثر اور ایسے دیگر نقصانات سے انھیں آگاہ کریں۔

اسکرین فری بیڈ ٹائم روٹین قائم کریں

سونے کے وقت کا ایک آرام دہ معمول بنائیں جس میں اسکرین شامل نہ ہو۔ بچوں کو سونے سے پہلے آرام کرنے اور نیند کے بہتر معیار کو فروغ دینے کے لئے پڑھنے، تلاوت و نعت سننے، کہانی سنانے، کوئیز مقابلہ جیسی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

نگرانی اور جانچ پڑتال

اپنے بچوں کے اسکرین کے استعمال پر نظر رکھیں اور اگر ضروری ہو تو مداخلت کریں۔ اسکرین ٹائم کو ٹریک کرنے اور نامناسب مواد تک رسائی روکنے کے لئے پیرنٹل کنٹرولز اور مانیٹرنگ ایپس کا استعمال کریں۔ ان حکمت عملیوں کو مستقل طور پر نافذ کرنے اور ایک معاون ماحول فراہم کرنے سے، آپ بچّوں کو اسکرین کے غیر ضروری استعمال سے روک سکتے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ والدین ان ٹپس پر عمل کرکے اپنے بچوں کو اسکرین کے بے جا استعمال سے بچاسکتے ہیں اللہ پاک ہمیں اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری اولاد کو نیک بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُمورِ خانہ داری کی تربیت

اُمِّ میلاد عطّاریہ*

ہر ماں چاہتی ہے کہ زمانے کے مصائب و آلام اس کی اولاد تک نہ پہنچیں، وہ چاہتی ہے کہ اُس کی اولاد کو ہر آسائش ملے بالخصوص بیٹی کے معاملے میں ماں بہت حساس رہتی ہے اور اُسے بہترین تعلیم دلوانے کی کوشش کرتی ہے، اسکول، کالج، مدرسے سے واپسی پر اس کے لئے کھانا تیار رکھتی ہے، کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیتی، جب امتحانات کا سلسلہ ہوتا ہے تو ماں کی حساسیت مزید بڑھ جاتی ہے وہ اپنی بیٹی کے کھانے پینے کا جہاں خیال رکھتی ہے وہیں اسے گھر کے ہر کام سے بھی بَری الذمہ کر دیتی ہے اپنی بیٹی کی تھکاوٹ کا بہت احساس کرتی ہے۔

یاد رکھئے! جہاں ماں اپنی بیٹی کو دنیا کے اُتار چڑھاؤ سکھاتی، معاشرے میں کیسے رہنا ہے لوگوں کو کیسے Face کرنا ہے سکھاتی ہے، وہیں ضرورت اس اَمر کی بھی ہے کہ مائیں اپنی بیٹیوں کو پیار محبت سے اُمورِ خانہ داری بھی سکھاتی رہیں، کیونکہ ہمارے معاشرے میں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ بیٹی کو تعلیم تو سکھائی جاتی اور تعلیم مکمل ہوتے ہی اس کا اچھا اور مناسب رشتہ اگر آجائے تو بغیر کسی تاخیر کے اس کی شادی کر دی جاتی ہے، اور اس دوران اس بیٹی کو اتنا موقع بھی نہیں مل پاتا کہ وہ گھریلو کام سیکھ سکے کیونکہ دورِ طالبِ علمی میں تو اس بیٹی کی تھکاوٹ کا احساس رکھتے ہوئے اور بچی بچی کہتے ہوئے اس کو کھانا پکانے، اُمورِ خانہ داری وغیرہ سے دور رکھا جاتا رہا، مگر پھر جب اس بیٹی کا اچھا رشتہ آتے ہی اس کی شادی کر دی گئی تو اب اس بیٹی کو کھانا پکانا، اُمورِ خانہ داری نہ آنے کے سبب سسرال میں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسی لئے ضروری ہے کہ بیٹی کی تعلیم و تربیت پر توجہ دیتے ہوئے اُسے شادی سے پہلے ہی پیار و محبت سے گھر داری کے کام سکھانا شروع کر دیئے جائیں کہ شادی کے بعد اسے کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ ہو، ایسا بھی رویہ نہ رکھا جائے کہ سارا فوکس اُمورِ خانہ داری کی جانب کر دیا جائے اور بیٹی کو تعلیم و تربیت

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت
(دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

سے ہی محروم رکھ دیا جائے اور نہ ہی ایسی سختی کی جائے کہ بیٹی ان اُمورِ خانہ داری سے ہی بے زار ہو جائے اور ان کاموں سے فرار کے راستے ڈھونڈتی رہے، تعلیم بھی دی جائے اس کے لئے وقت بھی دیا جائے اور اسی عمر میں گھریلو کام کاج بھی محبت وحکمتِ عملی سے سکھائے جائیں۔

اپنے گھر کا کام کاج خود کرلینا عورت کے لیے کسی شرم کا باعث نہیں بلکہ گھر کی خوشیوں اور عزت کا نسخہ ہے۔ خود رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدس صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہُ عنہا جو کہ خاتونِ جنّت ہیں، ان کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں کنویں سے پانی بھر کر اور اپنی مقدس پیٹھ پر مشک لاد کر پانی لایا کرتی تھیں، خود ہی چکی چلا کر آٹا بھی پیس لیتی تھیں اسی وجہ سے ان کے مبارک ہاتھوں میں کبھی کبھی چھالے پڑ جاتے تھے اسی طرح مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہُ عنہا کے متعلق بھی روایت ہے کہ وہ اپنے غریب شوہر حضرت زبیر رضی اللہُ عنہ کے یہاں اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرلیا کرتی تھیں یہاں تک کہ اونٹ کو کھلانے کے لئے باغوں میں سے کھجوروں کی گٹھلیاں چُن چُن کر اپنے سر پر لاتی تھیں اور گھوڑے کے لئے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں۔ (جنتی زیور، ص60)

لڑکیوں کو اُمورِ خانہ داری میں یہ یہ چیزیں سکھانی چاہئیں:

سوئٹر بُننا، اونی اور سوتی موزے بنانا، ٹوپیاں اور کپڑے سینا، ہاتھ سے ٹانکا لگانا وغیرہ۔

کھانے میں روٹی، ہر قسم کی دال، سبزیاں، مرغی، گوشت، کلیجی، قیمہ، پکوڑے، سموسے، پلاؤ وغیرہ عام روٹین کے لئے بنانا آتا ہو، اور جب خصوصیت کے ساتھ کچھ بنانا ہو یا کسی کی دعوت ہو تو اس کے لئے بھی مختلف ڈشز بنانا آتی ہوں جیسا کہ بریانی، قورمہ، کڑاہی، کوفتے، اور دیگر مروجہ کھانے۔ اور ایسے کھانے جو کسی خاندان میں ذوق و شوق سے کھائے جاتے ہوں جیسا کہ پاکستان میں پنجابی زبان سے تعلق رکھنے والوں میں ساگ، مکئی کی روٹی پسند کی جاتی ہے اور شوق سے کھائی جاتی ہے، اسی طرح دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والیاں اپنے خاندان کی نوعیت کے حساب سے کھانے پکانے کے معاملات پر غور کرسکتی ہیں۔ ایسے ہی اچار، چٹنی مربے وغیرہ بنانا آتا ہو کہ یہ ہر گھر میں ہی شوق سے کھائے جاتے ہیں۔

مشروبات میں موسم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مشروبات بنانے آتے ہوں۔ جیسا کہ گرمیوں میں لسّی، گڑ، ستّو کا شربت، لیموں پانی اور آم کیلے وغیرہ کا شیک کافی زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

بیماری میں گھر میں اچانک کوئی حادثہ پیش آجائے جیسا کہ گرم تیل سے، آگ سے جل جانا وغیرہ، کسی چیز سے جسم کا کوئی حصّہ کٹ جائے اور خون بہے، ہاتھ، پاؤں کمر وغیرہ میں موچ آجائے، کوئی بچہ یا بڑا گر جائے، تو فرسٹ ایڈ کیسے دیا جائے یہ طریقے بھی ماں کو اپنی بیٹی کو لازمی سکھانے چاہئیں۔

اسی طرح گھر کے تمام برتنوں کو دھو مانجھ کر کسی الماری یا طاق پر الٹا کرکے رکھ دینا اور پھر دوبارہ اس برتن کو استعمال کرنا ہو تو پھر اس برتن کو بغیر دھوئے استعمال نہ کرنا۔ روزانہ جھاڑو پوچا کرنے کے علاوہ ہفتہ یا دس دنوں میں ایک دن گھر کی مکمل صفائی کے لئے مقرر کرنا کہ اسی دن روٹین کے کاموں کے ساتھ ساتھ پورے مکان کی صفائی کرے۔

لڑکیاں ان کاموں اور ہنروں کو اگر سلیقے سے سیکھ لیں تو اِن شآءَ اللہ امور خانہ داری کے حوالے سے وہ پریشان نہ ہوں گی۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

1 ایلوویرا Aloe vera کھانا یا اس کا رَس پینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایلوویرا (Aloe vera) کھانا یا اس کا رَس پینا حلال ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایلوویرا (Aloe vera) جسے اردو میں کوار گندل یا گھیکوار کہتے ہیں، زمین میں اُگنے والی سبزیوں کی ایک قسم ہے، جس کے پتے لمبے، موٹے اور نوکیلے ہوتے ہیں اور ان سے لیس دار مادہ نکلتا ہے۔ اسے کھانا یا اس کا رَس پینا حلال ہے کہ

(الف) عند الشرع جس چیز کی ممانعت قرآن و سنت سے ثابت ہو اور اس کی حرمت و ممانعت پر دلیل شرعی قائم ہو صرف وہی حرام و ممنوع ہے، بقیہ سب چیزیں حلال و مباح ہیں اور ایلوویرا کے حرام یا ممنوع ہونے پر کوئی دلیلِ شرعی قائم نہیں ہے لہٰذا قرآن و حدیث میں اس کی حرمت کی دلیل نہ ہونا ہی اس کی حلت کی دلیل ہے۔

(ب) نباتات کے متعلق شریعت کا اصول یہ ہے کہ زمین سے اُگنے والی وہ نباتات جو نشہ آور، زہریلی اور ضرر دینے والی نہ ہوں ان کا کھانا، جائز ہے۔ اور ایلوویرا نہ تو نشہ آور ہے، نہ زہریلی اور نہ ہی ضرر دینے والی ہے لہٰذا اس کا کھانا، جائز ہے اور اطباء نے اس کے متعدد فوائد بھی بیان کیے ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 ناپاکی کی حالت میں آیت پر شیشہ ٹیپ لگا کر چھونا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی رسالہ یا کتاب میں قرآنی آیات یا اس کے ترجمے موجود ہوں تو کیا ناپاکی کی حالت میں اس پر شیشہ ٹیپ لگا کر اسے چھو سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانین شرعیہ کی رو سے حکم یہ ہے کہ ناپاکی کی حالت میں قرآن پاک کی آیات یا ان کے ترجمہ کو حائل کئے بغیر چھونا ناجائز و حرام ہے اگرچہ یہ آیات مصحف شریف میں ہوں یا مصحف شریف کے علاوہ کسی اور چیز مثلاً دیوار، کتاب یا رسالے وغیرہ میں۔ آیت پر شیشہ ٹیپ چپکا دینے سے یہ ٹیپ حائل نہیں بن سکے گی کہ یہ ٹیپ آیت کے ساتھ چپک کر اس کے تابع ہو جاتی ہے اور یہ دونوں (آیت اور ٹیپ) شئ واحد کی طرح ہو جاتے ہیں جبکہ حائل کیلئے ضروری ہے کہ دونوں (چھونے والے اور آیت) میں سے کسی کے بھی تابع نہ ہو۔

اس کی نظیر فقہاء کرام کا بیان کردہ یہ مسئلہ ہے کہ قرآن پاک کو ایسے غلاف کے ساتھ چھونا جائز نہیں جو مصحف شریف کے ساتھ سلائی کر دیا گیا ہو کہ یہ غلاف اور مصحف شریف شئ واحد کی طرح ہو چکے ہیں، جب سلائی کیا جانے والا غلاف شئ واحد کی طرح ہو چکا ہے تو آیت کریمہ کے ساتھ مکمل طور پر چپک جانی والی شیشہ ٹیپ تو بدرجہ اولیٰ شئ واحد کے زمرہ میں شمار ہو گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا عمر فیاض عطاری مَدَنی*

یکم تا 2 جون 2024ء کو "ذمہ داران کا عظیم الشان اجتماع"

1 تا 2 جون 2024ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں دعوتِ اسلامی کے تحت کراچی کے ذمہ دار اسلامی بھائیوں کا اجتماع ہوا جس میں کراچی کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ذمہ داران، مبلغینِ دعوتِ اسلامی اور دیگر عاشقانِ رسول نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ اجتماع کا آغاز 1 جون 2024ء کو ہفتہ وار مدنی مذاکرے سے ہوا جس میں امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے تربیت فرمائی۔ 2 جون کو بعد نمازِ ظہر نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی عمران عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کرتے ہوئے اسلامی بھائیوں کو دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔ بعد نمازِ عصر رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کیا اور عاشقانِ رسول کو احسن انداز میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دینے اور دینی و فلاحی کاموں میں اپنا حصہ ملانے کا ذہن دیا۔

دارُ الافتاء اہلِ سنت کے مفتیانِ کرام کی دو روزہ نشست

دارُ الافتاء اہلِ سنت (دعوتِ اسلامی) کے زیرِ اہتمام عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں 13 اور 14 مئی 2024ء کو دو روزہ تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان بھر میں قائم دارُ الافتاء اہلِ سنت کے مفتیانِ کرام نے شرکت کی۔ تربیتی نشست میں امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ، رئیس دارُ الافتاء اہلِ سنت شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری، استاذُ الحدیث مفتی محمد حسان عطّاری مدنی اور نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری سمیت دیگر مفتیانِ کرام نے وقتاً فوقتاً شرکا کی تربیت کرتے ہوئے سائل کو شرعی مسائل بتانے، فتاویٰ جات لکھنے اور افتاء سے متعلق دیگر امور پر راہنمائی کی۔ تربیتی نشست میں مفتیانِ کرام نے فتویٰ نویسی، علم و عمل و اخلاق میں ترقی اور اپنے اندر عالمِ ربانی کی صفات پیدا کرنے کے حوالے سے تربیت فرمائی۔ روحانیت کے درجات اور مدارجِ علیا کو طے کرنے کے بعد تقربِ الٰہی کے حصول کے ذرائع کی نشاندہی پر بیان ہوا۔

امیرِ اہلِ سنّت کے بھتیجے حاجی ادریس برکاتی کا انتقال امیرِ اہلِ سنّت نے نمازِ جنازہ پڑھائی

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے بھتیجے حاجی محمد ادریس برکاتی کا 27 مئی 2024ء کو قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن مرحوم حاجی ادریس برکاتی امیرِ اہلِ سنّت کے بڑے بھائی عبد الغنی (واڈی والا) کے بیٹے تھے۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ جامع مسجد اسماعیل گیگا جمشید روڈ میں رات ساڑھے گیارہ بجے ادا کی گئی۔ نمازِ جنازہ امیرِ اہلِ سنت مولانا الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی، نگرانِ شوریٰ حاجی مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی، مفتیانِ کرام، اراکینِ شوریٰ اور ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سمیت بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ نمازِ جنازہ کے بعد مرحوم کو ایصالِ ثواب کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

12 ماہ کا مدنی قافلہ مکمل کرنے والے عاشقانِ رسول کے لئے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"، کراچی

مختلف مقامات پر "تقسیمِ اسناد اجتماعات" کا انعقاد

12 ماہ مدنی قافلہ مکمل کرنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے 3 مئی کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ملتان، 5 مئی کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور اور 12 مئی 2024ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ G-11 اسلام آباد میں "تقسیم اسناد اجتماعات" منعقد ہوئے۔ اجتماعات کا آغاز تلاوت و نعت شریف سے ہوا جس کے بعد لاہور میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری، ملتان اور اسلام آباد میں مبلغین دعوتِ اسلامی نے شرکا کی دینی، اخلاقی اور تنظیمی اعتبار سے تربیت کی اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔ تقریب کے اختتام پر 12 ماہ مدنی قافلہ مکمل کرنے والے عاشقانِ رسول کی حوصلہ افزائی کے لئے اُن کے درمیان اسناد تقسیم کی گئیں جبکہ نمایاں کارکردگی کے حامل اسلامی بھائیوں میں انعامات بھی تقسیم ہوئے۔

مراکش کے پریشان حال و غمزدہ مسلمانوں میں راشن و اشیائے خورد و نوش کی تقسیم

8 ستمبر 2023ء کو مراکش (Morocco) میں زلزلہ آیا تھا جس کے سبب 2 ہزار سے زائد لوگ انتقال کر گئے تھے، 3 لاکھ سے زائد افراد بے گھر اور ہزاروں افراد زخمی ہوئے تھے۔ اسی سلسلے میں FGRF دعوتِ اسلامی کے تحت FGRF UK کے نگران حاجی سیّد فضیل رضا عطّاری اور ذمہ داران نے مراکش (Morocco) میں تقریباً 1 ہزار یتیم بچوں کے لئے کھانے پینے کے سامان، کھلونے اور کپڑوں کی خریداری کر کے اُن کے درمیان تقسیم کیا جس پر بچے نہایت خوش ہوئے۔ یاد رہے کہ ستمبر 2023ء سے اب تک FGRF UK دعوتِ اسلامی کے تحت یتیم ہونے والے بچوں کی کفالت اور دیکھ بھال کے لئے اقدامات جاری ہیں۔ اس حوالے سے FGRF UK کے نگران حاجی سیّد فضیل رضا عطّاری نے بتایا کہ مراکش (Morocco) میں ان شآءَ اللہ الکریم دعوتِ اسلامی کے تحت 5 ہزار لوگوں میں راشن تقسیم کیا جائے گا جبکہ ضروریاتِ زندگی کا دیگر سامان بھی تقسیم ہوگا۔

دعوتِ اسلامی کے مختلف دینی کاموں کی جھلکیاں

◎ 12 مئی 2024ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کے تحت تربیتی سیشن ہوا جس میں ماہر اقتصادیات مفتی علی اصغر عطّاری مدنی، نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری، دارُالافتاء اہلِ سنّت کے علما و مفتیانِ کرام اور دو سالہ تخصص فی الفقہ والاقتصاد الاسلامی کے اسٹوڈنٹس اور اساتذۂ کرام نے شرکت کی۔ تربیتی سیشن میں شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے علم و حکمت بھرے اصولوں سے شرکا کی تربیت فرمائی اور سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے ہوئے مدنی پھولوں سے نوازا۔ ◎ ڈھاکہ، بنگلہ دیش کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں 3 دن کا "درسِ قراٰن" منعقد کیا گیا جس میں ذمہ داران اور مقامی اسلامی بھائیوں کی شرکت ہوئی۔ اس موقع پر مبلغِ دعوتِ اسلامی نے قراٰنِ کریم کی تعلیمات کے بارے میں بتایا اور انہیں اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا ذہن دیا جبکہ دعوتِ اسلامی کے دینی و فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔ ◎ نیروبی کینیا میں موجود دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں عاشقانِ رسول کے مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں بزنس کمیونٹی سمیت مختلف شعبہ جات کے افراد اور ذمہ داران شریک ہوئے۔ تلاوت و نعت کے بعد رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین قافلہ عطّاری نے بیان کیا۔ ◎ نیوزی لینڈ کے شہر Auckland کی مسجد الحجاز میں دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدنی کورسز کے زیرِ اہتمام فیضانِ نماز کورس منعقد کیا گیا جس میں بزنس کمیونٹی سمیت دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کو نماز کے چند ضروری مسائل سکھائے گئے۔ اس دوران مبلغِ دعوتِ اسلامی نے اسلامی بھائیوں کو نماز کا عملی طریقہ بتاتے ہوئے مختلف امور پر اُن کی راہنمائی کی۔ ◎ سری لنکا کے شہر Colombo میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدنی کورسز کے تحت جامع مسجد فیضانِ رمضان میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی کیلئے ایک سیشن منعقد کیا گیا۔ نگرانِ سری لنکا مشاورت سمیت مبلغِ دعوتِ اسلامی نے اسلامی بھائیوں کی تربیت کرتے ہوئے 12 دینی کاموں کے حوالے سے راہنمائی کی۔

دعوتِ اسلامی کی تازہ ترین اپڈیٹس کے لئے وزٹ کیجئے

news.dawateislami.net

صفرُ المظفر کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
7صفرُ المظفر 661ھ	یومِ عرس مشہور ولیُّ اللہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439، 1440ھ اور "فیضانِ بہاءالدین زکریا ملتانی"
11صفرُ المظفر 1385ھ	یومِ وِصال اعلیٰ حضرت کے پوتے، حضرت علّامہ محمد ابراہیم رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "134 خلفائے اعلیٰ حضرت"
14صفرُ المظفر 1165ھ	یومِ عرس سندھ کے مشہور ولی و صوفی شاعر حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1440ھ
17صفرُ المظفر 1398ھ	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری کی والدۂ محترمہ رحمۃُ اللہِ علیہا کا یومِ وِصال	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "تعارفِ امیرِ اہلِ سنّت، صفحہ 15"
20صفرُ المظفر 465ھ	یومِ عرس حضور داتا گنج بخش حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439، 1440ھ اور "فیضانِ داتا علی ہجویری"
25صفرُ المظفر 1340ھ	یومِ وصال اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین و ملّت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439 تا 1445ھ اور "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت"
28صفرُ المظفر 1034ھ	یومِ وِصال حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "تذکرۂ مجدِّدِ الفِ ثانی"
29صفرُ المظفر 1356ھ	یومِ وِصال تاجدارِ گولڑہ حضرت علامہ پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1442ھ اور "فیضان پیر مہر علی شاہ"
صفرُ المظفر 04ھ	شہدائے بئرِ معونہ (70 صحابۂ کرام کو بئرِ معونہ کے مقام پر نجد کے کفار نے شہید کر دیا)	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1444ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 394"
صفرُ المظفر 07ھ	فتحِ خیبر: زمانۂ رسالت میں 1600 صحابہ نے 20 ہزار سے زائد کفار کا مقابلہ کیا، 15 صحابہ شہید ہوئے۔	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 380"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔
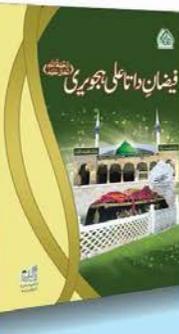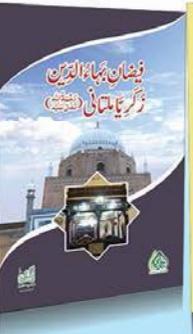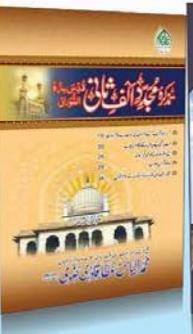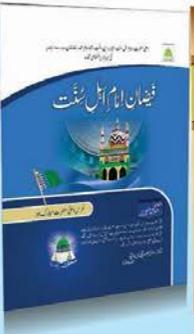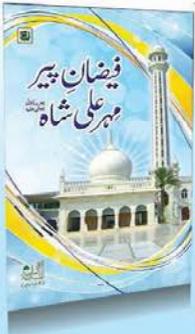
صفرُ المظفر کی مناسبت سے ان کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے۔

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
August 2024

بچّوں کے دِل میں اَولیا کی محبت کیسے پیدا کی جائے؟

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2024ء

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ

بچوں کی اچھی اور نیک تربیت میں یہ بھی شامل ہے کہ انہیں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابہ و اہلِ بیت علیہمُ الرّضوان کی محبت کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام کی محبت کا درس بھی دیا جائے۔ چھوٹے بچوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام کی محبت پیدا کرنے کے لئے انہیں "مَدَنی چینل" دِکھانا بہت مُفید ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہِ الکریم! مَدَنی چینل وَلیوں کی محبت کے جام پلاتا ہے۔ جب گھر میں یہ چلے گا تو اَولیائے کِرام رحمہمُ اللہُ السّلام کی محبت بچوں کے دِلوں میں پیدا ہوتی جائے گی، اِن شآءَ اللہ الکریم۔ مَدَنی چینل پر بزرگانِ دِین رحمہمُ اللہُ المبین کے اَیّام منانے کا خُصُوصی اِہتمام کیا جاتا ہے مثلاً جب رَجب شریف کی تشریف آوری ہوتی ہے تو ہمارے یہاں چھ دِن حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی یاد میں مَدَنی مذاکروں کی ترکیب ہوتی ہے، بچے جب یہ دیکھیں گے تو ان کے ذہن میں بیٹھے گا کہ خواجۂ اجمیر رحمۃُ اللہِ علیہ بھی بہت بڑے بزرگ اور وَلِیُّ اللہ ہوئے ہیں۔ یوں ہی دِیگر بزرگانِ دِین رحمہمُ اللہُ المبین کے یوم مَناتے دیکھ کر بچوں کے دِلوں میں ان کی عقیدت بیٹھے گی۔ جُلُوسِ غوثیہ میں "سلطانِ ولایت! غوثِ پاک" کے نعرے کی آواز جب ان کے کانوں میں آتی ہوگی تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مَدَنی چینل کے سامنے آجاتے ہوں گے۔ مَدَنی چینل دیکھ کر بچوں کو اتنا بھی سمجھ پڑ جائے کہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے ولی ہیں تو یہ بھی بڑی بات ہے۔

بار بار بچوں کے سامنے جنابِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہ علیہ کا نام لیا جائے تاکہ ان کے دِل و دماغ میں یہ بات نقش ہو جائے کہ غوثِ پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ اللہ کریم کے ولی ہیں۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اَلحمدُ لِلّٰہ گھر میں غوثِ پاک رحمۃُ اللہ علیہ کا نام سُنا ہے۔ ہم میمنوں کے گھروں میں بڑی بوڑھیاں یوں دُعا دیتی ہیں: "جا بیٹا! تجھے پیرانِ پیر کا وَسیلہ" یا "جا بیٹا! تجھے غوثِ پاک کی مدد" تو یوں غوثِ پاک کا ذِکر سُن سُن کر یہ بات ذہن میں بیٹھ گئی کہ غوثِ پاک رحمۃُ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ، اللہ پاک کے نیک بندے اور وَلی ہیں۔

گھروں میں ہر مہینے گیارھویں شریف کا اِہتمام کرنا چاہئے، ہر مہینے نیاز میں کوئی عمدہ غِذا پکالی جائے۔ ویسے تو عمدہ غِذائیں ہر گھر میں پکائی ہی جاتی ہیں لیکن ایک دِن خاص کر کے پکائی جائے جس میں سب بچوں کو بھی پتا ہو کہ آج غوثِ پاک رحمۃُ اللہ علیہ کی نیاز ہے، پھر بچے بھی ہر مہینے تیار بیٹھے ہوں کہ امی جان! غوثِ پاک رحمۃُ اللہ علیہ کی نیاز کب ہو رہی ہے؟

اسی طرح بچوں کو اَولیائے کِرام رحمہمُ اللہُ السّلام کے واقعات سُنائے جائیں، غوثِ پاک رحمۃُ اللہ علیہ کے واقعات بیان کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کے ان تین رَسائل سے مدد لی جاسکتی ہے: 1 سانپ نُما جن 2 جنات کا بادشاہ 3 منے کی لاش۔ بچوں کو وقتاً فوقتاً ولیوں کے مزارات پر بھی لے جائیں۔ کبھی کسی وَلی کے مزار شریف پر لے گئے کہ یہ فُلاں وَلی کا مزار شریف ہے، یہ فُلاں وَلی کی دَرگاہ ہے تو اِس طرح بھی ان کا ذہن بنتا چلا جائے گا اور اِن شآءَ اللہ ان کے دِلوں میں وَلیوں کی محبت گھر کرتی جائے گی۔

(نوٹ: یہ مضمون 8 ربیع الآخر شریف 1440ھ بمطابق 15 دسمبر 2018ء کو ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ سے نوک پلک درست کروا کے پیش کیا گیا ہے۔)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net
978-969-722-692-4
01130268